قرابۃ النبی ﷺ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

قرابة النبي صلى الله عليه وآله وسلم

قرابة النبي ﷺ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

تالیف: شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

معاونینِ ترجمہ و تخریج : محمد ضیاء الحق رازی، حافظ فرحان ثنائی،
حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی

نظرِ ثانی : پروفیسر محمد نصر اللہ معینی، ڈاکٹر فیض اللہ بغدادی

زیرِ اِہتمام : فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ - Research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر 1 : جون 2017ء [1,100 - پاکستان]

قیمت :

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مولاي صل وسلم دائما أبدا

على حبيبك خير الخلق كلهم

محمد سيد الكونين والثقلين

والفريقين من عرب ومن عجم

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد وعلى آله وصحبه وبارك وسلم

فہرس

پیش لفظ	۱۳
۱. اَلْقَوْلُ فِي آيَةِ التَّطْهِيرِ	۱٦
﴿آیتِ تطہیر سے متعلق بیان﴾	
مَنْ هُمْ أَهْلُ الْبَيْتِ؟	۱۸
﴿اَہلِ بیت کا مفہوم﴾	
اَلْقَوْلُ الْأَوَّلُ فِي تَحْدِيْدِ أَهْلِ الْبَيْتِ	۱۸
﴿اَہلِ بیتِ اَطہار کی تعیین میں پہلا قول﴾	
أَدِلَّةُ أَصْحَابِ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ	۲۰
﴿پہلے قول کے حامیوں کے دلائل﴾	
اَلْقَوْلُ الثَّانِي فِي تَحْدِيْدِ أَهْلِ الْبَيْتِ	۲٤
﴿اَہلِ بیتِ اَطہار کی تعیین میں دوسرا قول﴾	
أَدِلَّةُ أَصْحَابِ الْقَوْلِ الثَّانِي	۲٤
﴿دوسرے قول کے حامیوں کے دلائل﴾	
اَلْقَوْلُ الثَّالِثُ فِي تَحْدِيْدِ أَهْلِ الْبَيْتِ	۳۰
﴿اَہلِ بیتِ اَطہار کی تعیین میں تیسرا قول﴾	

اَلْقَوْلُ الرَّابِعُ فِي تَحْدِيْدِ أَهْلِ الْبَيْتِ ٤٢
﴿اَہلِ بیتِ اَطہار کی تعیین میں چوتھا قول﴾

اَلْقَوْلُ الرَّاجِحُ ٦٢
﴿قولِ راجح﴾

اَلنُّكْتَةُ الْمُهِمَّةُ ٧٨
﴿اَہم نکتہ﴾

٢ . اَلْقَوْلُ فِي آيَةِ الْمَوَدَّةِ فِي الْقُرْبٰى ٨٦
﴿اَہلِ بیتِ اَطہار سے متعلق آیتِ مودّت کا بیان﴾

أَقْوَالُ أَئِمَّةِ التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ فِي مَعْنَى الْقُرْبٰى ٨٦
﴿لفظ الْقُرْبٰی کی تفسیر میں ائمہِ تفسیر و حدیث کے اَقوال﴾

اَلْقَوْلُ الْأَوَّلُ ٨٦
﴿پہلا قول﴾

اَلْقَوْلُ الثَّانِي ٩٠
﴿دوسرا قول﴾

اَلْقَوْلُ الثَّالِثُ ٩٠
﴿تیسرا قول﴾

اَلْقَوْلُ الرَّابِعُ ٩٠

﴿چوتھا قول﴾

تَفْسِيْرُ آيَةِ الْمَوَدَّةِ عِنْدَ أَئِمَّةِ التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ ١٠٠

﴿ائمۂ تفسیر اور حدیث کے نزدیک آیتِ مَوَدَّت کی تفسیر﴾

٣. اَلآيَاتُ الْوَارِدَةُ الأُخْرٰى فِي أَهْلِ الْبَيْتِ عليهم السلام ١١٦

﴿اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کی شان میں وارِد ہونے والی دیگر آیات کا بیان﴾

(١) اَلْقَوْلُ فِي آيَةِ سُوْرَةِ الشُّوْرٰى ١١٦

﴿سورة الشّوری کی آیت سے متعلق بیان﴾

(٢) اَلْقَوْلُ فِي الآيَاتِ مِنْ سُوْرَةِ الإِنْسَانِ ١٢٤

﴿سورة الإنسان کی آیات سے متعلق بیان﴾

(٣) اَلْقَوْلُ فِي آيَةِ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ ١٤٢

﴿سورة آل عمران کی آیت سے متعلق بیان﴾

اَلْقَوْلُ الأَوَّلُ ١٤٢

﴿پہلا قول﴾

اَلْقَوْلُ الثَّانِي ١٤٤

﴿دوسرا قول﴾

اَلْقَوْلُ الثَّالِثُ ١٥٤
﴿تیسرا قول﴾
اَلْقَوْلُ الرَّابِعُ ١٥٦
﴿چوتھا قول﴾
(٤) اَلْقَوْلُ فِي آيَةِ سُوْرَةِ النَّمْلِ ١٥٦
﴿سورۃ النّمل کی آیت سے متعلق بیان﴾
اَلْقَوْلُ الْأَوَّلُ ١٥٦
﴿پہلا قول﴾
اَلْقَوْلُ الثَّانِي ١٥٨
﴿دوسرا قول﴾
(٥) اَلْقَوْلُ فِي آيَةِ سُوْرَةِ النَّحْلِ ١٧٠
﴿سورۃ النّحل کی آیت سے متعلق بیان﴾
٤. حِرْصُ الصَّحَابَةِ ﷺ وَالْأَئِمَّةِ عَلٰى إِكْرَامِ أَهْلِ الْبَيْتِ ﷺ وَالتَّوَدُّدِ إِلَيْهِمْ ١٧٦
﴿صحابہ کرام ﷺ اور ائمہ کا اَہلِ بیتِ اَطہار ﷺ کی حد درجہ تعظیم و محبت کا بیان﴾

٥. فَضَائِلُ أَهْلِ الْبَيْتِ وَقَرَابَةِ الرَّسُوْلِ عليهم السلام ١٩٤

﴿اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام اور رسول اللہ ﷺ کے اَقرباء کے فضائل﴾

(١) وَصِيَّةُ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ بَيْتِهِ عليهم السلام ١٩٤

﴿حضور ﷺ کی اپنے اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کے بارے میں وصیت﴾

(٢) حَثُّ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰی حُبِّهِمْ عليهم السلام ١٩٨

﴿حضور ﷺ کا لوگوں کو اپنے اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام اور قرابت داروں سے محبت کی ترغیب دینا﴾

(٣) مَشْرُوْعِيَّةُ الصَّلَاةِ عَلَيهِمْ عليهم السلام تَبْعًا لِلنَّبِيِّ ﷺ ٢١٠

﴿اِتباعِ نبی ﷺ میں آپ ﷺ کے اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام پر درود بھیجنے کی مشروعیت﴾

(٤) بِشَارَةُ النَّبِيِّ ﷺ لَهُمْ عليهم السلام بِالْجَنَّةِ وَجَزَاؤُهُ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهِمْ ٢٢٠

﴿حضور ﷺ کا اپنے اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام سے نیکی کرنے والوں کو جنت کی بشارت اور جزاءِ خیر دینے کا بیان﴾

(٥) تَحْذِيْرُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بُغْضِهِمْ عليهم السلام وَعَدَاوَتِهِمْ ٢٢٤

﴿حضور ﷺ کا لوگوں کو اپنے اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام سے بغض و عداوت رکھنے سے ڈرانا﴾

(٦) كَوْنُ مُبْغِضِهِمْ عليهم السلام وَعَدُوِّهِمْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ٢٢٨

﴿اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام سے بغض و عداوت رکھنے والا جہنمی ہے﴾

(٧) قَوْلُ الرَّسُوْلِ ﷺ لِعَلِيٍّ رضی الله عنه: إِنَّهُ لَا يُحِبُّکَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُکَ إِلَّا مُنَافِقٌ ٢٣٤

﴿رسول اللہ ﷺ کا سیدنا علی رضی الله عنه سے فرمان: 'مومن ہی تجھ سے محبت کرے گا اور منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا'﴾

(٨) فَضْلُ أَهْلِ الْكِسَاءِ عليهم السلام ٢٣٨

﴿فضائلِ اَہلِ کساء علیہم السلام﴾

(٩) كَوْنُ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَرَابَتِهِ أَمَانًا وَنَجَاةً لِأُمَّتِهِ ٢٤٢

﴿حضور ﷺ کے اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام اور قرابت داروں کا آپ ﷺ کی اُمت کے لیے باعثِ نجات ہونا﴾

(١٠) كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَبَبُهُ ﷺ وَنَسَبُهُ ٢٤٤

﴿روزِ قیامت صرف حضور ﷺ کا تعلق و نسب قائم رہے گا﴾

المصادر والمراجع ٢٥٥

پیش لفظ

’قرابت‘ عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی نزدیک، قریب ہونے یا رشتہ داری کے تعلق میں جڑنے کے ہیں۔ اللہ رب العزت نے انسان کی فطرت میں قرابت داروں کی محبت ودیعت کر دی ہے۔ وہ ان کے غم و خوشی کو محسوس کرتا ہے، اُن کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے اور اپنے دل میں ان کے لیے نیک جذبات اور تمنائیں رکھتا ہے۔ وقتی طور پر ان کی طرف سے روا رکھی گئی زیادتیوں پر اپنا دل بوجھل بھی کر لیتا ہے، لیکن کچھ وقت گزرنے کے بعد انہیں سینے سے لگا کر تمام کدورتیں فراموش کر دیتا ہے۔ اللہ رب العزت قرآنِ مجید میں قرابت داروں سے صلہ رحمی اور حسنِ سلوک کی بہت تلقین فرماتا ہے۔

رسولِ مکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ ساری اِنسانیت کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ خاتم المرسلین حضرت محمد ﷺ نہ صرف اپنے اَہل و عیال اور قرابت داروں سے پیار کرتے تھے، بلکہ اُنھوں نے اہلِ ایمان کے لیے اپنے اہلِ بیت سے محبت اور ان کی عزت و تکریم کرنے کا حکم بھی صادر فرمایا ہے۔ گویا جن کے دل میں اُلفتِ رسول ﷺ موجود ہے، یقینی بات ہے کہ ان کے دل میں اہلِ بیت نبوی کے لیے بھی عقیدت و اِحترام، محبت اور نیک جذبات موجود ہوں گے۔ حضور ﷺ کے اَہلِ بیتِ اَطہار اور قرابت دار فضیلت اور مقام و مرتبہ میں بہت بلند ہیں کہ اُن کی طہارت و پاکیزگی، اُن سے محبت اور بلندیِ مراتب کا بیان بارگاہِ خداوندی سے نازل ہوا ہے۔ لہٰذا اُن کا احترام اور محبت ایمان کی علامت ہے اور اُن سے بغض رکھنا اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے بغض رکھنے کے مترادف ہے۔ لہٰذا جن لوگوں کے قلوب و اَذہان خاتم المرسلین ﷺ کے اَہلِ بیت کی عقیدت و اُلفت سے مزین نہیں ہیں، وہ اسلام کی حلاوت سے کوسوں دور ہیں۔ انہیں چاہیے کہ اَپنا محاسبہ کرتے ہوئے خود کو اِس زاویۂ نگاہ سے دیکھیں کہ کہیں اُن کے دِل محبت

ومودتِ رسول ﷺ سے گریزاں تو نہیں؟

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی 'قَرَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ' نامی اس تصنیف کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے کہ جو قلوب اَہلِ بیت النبی ﷺ کی محبت سے بے خبر ہیں، ان میں حضور نبی مکرم ﷺ کے قرابت داروں کی محبت کی جوت جگائی جائے اور جن کے قلوب پہلے ہی حبِ اَہلِ بیت علیہم السلام سے سرشار ہیں، ان کے اس جذبہ محبت کو مزید حلاوت نصیب ہو۔

زیرِ نظر کتاب 'قَرَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ' کا آغاز اَہلِ بیت اَطہار کی پاکیزگی اور عترت کو روزِ روشن کی طرح عیاں کرتی ہوئی آیتِ تطہیر سے کیا گیا ہے۔ اِس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں اَہلِ بیتِ نبوی کی طہارت و پاکیزگی کو جامع انداز سے تحریر کیا گیا ہے۔ بعد ازاں اَہلِ بیت کا مفہوم تحریر کرتے ہوئے مختلف اَقوال کی روشنی میں اس پر بحث بھی کی گئی ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ اَہلِ بیت سے مراد اُمہات المومنین اور اَہلِ کساء یعنی فاتحِ خیبر حضرت علی، سیدۃ نساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہراء اور نوجوانانِ جنت کے سردار حضرات حسنین کریمین علیہم السلام ہیں۔ بعد ازاں اَہلِ بیتِ اَطہار سے متعلق آیتِ مؤدت پر بھی مختلف اَقوال کی روشنی میں مفصّل بحث کی گئی ہے اور اس کے ذیل میں ائمۂ تفسیر اور حدیث کے اَقوال کا ماحصل تحریر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد اہلِ بیت اَطہار کی شان میں نازل ہونے والی چند دیگر آیاتِ مبارکہ کو بھی تفصیلی طور پر بیان کیا گیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ وسلف صالحین کی اَہلِ بیتِ اَطہار سے حد درجہ محبت اور وارفتگی کی کیفیات کو بھی اِحاطۂ تحریر میں لایا گیا ہے تاکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کے درمیان تعلقِ محبت سے آگہی حاصل ہو اور اس حوالے سے پھیلائی گئی ذہنی پراگندگی اور بدعقیدگی کا اِزالہ ممکن ہو سکے۔ کتاب کے آخر میں اَہلِ بیتِ اَطہار اور قرابت داران علیہم السلام کے فضائل و مناقب پر منتخب احادیث کو جامع انداز میں مرتب کر دیا گیا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی یہ عظیم کاوش - 'قَرَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ' - اَہلِ بیتِ اَطہار کے موضوع پر لکھی گئی تصانیف میں ایک وقیع اور موقر اضافہ ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اس کاوش کو قبول فرمائے اور ہمارے دلوں کو اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کی محبت سے

سرشار ہو کر ان کی اتباع کو اپنی طرزِ حیات بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

مرکزِ علم وتحقیق
فریدِ ملّت ؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ (FMRi)
یکم رمضان ۱۴۳۸ھ

اَلْقَوْلُ فِي آيَةِ التَّطْهِيْرِ

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۝﴾. (الأحزاب، ٣٣/٣٣)

وَهٰذِهِ الآيَةُ الشَّرِيْفَةُ، إِنَّهَا مَنْبَعُ فَضْلِهِمْ، لِاشْتِمَالِهَا عَلٰى غُرَرٍ مِنْ مَآثِرِهِمْ، وَالْاِعْتِنَاءِ بِشَأْنِهِمْ. حَيْثُ ابْتُدِئَتْ إِنَّمَا الْمُفِيْدَةُ لِحَصْرِ إِرَادَتِهٖ تَعَالٰى فِي إِذْهَابِ الرِّجْسِ وَالَّذِي هُوَ الإِثْمُ وَالشَّكُّ فِيْمَا الإِيْمَانُ بِهٖ عَنْهُمْ، وَتَطْهِيْرُهُمْ مِنْ سَائِرِ الْأَخْلَاقِ السَّيِّئَةِ وَالْأَحْوَالِ الْمَذْمُوْمَةِ. وَخَتَمَتْ بِالْمَصْدَرِ الَّذِي هُوَ: 'تَطْهِيْرًا' لِلْمُبَالَغَةِ فِي وُصُوْلِهِمْ لِأَعْلَاهُ، وَفِي رَفْعِ التَّجَوُّزِ عَنْهُ؛ وَتَنْوِيْنُهُ تَنْوِيْنُ التَّعْظِيْمِ وَالتَّكْثِيْرِ وَالإِعْجَابِ، وَهُوَ يُفِيْدُ أَنَّ هٰذَا التَّطْهِيْرَ لَيْسَ مِنْ جِنْسٍ مَا يُتَعَارَفُ وَيُؤْلَفُ.

١. **قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرٍ الطَّبَرِيُّ فِي تَفْسِيْرِهٖ:** يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى: إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ السُّوْءَ وَالْفَحْشَاءَ، يَا أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ، وَيُطَهِّرَكُمْ مِنَ الدَّنَسِ الَّذِي يَكُوْنُ فِي أَهْلِ مَعَاصِي اللهِ تَطْهِيْرًا.

وَذَكَرَ الطَّبَرِيُّ بِسَنَدِهٖ إِلٰى سَعِيْدِ بْنِ قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَوْلُهُ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝﴾

﴿آیتِ تطہیر سے متعلق بیان﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اَہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دےo﴾

یہ آیتِ مبارکہ اَہلِ بیتِ اَطہار کے عظیم الشان مراتب اور ان کی شان کی طرف توجہ دلانے کی حامل ہونے کی وجہ سے ان کی فضیلت پر بنیادی مآخذ ہے۔ اس کی ابتداء کلمہ 'إِنَّمَا' سے ہوئی ہے جو ان سے رجس کو دور کرنے کے اللہ تعالیٰ کے ارادہ میں حصر کا فائدہ دے رہا ہے، رجس دور کرنے سے مراد ان سے گناہ اور اللہ تعالیٰ پر ایمان کے متعلق کسی بھی شک کو دور کرنا اور اُنہیں جمیع اخلاقِ سیئہ اور احوالِ بد سے پاک کرنا ہے۔ پھر اس آیت کا اختتام مصدر 'تَطْهِيْرًا' پر ہوا ہے جو اُنہیں اللہ کی طرف سے اعلیٰ مقام کے حصول اور اس سے نظر انداز نہ ہونے میں مبالغہ کے لیے ہے (یعنی یہ اَہلِ بیتِ اَطہار ہر وقت اللہ کی نگاہ میں ہیں)۔ اور اس مصدر پر تنوین ان کی عظمت، کثرتِ اعمال اور اللہ کے نزدیک پسندیدگی کی طرف اشارہ ہے اور یہ فائدہ دیتی ہے کہ یہ تطہیر کسی ایسی جنس سے نہیں ہے جو تعارف اور تالیف قلب کی محتاج ہو۔

۱۔ **امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری اپنی 'تفسیر' میں کہتے ہیں:** اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے: 'اے محمد کے اہلِ بیت! بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی برائی اور بے حیائی دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر اللہ کے نافرمانوں میں پائے جانے والے میل کچیل سے بالکل پاک صاف کر دے۔'

امام طبری نے اپنی سند سے حضرت سعید بن قتادہ کا یہ قول بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان - ﴿بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل)

[الأحزاب، ٣٣/٣٣]، **فَهُمْ أَهْلُ بَيْتٍ. طَهَّرَهُمُ اللّٰهُ مِنَ السُّوْءِ وَخَصَّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ.**

وَرُوِيَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ: أَنَّ الرِّجْسَ هَا هُنَا الشَّيْطَانُ.(١)

٢. **وَقَالَ ابْنُ عَطِيَّةَ: الرِّجْسُ اسْمٌ يَقَعُ عَلَى الإِثْمِ وَالْعَذَابِ، وَعَلَى النَّجَاسَاتِ وَالنَّقَائِصِ. فَأَذْهَبَ اللّٰهُ جَمِيْعَ ذٰلِكَ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ.**(٢)

٣. **وَقَالَ الإِمَامُ النَّوَوِيُّ: قِيْلَ: هُوَ الشَّكُّ، وَقِيْلَ: الْعَذَابُ، وَقِيْلَ: الإِثْمُ.**(٣)

٤. **وَقَالَ الأَزْهَرِيُّ: الرِّجْسُ اسْمٌ لِكُلِّ مُسْتَقْذِرٍ مِنْ عَمَلٍ وَغَيْرِهِ.**(٤)

مَنْ هُمْ أَهْلُ الْبَيْتِ؟

اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي تَحْدِيْدِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى أَرْبَعَةِ أَقْوَالٍ:

اَلْقُوْلُ الأَوَّلُ فِي تَحْدِيْدِ أَهْلِ الْبَيْتِ

☆ **إِنَّ أَهْلَ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ: هُمُ الَّذِيْنَ حُرِمَتْ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةُ.**

(١) أخرجه الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٢٢/٦۔
(٢) الثعالبي في التفسير، ٣/٢٢٧۔
(٣) النووي في شرح صحيح مسلم، ١٥/١٩٥۔
(٤) النووي في شرح صحيح مسلم، ١٥/١٩٥۔

طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے○﴾ - سے مراد اہلِ بیت ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں برائی سے پاک کر دیا ہے اور اپنی رحمت سے خاص کر لیا ہے۔

حضرت ابو زید سے مروی ہے کہ اس آیت میں الرِّجْسَ سے مراد شیطان ہے (یعنی اللہ تعالیٰ نے اہلِ بیت سے شیطان کو دور کر دیا ہے)۔

۲۔ **ابنِ عطیہ کہتے ہیں:** (لفظ) الرِّجْسُ اسم ہے جو گناہ اور عذاب کے لیے اور نجس امور و نقائص پر بولا جاتا ہے۔ سو (مراد یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ اہلِ بیت سے دور کر دیا ہے۔

۳۔ **امام نووی نے کہا ہے:** کہا گیا ہے کہ الرِّجْس سے مراد شک ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد عذاب ہے۔ اور یہ بھی قول ہے کہ اس سے مراد گناہ ہے۔

۴۔ **امام ابو منصور الازہری کہتے ہیں:** الرِّجْسُ اسم ہے جو ہر ناپاک عمل اور برے عقیدے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

﴿اَہلِ بیت کا مفہوم﴾

حضور نبی اکرم ﷺ کے اہلِ بیت کے اطلاق میں علماء کی مختلف آراء ہیں۔ اس پر (ان کے) چار اقوال ہیں:

﴿اَہلِ بیتِ اَطہار کی تعیین میں پہلا قول﴾

☆ **حضور نبی اکرم ﷺ کے اَہلِ بیت وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔**

وَهُوَ قَوْلُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﵁. وَقَدْ نَصَّ عَلٰى ذٰلِكَ الإِمَامُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ كَمَا فِي الْعُمْدَةِ لِلْعَيْنِيِّ، وَالإِمَامُ الشَّافِعِيُّ كَمَا فِي الْمَجْمُوْعِ لِلنَّوَوِيِّ، وَالإِمَامُ أَحْمَدُ كَمَا فِي الْفَتَاوٰى لِابْنِ تَيْمِيَّةَ، وَبَعْضُ الْمَالِكِيَّةِ كَمَا فِي الْمُنْتَقٰى لِلْبَاجِي.(١)

أَدِلَّةُ أَصْحَابِ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ

١. مَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُؤْتٰى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ. فَيَجِيءُ هٰذَا بِتَمْرِهٖ وَهٰذَا مِنْ تَمْرِهٖ حَتّٰى يَصِيْرَ عِنْدَهٗ كَوْمًا مِنْ تَمْرٍ. فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ﵄ يَلْعَبَانِ بِذٰلِكَ التَّمْرِ، فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهٗ فِي فِيْهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيْهِ، فَقَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ لَا يَأْكُلُوْنَ الصَّدَقَةَ.(٢)

وَفِي رِوَايَةٍ عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁، يَقُوْلُ: أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَجَعَلَهَا فِي فِيْهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَخٍ كَخٍ، ارْمِ بِهَا. أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ؟(٣)

---

(١) محمد بن إسماعيل بن صلاح بن محمد الحسينى، التنوير شرح الجامع الصغير، تحقيق: د، محمد إسحاق محمد ابراهيم، ٦/٦٠٢۔

(٢) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب أخذ صدقة التمر عند صرام النخل وهل يترك الصبي فيمسّ تمر الصدقة، ٢/٥٤١، الرقم/١٤١٤۔

(٣) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب تحريم الزكاة على ←

یہ قول حضرت زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ **کا ہے۔** اس پر امام ابو حنیفہ کی نص ہے جیسا کہ امام عینی کی **اَلْعُمْدَة** میں اس کا ذکر ہے۔ امام شافعی کا بھی یہی موقف ہے جیسا کہ امام نووی کی **اَلْمَجْمُوع** میں مذکور ہے۔ امام احمد بن حنبل کا بھی یہی موقف ہے جیسا کہ فتاویٰ ابنِ تیمیہ میں مذکور ہے۔ امام سلیمان بن خلف الباجی کی **اَلْمُنْتَقٰی** کے مطابق بعض مالکیہ کا بھی یہی قول ہے۔

﴿پہلے قول کے حامیوں کے دلائل﴾

۱۔ **امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ** رضی اللہ عنہ **سے حدیث روایت کی ہے۔** انہوں نے بیان کیا: درختوں سے کھجوریں اتارنے کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کی جاتیں۔ کبھی کوئی کھجوریں لا رہا ہے اور کبھی کوئی، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک ڈھیر لگ جاتا۔ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما ان کھجوروں سے کھیلنے لگتے۔ (ایک بار) ان دونوں میں سے کسی ایک نے کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھ لیا اور اس کے منہ سے کھجور نکلوا دی پھر فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ آلِ محمد صدقہ نہیں کھاتے۔

امام مسلم کی شعبہ کے طریق سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **سے بیان کردہ حدیث میں ہے،** وہ فرماتے ہیں: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تھو! تھو! اسے پھینک دو۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے؟

.... رسول اللّٰه ﷺ وعلى آله وهم بنو هاشم وبنو المطلب دون غيرهم، ۷۵۱/۲، الرقم/۱۰۶۹۔

٢. **وَمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيْحِهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ** ؓ، **قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ. فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ. أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّي فَأُجِيْبُ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا: كِتَابُ اللهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ، فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ. فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: وَأَهْلُ بَيْتِي. أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي.**(١)

فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ؟ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟ قَالَ: نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلٰكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ. قَالَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيْلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ. قَالَ: كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ. قَالَ: نَعَمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّالَكَائِيُّ.

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب ؓ، ٣/١٨٧٣، الرقم/٢٤٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٦٦، الرقم/١٩٢٨٥، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة، ١/٧٩، الرقم/٨٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٤٨، الرقم/٢٦٧٩۔

٢۔ اور امام مسلم اپنی 'صحیح' میں حضرت زید بن ارقم ﷛ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اس تالاب پر جسے خُم کہتے ہیں ہمیں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور وعظ و نصیحت فرمائی، پھر فرمایا: اے لوگو! میں تو بس (اللہ کی طرف سے بھیجا گیا) ایک انسان ہوں عنقریب میرے ربّ کا پیغام لانے والا فرشتہ (یعنی فرشتہ اجل) میرے پاس آئے گا اور میں اسے (واپس اپنے رب کے پاس جانے کے لیے) لبیک کہوں گا۔ میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو۔ آپ ﷺ نے کتاب اللہ (کی تعلیمات پر عمل کرنے کے لیے) اُبھارا اور ترغیب دی پھر فرمایا: اور (دوسرے) میرے اہلِ بیت ہیں میں تمہیں اپنے اَہلِ بیتِ کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اَہلِ بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ میں تمہیں اپنے اَہلِ بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔

(اِس حدیث کے راوی) حصین نے ان سے کہا: اے زید! حضور ﷺ کے اَہلِ بیت کون ہیں؟ کیا آپ ﷺ کی اَزواج اَہلِ بیت میں سے نہیں ہیں؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کی ازواج بھی اَہلِ بیت سے ہیں، لیکن آپ ﷺ کے اَہلِ بیت وہ ہیں جن پر آپ ﷺ کے بعد صدقہ حرام کر دیا گیا۔ کہا: وہ کون ہیں؟ فرمایا: وہ آلِ علی، آلِ عقیل، آلِ جعفر اور آلِ عباس ہیں۔ انہوں نے پوچھا: ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

اسے امام مسلم، احمد اور لالکائی نے روایت کیا ہے۔

٣. **وَمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيِّ أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ رَبِيْعَةَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ: ائْتِيَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ.(فَقُوْلَا لَهُ: اسْتَعْمِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، عَلَى الصَّدَقَاتِ). فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ: فَقَالَ لَنَا: إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ، وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ.**(١)

اَلْقَوْلُ الثَّانِي فِي تَحْدِيْدِ أَهْلِ الْبَيْتِ

☆ **إِنَّ أَهْلَ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ هُمْ ذُرِّيَّتُهُ وَأَزْوَاجُهُ خَاصَّةً.**

حَكَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي التَّمْهِيْدِ، وَبِهٖ قَالَ ابْنُ الْعَرَبِيِّ فِي الْأَحْكَامِ، وَعِنْدَ الْإِمَامِ أَحْمَدَ رِوَايَتَانِ، وَالصَّحِيْحُ دُخُوْلُ زَوْجَاتِهٖ فِي أَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا فِي الْإِنْصَافِ لِأَبِي الْحَسَنِ الْمُرْدَاوِيِّ.

أَدِلَّةُ أَصْحَابِ الْقَوْلِ الثَّانِي

١. **مَا جَاءَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، أَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ صَلِّ**

---

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب ترك استعمال آل النبي ﷺ على الصدقة، ٢/٧٥٤، الرقم/١٠٧٢، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب استعمال آل النبي ﷺ على الصدقة، ٥/١٠٥، الرقم/٢٦٠٩.

۳۔ اور امام مسلم ابنِ شہاب الزہری سے مروی حدیث، عبد اللہ بن الحارث بن نوفل الہاشمی کے طریق سے روایت کرتے ہیں: عبد المطلب بن ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب نے ان سے بیان کیا کہ ان کے والد ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب اور حضرت عباس بن عبد المطلب دونوں نے عبد المطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس سے کہا: تم دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور عرض کرو: یا رسول اللہ! ہمیں بھی صدقات پر عامل بنا دیں۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: یہ صدقات لوگوں کی میل ہیں اور یہ محمد اور آلِ محمد (ﷺ) کے لیے جائز نہیں ہیں۔

﴿اَہلِ بیتِ اَطہار کی تعیین میں دوسرا قول﴾

☆ **اہلِ بیتِ نبی ﷺ خاص طور پر آپ ﷺ کی اولاد اور ازواجِ مطہرات ہیں۔**

اسے ابنِ عبد البر نے **التَّمْهِيد** میں بیان کیا ہے۔ یہی قول ابن العربی نے **الْأَحْكَام** میں کیا ہے جبکہ امام احمد کے نزدیک اس پر دو روایتیں ہیں۔ صحیح یہی ہے کہ آپ ﷺ کے اَہلِ بیت میں آپ ﷺ کی ازواج بھی شامل ہیں جیسے کہ ابو الحسن المرداوی کی کتاب **الْإِنْصَاف** میں مذکور ہے۔

﴿دوسرے قول کے حامیوں کے دلائل﴾

۱۔ 'صحیح البخاری' اور 'صحیح مسلم' میں حضرت ابو حمید الساعدی ﷺ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. (١)

٢. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفٰى، إِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَأَزْوَاجِهٖ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَذُرِّيَّتِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. (٢)

٣. وَمَا جَاءَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا. (٣)

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب يزفون النسلان في المشي، ٣/١٢٣٢، الرقم/٣١٨٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد، ١/٣٠٦، الرقم/٤٠٧ـ

(٢) أخرجه أبو داود في السنن، تفريع أبواب التشهد، باب الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد، ١/٣٢٣، الرقم/٩٨٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٥١، الرقم/٢٦٨٢، والبخاري في التاريخ الكبير، ٣/٨٧، الرقم/٣٠٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٥٩٦، الرقم/٥٨٧١، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ١١/١٦٧ـ

(٣) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب كيف كان عيش ـــ

یوں کہو: ﴿اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ﴾ ’اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ان کی ازواج و اولاد پر درود بھیج جیسے تو نے آلِ ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا اور حضرت محمد ﷺ اور ان کی ازواج و اولاد کو برکت عطا فرما جیسے تو نے آلِ ابراہیم علیہ السلام کو برکت عطا فرمائی۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔‘

۲۔ **امام ابو داود کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ روایت میں ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو پورا پورا ثواب حاصل کرنا پسند ہو، وہ جب ہم اَہلِ بیت پر درود بھیجے تو کہے: ﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ﴾ ’اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ان کی ازواج پر جو مومنوں کی مائیں ہیں اور ان کی اولاد پر اور ان کے گھر والوں پر درود بھیج جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا۔ بے شک تو حمد کے لائق بزرگی والا ہے۔‘

۳۔ **’صحیحین‘ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے،** وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! آلِ محمد کو بقدرِ کفایت رزق عطا فرما۔

....
النبي ﷺ وأصحابه وتخليهم من الدنيا، ٥/٢٣٧٢، الرقم/٦٠٩٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب في الكفاف والقناعة، ٢/٧٣٠، الرقم/١٠٥٥۔

وَمَعْلُوْمٌ أَنَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةَ الْمُسْتَجَابَةَ لَمْ تَنَلْ كُلَّ بَنِي هَاشِمٍ وَلَا بَنِي الْمُطَّلِبِ، لِأَنَّهُ كَانَ فِيْهِمُ الْأَغْنِيَاءُ وَأَصْحَابُ الْجِدَّةِ إِلَى الآنِ. وَأَمَّا أَزْوَاجُهُ وَذُرِّيَّتُهُ ﷺ، فَكَانَ رِزْقُهُمْ قُوْتًا. وَمَا كَانَ يَحْصُلُ لِأَزْوَاجِهِ بَعْدَهُ مِنَ الْأَمْوَالِ كُنَّ يَتَصَدَّقْنَ بِهِ وَيَجْعَلْنَ رِزْقَهُنَّ قُوْتًا.(١)

٤. وَمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ عَائِشَةَ ﵂، قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُوْمٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، حَتّٰى لَحِقَ بِاللهِ.(٢)

وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ أَهْلَ بَيْتِهِ ﷺ ذُرِّيَّتُهُ وَزَوْجَاتُهُ. قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝﴾، [الأحزاب، ٣٣/٣٣]. لِأَنَّ مَا قَبْلَ الآيَةِ وَبَعْدَهُ مِنَ الزَّوْجَاتِ. فَأَشْعَرَ ذٰلِكَ بِإِرَادَتِهِنَّ وَأَشْعَرَ تَذْكِيْرُ الْمُخَاطَبِيْنَ بِهَا بِإِرَادَةِ غَيْرِهِنَّ. فَدَخَلْنَ فِي أَهْلِ الْبَيْتِ، فَلَا يَجُوْزُ إِخْرَاجُهُنَّ مِنْ شَيْءٍ مِنْهُ.

(١) ابن القيم الجوزية في جلاء الأفهام، ١/٢١٦.

(٢) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأطعمة، باب ما كان السلف يدخّرون في بيوتهم وأسفارهم من الطعام واللحم وغيره، ٥/٢٠٦٨، الرقم/٥١٠٧.

یہ حقیقت معلوم ہے کہ یہ دعائے مستجاب سارے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو حاصل نہیں ہوئی کیونکہ ان میں آج تک اغنیاء اور مال دار رہے ہیں۔ البتہ آپ ﷺ کی اَزواج اور اولاد کا رزق بقدرِ کفایت ہی تھا۔ آپ ﷺ کے بعد ازواجِ مطہرات کو جتنا مال حاصل ہوتا وہ اسے صدقہ و خیرات کر دیتیں اور اپنا رزق کفایت کے مطابق ہی رکھتی تھیں۔

۴۔ **امام بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے،** وہ فرماتی ہیں: آلِ محمد ﷺ نے کبھی متواتر تین روز تک سالن کے ساتھ گندم کی روٹی نہیں کھائی حتی کہ وہ بارگاہِ اِلٰہی میں پہنچ گئے۔

آپ ﷺ کے اَہلِ بیت میں آپ کی اولاد اور ازواج کے شامل ہونے پر جو بات دلالت کرتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۝﴾۔ کیونکہ آیت مبارکہ کے سیاق و سباق میں ازواجِ مطہرات کا ذکر آیا ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے وہ (اَزواجِ مطہرات) اس میں شامل ہیں، اور اس (آیت کریمہ) میں مذکر مخاطب کی (ضمائر) سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں ان (ازواج مطہرات) کے علاوہ دیگر افراد (یعنی اَہل کساء) بھی شامل ہیں۔ پس اَزواجِ مطہرات اَہلِ بیت میں شامل ہیں، انہیں اَہلِ بیت سے خارج کرنا ہرگز جائز نہیں۔

اَلْقَوْلُ الثَّالِثُ فِي تَحْدِيْدِ أَهْلِ الْبَيْتِ

ذَهَبَ طَائِفَةٌ إِلٰى أَنَّهُمْ أَزْوَاجُهُ الْمُطَهَّرَاتُ خَاصَّةً.

وَمِنْهُمْ عِكْرِمَةُ[(١)]، رَوَى عَنْهُ الطَّبَرِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالثَّعْلَبِيُّ

(١) **وَعِكْرِمَةُ:**

(١) **هُوَ: عِكْرِمَةُ الْبَرْبَرِيُّ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْمَدَنِيُّ، مَوْلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَصْلُهُ مِنَ الْبَرْبَرِ مِنْ أَهْلِ الْمَغْرِبِ.**[(١)]

(٢) **قَالَ الْمِزِّيُّ فِي تَهْذِيْبِ الْكَمَالِ فِي أَسْمَاءِ الرِّجَالِ:** وَكَانَ يُحَدِّثُ بِرَأْيِ نَجْدَةَ الْحَرُوْرِيِّ، وَأَتَاهُ فَقَامَ عِنْدَهُ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، ثُمَّ أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ جَاءَ الْخَبِيْثُ. ذَكَرَهُ أَيْضًا الذَّهَبِيُّ فِي السِّيَرِ وَالْمِيْزَانِ، وَالْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِي التَّهْذِيْبِ.[(٢)]

(٣) **وَعَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ:** كَانَ أَوَّلُ مَن أَحْدَثَ فِي أَهْلِ الْمَغْرِبِ رَأْيَ الصُّفْرِيَّةِ (فِرْقَةٌ مِنَ فِرَقِ الْخَوَارِجِ). وَقَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ: سَمِعْتُ ابْنَ بُكَيْرٍ يَقُوْلُ: فَالْخَوَارِجُ الَّذِيْنَ بِالْمَغْرِبِ عَنْهُ أَخَذُوْا.[(٣)]

---

(١) العيني في عمدة القارى، ٢/٦٥۔

(٢) المزى في تهذيب الكمال، ٢٠/٢٧٧، والذهبى في سير أعلام النبلاء، ٥/٢٠، وابن حجر العسقلاني في تهذيب التهذيب، ٧/٢٣٧۔

(٣) ابن حجر العسقلاني في تهذيب التهذيب، ٧/٢٣٧۔

﴿ اَہلِ بیتِ اَطہار کی تعیین میں تیسرا قول ﴾

بعض علماء کا موقف یہ ہے کہ اہلِ بیت سے مراد بالخصوص ازواجِ مطہرات ہیں۔

یہ موقف رکھنے والوں میں عکرمہ بھی شامل ہیں۔ ان سے امام طبری، طبرانی، ثعلبی،

عکرمہ کا تعارف

(۱) وہ عکرمہ بربری ہے جس کی کنیت ابوعبد اللہ اور نسبت المدنی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا آزاد کردہ غلام اور اصلاً اہلِ مراکش کے بربر قبیلہ سے تھا۔

(۲) امام مزی نے 'تہذیب الکمال في أسماء الرجال' میں کہا ہے: وہ (خوارج و حروریہ کے سردار) نجدہ الحروری کی رائے (عقیدہ) کے مطابق ہی بات کرتا تھا، وہ اس کے ہاں گیا اور چھ ماہ اس کے پاس قیام کیا۔ پھر وہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا، اُنہیں سلام کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: خبیث آ گیا ہے۔ اسے امام ذہبی نے **'سیر أعلام النبلاء'**، **میزان الاعتدال** اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے **'تہذیب التہذیب'** میں بھی بیان کیا ہے۔

(۳) ابو الاسود نے کہا: وہ پہلا شخص تھا جس نے (خارجی فرقہ) صفریہ کے عقائد اہلِ مراکش میں جاری کیے۔ یعقوب بن سفیان کہتے ہیں: میں نے ابنِ بکیر کو کہتے ہوئے سنا: مراکش کے خوارج نے اسی (عکرمہ) سے فکر اخذ کی۔

....

(٤) وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ: كَانَ عِكْرِمَةُ يَرٰى رَأْيَ نَجْدَةَ الْحَرُوْرِيِّ. وَذَكَرَهُ الذَّهَبِيُّ أَيْضًا فِي السِّيَرِ.[١]

(٥) وَقَال أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ: إِنَّمَا لَمْ يَذْكُرْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، لِأَنَّ عِكْرِمَةَ كَانَ يَنْتَحِلُ رَأْيَ الصُّفْرِيَّةِ مِنَ الْخَوَارِجِ.[٢]

(٦) وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَوْزَجَانِيُّ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: يُقَالُ: إِنَّهُ كَانَ صُفْرِيًّا. قَالَ: قُلْتُ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ: كَانَ عِكْرِمَةُ أَتَى الْبَرْبَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ. وَأَتٰى خُرَاسَانَ يَطُوْفُ عَلَى الْأُمَرَاءِ يَأْخُذُ مِنْهُمْ.[٣]

(٧) وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ: حُكِيَ عَنْ يَعْقُوْبَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: وَقَفَ عِكْرِمَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا فِيْهِ إِلَّا كَافِرٌ.[٤]

(٨) وَقَالَ مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الزُّبَيْرِيُّ: كَانَ عِكْرِمَةُ يَرٰى رَأْيَ الْخَوَارِجِ، وَادَّعٰى عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَرٰى رَأْيَ الْخَوَارِجِ.[٥]

---

(١) الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٥/٢١ـ

(٢) المزي في تهذيب الكمال، ٢/٢٧٨ـ

(٣) المزي في تهذيب الكمال، ٢٠/٢٧٨ـ

(٤) المزي في تهذيب الكمال، ٢٠/٢٧٨ـ

(٥) المزي في تهذيب الكمال، ٢٠/٢٧٩ـ

....

(۴) امام علی بن المدینی کہتے ہیں: عکرمہ نجدہ الحروری کا ہی عقیدہ رکھتا تھا۔ یہ امام ذہبی نے 'سير أعلام النبلاء' میں بیان کیا ہے۔

(۵) ابوبکر بن ابی خیثمہ نے کہا کہ میں نے امام یحییٰ بن معین کو کہتے ہوئے سنا: امام مالک بن انس نے کبھی عکرمہ سے روایت ذکر نہیں کی کیونکہ عکرمہ خارجی فرقہ صفریہ کا اعلان کرتا تھا۔

(۶) ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل سے عکرمہ کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ وہ صُفری تھا۔ میں نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا: کیا عکرمہ بربر سے آیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ پھر وہ خراسان گیا اور وہاں اُمراء کے پاس جا کر ان سے مال و زر لیتا تھا۔

(۷) امام علی بن المدینی کہتے ہیں: یعقوب الحضرمی کے طریق سے ان کے دادا سے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے کہا: عکرمہ مسجد کے دروازے پر کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اس میں صرف کافر ہی موجود ہیں۔

(۸) مصعب بن عبد اللہ الزبیری نے کہا: عکرمہ خوارج کا عقیدہ رکھتا تھا۔ اور وہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے خلاف بھی دعویٰ کرتا تھا کہ وہ خوارج کی رائے رکھتے تھے۔

....

(٩) وَقَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، دَخَلْتُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعِكْرِمَةُ مُقَيَّدٌ عَلٰى بَابِ الْحُشِّ. قَالَ: قُلْتُ: مَا لِهٰذَا كَذَا؟ قَالَ: إِنَّهُ يَكْذِبُ عَلٰى أَبِي. وَذَكَرَهُ الذَّهَبِيُّ فِيالسِّيَرِ وَالْحَافِظُ فِي التَّهْذِيْبِ نَحْوَهُ.[١]

(١٠) وَقَالَ أَبُوْ خَلَفٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيْسَى الْخَزَّازُ عَنْ يَحْيَى الْبَكَّاءِ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ لِنَافِعٍ: اتَّقِ اللهَ وَيْحَكَ يَا نَافِعُ، وَلَا تَكْذِبْ عَلَيَّ كَمَا كَذَبَ عِكْرِمَةُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما. وَذَكَرَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِي التَّهْذِيْبِ.[٢]

(١١) وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لِغُلَامٍ لَهُ – يُقَالُ لَهُ بُرْدٌ: يَا بُرْدُ، لَا تَكْذِبْ عَلَيَّ كَمَا يَكْذِبُ عِكْرِمَةُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ. وَذَكَرَهُ الذَّهَبِيُّ فِي السِّيَرِ وَالْمِيْزَانِ، وَالْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِي التَّهْذِيْبِ.[٣]

(١٢) وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ عِيْسَى، ابْنُ الطَّبَّاعِ: قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، بَلَغَنِي أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ ذٰلِكَ لِبُرْدٍ مَوْلَاهُ.[٤]

---

(١) المزى في تهذيب الكمال، ٢٠/٢٨٠، وابن حجر العسقلاني في تهذيب التهذيب، ٧/٢٣٨۔

(٢) ابن حجر العسقلاني في تهذيب التهذيب، ٧/٢٣٧۔

(٣) الذهبي في ميزان الإعتدال، ٥/١١٩، وابن حجر العسقلاني في تهذيب التهذيب، ٧/٢٣٧۔

(٤) المزي في تهذيب الكمال، ٢/٢٨٠۔

....

(۹) جریر بن عبد الحمید، یزید بن ابی زیاد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بیٹے علی کے پاس گیا تو وہاں باب الحش پر عکرمہ قید تھا۔ میں نے پوچھا: اس کے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ میرے باپ کے خلاف (خارجی ہونے کی) غلط بیانی کرتا ہے۔ اسے امام ذہبی نے 'سیر أعلام النبلاء' اور حافظ ابن حجر العسقلانی نے 'تهذيب التهذيب' میں اسی طرح بیان کیا ہے۔

(۱۰) ابو خلف عبد اللہ بن عیسی الخزاز نے یحیٰ البکاء سے روایت کیا، انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نافع سے یہ کہتے ہوئے سنا: اے نافع! اللہ سے ڈرتے رہو۔ تم پر افسوس ہے مجھ پر ایسا جھوٹا الزام نہ لگانا جیسے عکرمہ نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما پر جھوٹ بول دیا۔ اسے حافظ ابن حجر العسقلانی نے 'تهذيب التهذيب' میں ذکر کیا ہے۔

(۱۱) ابراہیم بن سعد اپنے والد کے طریق سے حضرت سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے غلام بُرد کو کہتے تھے: اے برد! مجھ پر جھوٹ نہ بولنا جیسے عکرمہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے خلاف غلط بیانی کرتا تھا۔ اسے امام ذہبی نے 'سیر أعلام النبلاء'، **میزان الاعتدال** اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے 'تهذيب التهذيب' میں بیان کیا ہے۔

(۱۲) اسحاق بن عیسیٰ ابن الطباع نے کہا کہ امام مالک بن انس نے فرمایا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ سعید بن المسیب نے اسی طرح اپنے آزاد کردہ غلام بُرد سے کہا۔

....

(١٣) وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيْسٰى وَمُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمَدَنِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْحِزَامِيِّ، قَالُوْا: كَانَ مَالِكٌ لَا يَرٰى عِكْرِمَةَ ثِقَةً، وَيَأْمُرُ أَنْ لَا يُؤْخَذَ عَنْهُ.(١)

(١٤) وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: لَمْ يُسَمِّ مَالِكٌ عِكْرِمَةَ فِي شَيْءٍ مِنْ كُتُبِهٖ إِلَّا فِي حَدِيْثِ ثَوْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي الرَّجُلِ يُصِيْبُ أَهْلَهُ، يَعْنِي وَهُوَ مُحْرِمٌ. قَالَ: يَصُوْمُ وَيُهْدِي، فَكَأَنَّهُ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّهُ يَرٰى رَأْيَ الْخَوَارِجِ، وَكَانَ يَقُوْلُ فِي كُتُبِهٖ: رَجُلٌ.(٢)

(١٥) وَقَالَ الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الشَّافِعِيِّ: وَهُوَ، يَعْنِي: مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ سَيِّءُ الرَّأْيِ فِي عِكْرِمَةَ، قَالَ: لَا أَرٰى لِأَحَدٍ أَنْ يَقْبَلَ حَدِيْثَهُ. وَهٰكَذَا ذَكَرَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ عَنْهُ فِي التَّهْذِيْبِ.(٣)

(١٦) وَقَالَ عَبَّاسٌ الدُّوْرِيُّ: عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ: كَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يَكْرَهُ عِكْرِمَةَ. قُلْتُ: فَقَدْ رَوٰى عَنْ رَجُلٍ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، شَيْءٌ يَسِيْرٌ.(٤)

(١٧) وَقَالَ عَارِمٌ، عَنِ الصَّلَتِ بْنِ دِيْنَارٍ: قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ:

---

(١) المزي في تهذيب الكمال، ٢/٢٨٣ـ

(٢) المزي في تهذيب الكمال، ٢٠/٢٨٣ـ

(٣) العسقلاني في تهذيب التهذيب، ٧/٢٣٨ـ

(٤) العسقلاني في تهذيب التهذيب، ٧/٢٣٨ـ

....

(۱۳) ابراہیم بن المنذر الحزامی، معن بن عیسیٰ و مطرف بن عبد اللہ المدنی اور محمد بن الضحاک الحزامی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: امام مالک عکرمہ کو ثقہ خیال نہیں کرتے تھے اور حکم دیتے تھے کہ اس سے کوئی روایت نہ لی جائے۔

(۱۴) محمد بن علی بن المدینی نے کہا کہ میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا: امام مالک نے اپنی کتب میں عکرمہ کا نام تک نہیں لیا سوائے حدیثِ ثور کے جسے انہوں نے عکرمہ کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، اس شخص کے بارے میں جو حالتِ احرام میں اپنے گھر والوں سے صحبت کرتا ہے (اس کا کیا حکم ہے؟)۔ انہوں نے فرمایا: وہ روزہ رکھے اور ہدی (جانور ذبح) کرے۔ گویا ان کے خیال میں وہ خوارج کا عقیدہ رکھتا تھا۔ وہ اپنی کتب میں (عکرمہ کا نام لینے کی بجائے) کہتے تھے: ایک شخص۔

(۱۵) الربیع بن سلیمان، امام شافعی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ یعنی امام مالک بن انس عکرمہ کے متعلق اچھی رائے نہیں رکھتے تھے۔ وہ کہتے: میں کسی کو بھی اس کی حدیث قبول کرتے ہوئے نہیں پاتا۔ اسی طرح حافظ ابن حجر العسقلانی نے 'تہذیب التہذیب' میں ان سے بیان کیا ہے۔

(۱۶) عباس الدوری، یحییٰ بن معین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مالک بن انس عکرمہ کو ناپسند کرتے تھے۔ میں نے کہا: انہوں نے اس سے رَجُل (کوئی شخص) کہہ کر تو روایت کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! مگر بہت کم۔

(۱۷) عارِم، الصلت بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین سے کہا:

....

إِنَّ عِكْرِمَةَ يُؤْذِيْنَا، وَيُسْمِعُنَا مَا نَكْرَهُ. قَالَ: فَقَالَ كَلامًا فِيْهِ لِيْنٌ، أَسْأَلُ اللهَ أَنْ يُمِيْتَهُ وَيُرِيْحَنَا مِنْهُ.(١)

(١٨) وَرَوَى مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَ عِكْرِمَةُ بِحَدِيْثٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ﷺ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: فَقُلْتُ: يَا غُلَامُ، هَاتِ الدَّوَاةَ وَالْقِرْطَاسَ. فَقَالَ: أُعْجِبُكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: تُرِيْدُ أَنْ تَكْتُبَهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: إِنَّمَا قُلْتُهُ بِرَأْيِي.(٢)

(١٩) وَقَالَ مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الزُّبَيْرِيُّ: كَانَ يَرٰى رَأْيَ الْخَوَارِجِ. فَطَلَبَهُ بَعْضُ وُلَاةِ الْمَدِيْنَةِ، فَتَغَيَّبَ عِنْدَ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهُ.(٣)

(٢٠) وَقَالَ أَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ السِّنْجِيُّ عَنِ الْأَصْمَعِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ: مَاتَ كُثَيِّرُ وَعِكْرِمَةُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ. قَالَ: فَأَخْبَرَنِي غَيْرُ الْأَصْمَعِيِّ، قَالَ: فَشَهِدَ النَّاسُ جَنَازَةَ كُثَيِّرَ وَتَرَكُوْا جَنَازَةَ عِكْرِمَةَ.(٤)

(١) المزي في تهذيب الكمال، ٢/ ٢٨٢ـ
(٢) المزي في تهذيب الكمال، ٢٠/٢٨٦ـ
(٣) الذهبي في ميزان الاعتدال، ٥/ ١١٩ـ
(٤) الذهبي في ميزان الاعتدال، ٥/ ١١٩ـ

....

بے شک عکرمہ ہمیں اذیت دیتا ہے اور ہمیں وہ کچھ سناتا ہے جسے ہم ناپسند کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے نرم کلام کیا، میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اسے موت دے دے اور ہمیں اس سے راحت عطا فرمائے۔

(۱۸) امام مسلم بن الحجاج نے قاسم بن معن بن عبد الرحمٰن سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا کہ مجھے میرے والد نے حضرت عبد الرحمٰن سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا: عکرمہ نے کوئی حدیث بیان کی تو کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یوں یوں فرماتے ہوئے سنا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے (ایک لڑکے سے) کہا: نوجوان! مجھے کاغذ اور دوات تو دینا۔ عکرمہ نے کہا: میں آپ کو (اس حدیث سے) تعجب میں ڈال رہا ہوں۔ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: کیا آپ اسے لکھنا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: یہ تو میں نے اپنی رائے سے کہا ہے (اور اس نے پہلے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف روایت منسوب کرنے میں غلط بیانی کی)۔

(۱۹) مصعب بن عبد اللہ الزبیری نے کہا کہ عکرمہ خارجی موقف رکھتا تھا۔ اسے مدینہ کے بعض حکمرانوں نے (عدالت میں) طلب کیا تو وہ داود بن الحصین کے پاس جا کر روپوش ہو گیا اور اسی کے پاس فوت ہو گیا۔

(۲۰) ابو داود سلیمان بن معبد السنجی کہتے ہیں کہ الاصمعی نے ابن ابی الزناد سے روایت کیا: کُثَیِّر اور عکرمہ مولیٰ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما ایک ہی دن میں فوت ہوئے۔ الاصمعی کے علاوہ کسی دوسرے نے مجھے خبر دی کہ لوگ کُثَیِّر کے جنازہ میں شریک ہوئے مگر انہوں نے عکرمہ کا جنازہ چھوڑ دیا۔

وَالْوَاحِدِيُّ وَغَيْرُهُمْ؛ أَنَّهُ قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ فِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً، وَلَيْسَ هُوَ الَّذِي تَذْهَبُوْنَ إِلَيْهِ. وَكَانَ عِكْرِمَةُ يُنادِي بِهٰذَا فِي السُّوْقِ، وَاحْتَجَّ بِقَوْلِهِ فِي الْخِطَابِ: ﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِىْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ﴾ [الأحزاب، ٣٣/٣٤]. وكِلا الْخِطَابَيْنِ لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، يَعْنِي الْخِطَابَ الأَوَّلَ ﴿وَقَرْنَ فِىْ بُيُوْتِكُنَّ﴾. وَهٰذَا الْخِطَابُ الثَّانِيُّ. وَإِنَّهُ ذَكَّرَ الْخِطَابَ فِي قَوْلِهِ ﴿عَنْكُمُ﴾ وَ﴿يُطَهِّرَكُمْ﴾ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِيْهِنَّ فَغَلَبَ الْمُذَكَّرُ. وَإِلٰى هٰذَا ذَهَبَ مُقَاتِلٌ، قَالَ: يَعْنِي نِسَاءَ النَّبِيِّ ﷺ كُلَّهُنَّ لَيْسَ مَعَهُنَّ رَجُلٌ.

وَقَالَ: هٰؤُلَاءِ الآيَاتِ كُلُّهَا مِنْ قَوْلِهِ: ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا﴾ [الأحزاب، ٣٣/٢٨] إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِىْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣/٣٤]؛ مَنْسُوْقٌ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ، فَكَيْفَ صَارَ فِي الْوَسَطِ كَلَامٌ لِغَيْرِهِنَّ؟ [القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٤/١٨٣].

---

(٢١) وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: مَاتَ عِكْرِمَةُ وَكُثَيِّرُ عَزَّةَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ وَلَمْ يَشْهَدْ جَنَازَةَ عِكْرِمَةَ كَبِيْرُ أَحَدٍ.(١)

---

(١) المزى في تهذيب الكمال، ٢٠/٢٩٠۔

واحدی اور دیگر نے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: یہ آیت بالخصوص حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج کے متعلق نازل ہوئی ہے اور جس موقف کی طرف تم جا رہے ہو اس سے مراد وہ نہیں۔ عکرمہ اس بات کی بازار میں منادی کرتے اور اس فرمانِ الٰہی سے دلیل پکڑتے: ﴿اور تم اللہ کی آیتوں کو اور (رسول ﷺ کی) سنت وحکمت کو جن کی تمہارے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہے یاد رکھا کرو۔﴾ یہ دونوں خطاب حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج کے لیے ہیں یعنی پہلا خطاب ﴿اور اپنے گھروں میں سکون سے قیام پذیر رہنا﴾ والی آیت ہے۔ جب کہ یہاں دوسرا خطاب ہے۔ اللہ نے اپنے اس فرمان میں صیغہ مذکر سے خطاب کیا ہے: ﴿عَنكُمُ﴾ 'تم سے' اور ﴿يُطَهِّرَكُمْ﴾ 'وہ تمہیں (کامل) طہارت سے نواز دے۔' کیونکہ حضور ﷺ ان میں شامل تھے، لہٰذا مذکر کا غلبہ ہوگیا۔ مقاتل بھی اسی طرف گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: اس سے مراد حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات ہیں، ان کے ساتھ کوئی مرد شامل نہیں ہے۔

انہوں نے کہا: کلامِ الٰہی میں سے یہ ساری آیات: ﴿اے نبیِ (مکرّم!) اپنی ازواج سے فرما دیں کہ اگر تم دنیا اور اس کی زینت و آرائش کی خواہش مند ہو تو آؤ میں تمہیں مال و متاع دے دوں اور تمہیں حسنِ سلوک کے ساتھ رخصت کر دوں٥﴾ اس فرمانِ الٰہی تک: ﴿اور تم اللہ کی آیتوں کو اور (رسول ﷺ کی) سنت وحکمت کو جن کی تمہارے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہے یاد رکھا کرو، بے شک اللہ (اپنے اولیاء کے لیے) صاحبِ لُطف (اور ساری مخلوق کے لیے) خبردار ہے٥﴾۔ یہ ساری آیات ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں، سو درمیان میں ازواج مطہرات کے علاوہ کسی اور کے متعلق کیسے کلام ہوگیا؟

---

(۲۱) امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: عکرمہ اور کُثَیِّر عَزَّۃ (ابنِ ابی جمعہ، عرب کے معروف شاعر) ایک ہی دن فوت ہوئے اور عکرمہ کے جنازہ میں کسی بڑے نے شرکت نہیں کی۔

اَلْقَوْلُ الرَّابِعُ فِي تَحْدِيْدِ أَهْلِ الْبَيْتِ

إِنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ هُمْ أَصْحَابُ الْكِسَاءِ. وَهُمْ: مُحَمَّدٌ ﷺ وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ، وَالْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ عليهم السلام.

وَذَهَبَ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، وَجَمَاعَةٌ مِنَ التَّابِعِيْنَ، مِنْهُمْ مُجَاهِدٌ، وَقَتَادَةُ، وَغَيْرُهُمَا. وَرُوِيَ عَنْ أَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنهن نَحْوَ ذٰلِكَ.

وَقَدْ ثَبَتَ مِنْ طُرُقٍ عَدِيْدَةٍ صَحِيْحَةٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَدْنٰى عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا رضي الله عنهم، ثُمَّ لَفَّ عَلَيْهِمْ كِسَاءً. ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الآيَةَ: ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۝﴾. [الأحزاب، ٣٣/٣٣]. وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا.

كَمَا رَوَى التِّرْمِذِيُّ فِي السُّنَنِ، فِي كِتَابِ التَّفْسِيْرِ، وَفِي كِتَابِ الْمَنَاقِبِ، بَابُ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ.

١. **وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها، قَالَتْ:** خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رضي الله عنه فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها فَأَدْخَلَهَا،

﴿ اَہلِ بیتِ اَطہار کی تعیین میں چوتھا قول ﴾

بے شک اَہلِ بیت وہ ہیں جنہیں چادر میں ڈھانپا گیا ہے۔ وہ یہ (پانچ) ہیں: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام۔

اس قول کو حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ اور تابعین کی ایک جماعت نے اختیار کیا ہے جن میں مجاہد، قتادہ اور دیگر تابعین شامل ہیں۔ حضرت انس، حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

متعدد صحیح طرق سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حضرت حسن و حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو اپنے قریب کیا اور پھر انہیں چادر میں لپیٹ لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اَہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دےo﴾۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اَہلِ بیت ہیں، تُو ان سے ہر قسم کے گناہ کا میل دور فرما اور انہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔

جیسا کہ امام ترمذی نے 'السنن' میں کتاب التفسیر اور کتاب المناقب کے باب مناقب اَہل بیت النبی ﷺ میں روایت کیا ہے۔

۱۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی صحیح حدیث مبارکہ میں ہے، آپ بیان فرماتی ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے تو وہ بھی ان کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر

ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ ﷺ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣/٣٣].(١)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٢. وَعَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣/٣٣]، فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا ﷺ فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَعَلِيٌّ ﷺ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ﷺ: وَأَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللهِ؟ قَالَ: أَنْتِ عَلٰى مَكَانِكِ وَأَنْتِ عَلٰى خَيْرٍ.(٢)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ نَحْوَهُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، وَأَبِي الْحَمْرَاءِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ.

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أهل بيت النبي ﷺ، ٤/١٨٨٣، الرقم/٢٤٢٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٠، الرقم/٣٦١٠٢، وابن راهويه في المسند، ٣/٦٧٨، الرقم/١٢٧١۔

(٢) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب التفسير، باب ومن سورة الأحزاب، ٥/٣٥١، الرقم/٣٢٠٥، وأيضًا في كتاب المناقب، باب ←

میں داخل فرما لیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی اس چادر میں داخل فرما لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی: ﴿بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اَہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دےo﴾۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۔ **پروردۂ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے** کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ﴿بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اَہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دےo﴾ تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور ایک چادر میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے اُنہیں بھی چادر میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اِلٰہی! یہ میرے اَہلِ بیت ہیں، ان سے ہر قسم کے گناہ کا میل دور کر دے اور انہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا میں بھی ان کے ساتھ شامل ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے مقام پر ہو اور تم خیر پر ہو۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام ترمذی نے ایک اور مقام پر کہا ہے: اس باب میں حضرت اُم سلمہ، معقل بن یسار، ابو الحمراء اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

.... مناقب أهل بيت النبي ﷺ، ٥/٦٦٣، الرقم/٣٧٨٧، والحاكم في المستدرك، ٣/١٥٨، الرقم/٤٧٠٥۔

٣. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي بَيْتِهَا، فَأَتَتْهُ فَاطِمَةُ بِبُرْمَةٍ فِيْهَا خَزِيْرَةٌ. فَدَخَلَتْ بِهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهَا: ادْعِي زَوْجَكِ وَابْنَيْكِ. قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيٌّ وَالْحُسَيْنُ وَالْحَسَنُ، فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَجَلَسُوْا يَأْكُلُوْنَ مِنْ تِلْكَ الْخَزِيْرَةِ. وَهُوَ عَلٰى مَنَامَةٍ لَهُ عَلٰى دُكَّانٍ تَحْتَهُ كِسَاءٌ لَهُ خَيْبَرِيٌّ. قَالَتْ: وَأَنَا أُصَلِّي فِي الْحُجْرَةِ. فَأَنْزَلَ اللهُ عز وجل هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣/٣٣]. قَالَتْ: فَأَخَذَ فَضْلَ الْكِسَاءِ فَغَشَّاهُمْ بِهِ، ثُمَّ أَخْرَجَ يَدَهُ، فَأَلْوَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ. ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ، وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا، اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ، وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا، قَالَتْ: فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي الْبَيْتَ، فَقُلْتُ: وَأَنَا مَعَكُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: إِنَّكِ إِلٰى خَيْرٍ، إِنَّكِ إِلٰى خَيْرٍ.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

٤. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضي الله عنه، قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ رضي الله عنهم آخِذٌ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِيَدِهِ، حَتّٰى دَخَلَ، فَأَدْنٰى عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ،

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٩٢/٦، الرقم/٢٦٥٥١، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٥٨٧/٢، الرقم/٩٩٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٥٣/٣، الرقم/٢٦٦٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة ←

٣۔ اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف فرما تھے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی خدمت میں ہانڈی میں (روٹی اور گوشت سے بنا سالن) خزیرہ لے کر حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اپنے شوہر اور بیٹوں کو بھی بلا لاؤ۔ سو حضرت علی اور حسن اور حسین آپ کی خدمت میں پہنچے اور بیٹھ کر اس سالن سے کھانے لگے۔ آپ ﷺ بالاخانہ پر اپنی خواب گاہ میں تھے اور آپ ﷺ کے نیچے آپ ﷺ کی خیبری چادر بچھی ہوئی تھی۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں حجرہ میں نماز پڑھ رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی: ﴿بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اَہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے○﴾۔ آپ ﷺ نے چادر کا بچا ہوا حصہ لیا اور اس سے انہیں ڈھانپ دیا، پھر آپ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس چادر سے باہر نکالا اور اسے آسمان کی طرف بلند کر کے عرض کیا: اے اللہ! یہ میرے اَہلِ بیت اور منتخب کردہ ہیں سو تُو ان سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل دُور کر دے اور اِنہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔ اے اللہ! یہ میرے اَہلِ بیت اور منتخب کردہ ہیں سو تُو ان سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل دُور کر دے اور اِنہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حجرہ کے اندر اپنا سر داخل کیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بھی آپ کے ساتھ ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً تم خیر پر ہی ہو، بے شک تم خیر پر ہی ہو۔

اسے امام احمد، طبرانی اور ابنِ عساکر نے روایت کیا ہے۔

٤۔ حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے جبکہ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت علی اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم بھی ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے آئے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ (حجرہ مبارک میں) داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ کو

.... دمشق، ١٣/ ٢٠٥۔

فَأَجْلَسَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى فَخِذِهِ. ثُمَّ لَفَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبَهُ أَوْ قَالَ كِسَاءً، ثُمَّ تَـلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝﴾ [الأحزاب، ٣٣/٣٣]. وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَأَهْلُ بَيْتِي أَحَقُّ.(١)

وَفِي رِوَايَةٍ لِلطَّبَرَانِيِّ زَادَ: قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَأَنَا مِنْ أَهْلِكَ؟ قَالَ: وَأَنْتَ مِنْ أَهْلِي. قَالَ وَاثِلَةُ: إِنَّهُ لَأَرْجَى مَا أَرْجُوهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٥. عَنْ سَعْدٍ ﷺ، قَالَ: حِيْنَ نَزَلَ عَلَيْهِ يَعْنِي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ الْوَحْيُ: فَأَخَذَ عَلِيًّا وَابْنَيْهِ وَفَاطِمَةَ، وَأَدْخَلَهُمْ تَحْتَ ثَوْبِهِ، ثُمَّ قَالَ: رَبِّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي وَأَهْلُ بَيْتِي.(٢)

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٠٧، الرقم/١٧٠٢٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٠، الرقم/٣٢١٠٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٥٥، الرقم/٢٦٧٠، وأيضًا في، ٢٢/٦٦، الرقم/١٦٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٥٢، الرقم/٢٦٩٠، والحاكم في المستدرك، ٢/٤٥١، الرقم/٣٥٥٩۔

(٢) أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب الخصائص، ذكر ـــ

قریب کر کے اپنے سامنے بٹھا لیا اور حضرت حسن اور حضرت حسین میں سے ہر ایک کو اپنی ران مبارک پر بٹھا لیا۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں اپنے کپڑے یا چادر سے ڈھانپ دیا اور یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اَہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دےo﴾۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اَہلِ بیت ہیں اور میرے اَہلِ بیت اس (خوش خبری) کے زیادہ حق دار ہیں۔

طبرانی کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: واثلہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بھی آپ کے اَہل و عیال میں سے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی میرے اَہل میں سے ہو۔ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے کہا: (حضور علیہ السلام کے اَہلِ بیت سے نسبت رکھنے کی) جو میں امید کرتا ہوں اس کی (لوگوں کی طرف سے بھی) بہت زیادہ امید کی جاتی ہے۔

اسے امام احمد، حاکم نے تصحیح کے ساتھ، ابن ابی شیبہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۵۔ **حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:** جب (رسول اللہ ﷺ) پر وحی نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت علی، ان کے دونوں بیٹے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے کپڑے (چادر) کے اندر کر لیا، پھر فرمایا: میرے رب! یہ میرے اَہل اور میرے گھر والے ہیں۔

.... الاختلاف على محمد بن المنكدر في هذا الحديث، ١٢٢/٥، الرقم/٨٤٣٩، وأيضًا في خصائص علي رضي الله عنه/٧٣، الرقم/٥٤، والبزار في المسند، ٣٢٤/٣، الرقم/١١٢٠، والحاكم في المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، ومن مناقب أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ١١٧/٣، الرقم/٤٥٧٥۔

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِي الْكُبْرٰى مُطَوَّلًا وَالْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ.

٦. **وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: ذَكَرْنَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ﷺ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: فِيْهِ نَزَلَتْ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾** [الأحزاب، ٣٣/٣٣]، **قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى بَيْتِي، فَقَالَ: لَا تَأْذَنِي لِأَحَدٍ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَحْجِبَهَا عَنْ أَبِيْهَا، ثُمَّ جَاءَ الْحَسَنُ، فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَمْنَعَهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلٰى جَدِّهٖ وَأُمِّهٖ، وَجَاءَ الْحُسَيْنُ، فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَحْجِبَهُ، فَاجْتَمَعُوْا حَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى بِسَاطٍ، فَجَلَّلَهُمْ نَبِيُّ اللهِ بِكِسَاءٍ كَانَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ حِيْنَ اجْتَمَعُوْا عَلَى الْبِسَاطِ. قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَأَنَا، قَالَتْ: فَوَاللهِ، مَا أَنْعَمَ. وَقَالَ: إِنَّكِ إِلٰى خَيْرٍ.**(١)

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ.

٧. **وَرَوٰى ابْنُ الْأَثِيْرِ فِي 'جَامِعِ الْأُصُوْلِ' عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ﷺ، قَالَتْ: إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي بَيْتِي: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾** [الأحزاب، ٣٣/٣٣]. **قَالَتْ: وَأَنَا جَالِسَةٌ عِنْدَ الْبَابِ.**

(١) أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٢٢/٨.

اسے امام نسائی نے 'السنن الکبریٰ' میں طویلاً، بزار اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۶۔ **حکیم بن سعد کہتے ہیں:** ہم نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے: ﴿بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اَہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دےo﴾۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ میرے گھر میں تشریف لائے تو فرمایا: تم کسی کو بھی میرے پاس آنے کی اجازت نہ دینا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو مجھے انہیں ان کے والد سے روکنے کی ہمت نہ ہوئی (تو وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئیں)، پھر حسن آئے تو میں انہیں بھی ان کے نانا اور امی جان کے پاس جانے سے منع نہ کرسکی، حسین آئے تو ان کے آگے بھی رکاوٹ نہ بن سکی، چنانچہ یہ سارے حضور نبی اکرم ﷺ کے گرد ایک چٹائی پر بیٹھ گئے۔ پھر اللہ کے نبی ﷺ نے انہیں اپنے اوپر موجود ایک چادر میں لپیٹ لیا، پھر فرمایا: یہ میرے اَہلِ بیت ہیں۔ (اے اللہ!) تُو ان سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل دُور کر دے اور اِنہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔ جب وہ سارے چٹائی پر (آپ ﷺ کے پاس) جمع ہوگئے تو یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور میں؟ فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! جو اس نے انعام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً تم خیر کی راہ پر ہو۔

اسے امام طبری نے روایت کیا ہے۔

۷۔ **ابن الاثیر نے 'جَامِعُ الْأُصُوْلِ' میں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ** انہوں نے فرمایا: بے شک یہ آیت میرے گھر میں اتری تھی: ﴿بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اَہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دےo﴾۔ انہوں نے کہا:

فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ؟ فَقَالَ: إِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ، أَنْتِ مِنْ أَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. قَالَتْ: وَفِي الْبَيْتِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ، وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ، فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ. وَقَالَ: اللّٰهُمَّ، هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا.(١)

٨. **وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ التِّرْمِذِيِّ:** أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَّلَ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ كِسَاءً، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي؛ فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا. فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَأَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ.(٢)

٩. **وَأَخْرَجَ ابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ مِنْ عِدَّةِ طُرُقٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ** ؓ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْتِهَا عَلٰى مَنَامَةٍ لَهُ، عَلَيْهِ كِسَاءٌ خَيْبَرِيٌّ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ بِبُرْمَةٍ فِيْهَا خَزِيْرَةٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اُدْعِي زَوْجَكِ وَابْنَيْكِ حَسَنًا وَحُسَيْنًا، فَدَعَتْهُمْ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَأْكُلُوْنَ إِذْ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۝﴾ [الأحزاب، ٣٣/٣٣]. فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِفَضْلَةِ كِسَائِهِ فَغَشَّاهُمْ إِيَّاهَا، ثُمَّ أَخْرَجَ يَدَهُ مِنَ الْكِسَاءِ وَأَلْوَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ قَالَ:

---

(١) أخرجه ابن الأثير في جامع الأصول، ٩/١٥٥، الرقم/٦٧٠٢ـ

(٢) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/٢٩٩، الرقم: ٣٨٧١ـ

میں دروازے کے پاس بیٹھی تھی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اَہلِ بیت میں سے نہیں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً تم خیر پر ہو۔تم رسول اللہ ﷺ کی ازواج میں سے ہو۔ وہ کہتی ہیں: اس وقت گھر میں رسول اللہ ﷺ، علی، فاطمہ، حسن اور حسین (علیہم السلام) تھے، چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں چادر میں ڈھانپ لیا اورعرض کیا: اے اللہ! یہ میرے اَہلِ بیت ہیں، سوتُو ان سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل دُور کر دے اور اِنہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔

۸۔ **امام ترمذی کی بیان کردہ ایک روایت میں ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت علی اور حضرت فاطمہ علیہم السلام پر اپنی چادر ڈال دی اور پھر عرض کیا: اے اللہ! یہ میرے گھر والے اور میرے خاص ہیں! پس تُو ان سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل دُور کر دے اور اِنہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم خیر کی راہ پر ہو۔

۹۔ **امام ابنِ جریر، ابن المنذر، ابنِ ابی حاتم، طبرانی اور ابنِ مردویہ نے متعدد طرق سے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔** انہوں نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے گھر میں اپنی خواب گاہ میں تھے، آپ ﷺ پر خیبر کی بنی ہوئی چادر تھی۔ حضرت فاطمہ علیہا السلام آپ ﷺ کی خدمت میں ہانڈی میں (روٹی اور گوشت سے بنا سالن) خزیرہ لے کر حاضر ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے شوہر اور دونوں بیٹوں حسن اور حسین کو بھی بلا لاؤ۔ سو انہوں نے ان کو بلایا تو ان کے کھانے کے دوران حضور نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اَہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دےo﴾۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر کا بقیہ حصہ پکڑا اور اس سے ان کو ڈھانپ لیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس چادر سے باہر نکالا اور اسے آسمان کی طرف بلند کر کے عرض کیا: اے اللہ! یہ میرے اَہلِ بیت ہیں اور میرے خاص ہیں! پس تُو ان سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل دُور کر دے اور اِنہیں (کامل)

اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا. قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي فِي السِّتْرِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَأَنَا مَعَكُمْ؟ فَقَالَ: إِنَّكِ إِلٰى خَيْرٍ، مَرَّتَيْنِ.

وَقَدْ أَكْثَرَ الْحَافِظُ الشَّوْكَانِيُّ مِنْ تَعْدَادِ طُرُقِ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ وَرِوَايَاتِهَا فِي فَتْحِ الْقَدِيْرِ. ثُمَّ تَعَقَّبَ بِقَوْلِهٖ: ذَكَرْنَا هُنَا مَا يُصْلِحُ لِلتَّمَسُّكِ بِهٖ.(١)

١٠. وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلٰى صَلَاةِ الْفَجْرِ، يَقُوْلُ: الصَّلَاةَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝﴾ [الأحزاب، ٣٣/٣٣].(٢)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّيَالِسِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْحَمْرَاءِ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ ﷺ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

---

(١) الشوكاني في فتح القدير، ٤/٢٨٠ـ

(٢) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٨٥، الرقم/١٤٠٧٢، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٧٦١، الرقم/١٣٤٠-١٣٤١، والترمذي في السنن، كتاب التفسير، باب ومن سورة الأحزاب، ٥/٣٥٢، الرقم/٣٢٠٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٨٨، الرقم/٣٢٢٧٢، والحاكم في المستدرك، ٣/١٧٢، الرقم/٤٧٤٨، ـــ

طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔ آپ ﷺ نے یہ جملہ تین بار فرمایا۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے پردے میں جھانک کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں بھی آپ سب کے ساتھ ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم خیر کی طرف ہی ہو، دو مرتبہ فرمایا۔

حافظ شوکانی نے 'فتح القدیر' میں اِن احادیث اور روایات کے طرق کو کثرت سے بیان کیا ہے، پھر انہوں نے اپنے قول کے آخر میں کہا ہے: ہم نے یہاں اس چیز کا ذکر کیا ہے جس کو اختیار کرنا درست ہے (یعنی جو قابلِ حجت ہیں)۔

۱۰۔ **حضرت انس بن مالک** رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ چھ (۶) ماہ تک رسول اللہ ﷺ کا یہ معمول رہا کہ جب نمازِ فجر کے لیے نکلتے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے ہوئے فرماتے: اے اَہلِ بیت! نماز قائم کرو (اور پھر یہ آیتِ مبارکہ پڑھتے:) ﴿بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اَہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دےo﴾۔

اس حدیث کو امام احمد، ترمذی، ابن ابی شیبہ، حاکم، طیالسی اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابوحمراء، معقل بن یسار اور حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ اور امام حاکم نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے۔

.... والطيالسي في المسند/۲۷٤، الرقم/۲۰٥۹، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۳٦۷، الرقم/۱۲۲۲۳۔

١١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﵁ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣/٣٣]، **قَالَ: نَزَلَتْ فِي خَمْسَةٍ: فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ ﵃.**(١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حَيَّانَ.

١٢. عَنْ أَبِي جَمِيْلَةَ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ﵄ حِيْنَ قُتِلَ عَلِيٌّ ﵁ اسْتُخْلِفَ. فَبَيْنَمَا هُوَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ إِذْ وَثَبَ عَلَيْهِ رَجُلٌ، فَطَعَنَهُ بِخِنْجَرٍ فِي وَرِكِهِ، فَتَمَرَّضَ مِنْهَا أَشْهُرًا، ثُمَّ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ، فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ، اتَّقُوا اللهَ فِيْنَا، فَإِنَّا أُمَرَاؤُكُمْ وَضِيْفَانُكُمْ، وَنَحْنُ أَهْلُ الْبَيْتِ الَّذِي قَالَ اللهُ ﷿: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣/٣٣]، **فَمَا زَالَ يَوْمَئِذٍ يَتَكَلَّمُ حَتّٰى مَا يُرٰى فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا بَاكِيًا.**(٢)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَيَّدَهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالذَّهَبِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالْهَيْثَمِيُّ.

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣٨٠، الرقم/٣٤٥٦، وأيضًا في المعجم الصغير، ١/٢٣١، الرقم/٣٧٥، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٣/٣٨٤.

(٢) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٩٣، الرقم/٢٧٦١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٣/٢٦٨-٢٦٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣/٢٧٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٤٨٧، والحلبي في ـــــ

١١۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان - ﴿بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اَہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے﴾ - کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت پانچ ہستیوں کے بارے میں نازل ہوئی: رسول اللہ ﷺ، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام۔

اِسے امام طبرانی اور ابن حیان نے روایت کیا ہے۔

١٢۔ ابو جمیلہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت حضرت حسن بن علی علیہما السلام کو منصبِ خلافت پر چنا گیا۔ پھر وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک شخص ان پر اچھلا اور ان کے کولہے پر خنجر سے وار کر دیا۔ وہ کئی مہینے اس وجہ سے بسترِ مرض پر رہے۔ پھر (صحت یابی کے بعد) وہ منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں سے (یوں) مخاطب ہوئے: اے اَہلِ عراق! تم ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، بے شک ہم تمہارے امیر اور مہمان ہیں اور ہم ہی وہ اَہلِ بیت ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اَہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے﴾۔ اس دن وہ لوگوں سے مسلسل کلام کرتے رہے حتی کہ مسجد میں سوائے رونے والوں کے کوئی نظر نہ آتا تھا۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور ابنِ عساکر، ذہبی، ابنِ کثیر اور ہیثمی نے اس کی تائید کی ہے۔

.... السيرة الحلبية، ٣/٣٥٩۔

١٣. وَقَالَ السُّدِّيُّ عَنْ أَبِي الدَّيْلَمِ، قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (يَعْنِي: زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ ﵄) لِرَجُلٍ مِنَ الشَّامِ: أَمَا قَرَأْتَ فِي الْأَحْزَابِ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝﴾ [الأحزاب، ٣٣/٣٣]؟ فَقَالَ: نَعَمْ. وَلَأَنْتُمْ هُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ.[١]

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ.

وَقَالَ ابْنُ الْجَوزِيِّ فِي التَّبْصِرَةِ عَنْ أَهْلِ الْكِسَاءِ:

سُبْحَانَ مَنْ كَسَا أَهْلَ الْبَيْتِ نُوْرًا، وَجَعَلَ عَلَيْهِمْ خَنْدَقًا يَقِي الرِّجْسَ وَسُوْرًا. فَإِذَا تُلُقُّوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُلُقُّوْا حُبُوْرًا ﴿إِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُوْرًا ۝﴾ [الدهر، ٧٦/٢٢].

ادَّخَرْنَا لَكُمْ نَعِيْمًا مُقِيْمًا، وَمَنَحْنَا لَكُمْ فَضْلًا جَزِيْلًا عَمِيْمًا، وَجَزَيْنَا مَنْ كَانَ لِلْفُقَرَاءِ رَحِيْمًا. أَوَلَسْتُمْ قَدْ أَطْعَمْتُمْ مِسْكِيْنًا وَيَتِيْمًا وَرَحِمْتُمْ مَأْسُوْرًا ﴿وَّكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُوْرًا ۝﴾.

مَنْ مَثَلُ عَلِيٍّ ﵁؟ مَنْ مَثَلُ فَاطِمَةَ ﵂؟ كَمْ صَبَرَا عَلٰى أَمْوَاجِ بَلَايَا مُتَلَاطِمَةٍ. وَآثَرُوا الْفَقْرَ وَنَارَ الْجُوْعِ

(١) أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٢٢/٨، وذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٤٨٧.

۱۳۔ السدی نے ابو الدیلم سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ حضرت علی بن الحسین زین العابدین رضی اللہ عنہما نے ایک شامی شخص سے فرمایا: کیا تم نے سورۃ الاحزاب میں یہ آیت پڑھی ہے: ﴿بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اَہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔﴾؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ کیا آپ ہی وہ (اَہلِ بیت) ہیں؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

اسے امام طبری اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

علامہ ابن الجوزی نے 'التَّبْصِرَۃ' میں اَہلِ کِساء کے متعلق بیان کیا ہے:

پاک ہے وہ ذات جس نے اَہلِ بیت کو نور پہنایا اور ان پر خندق (ڈھال) بنائی جو انہیں ناپاکی سے بچاتی ہے۔ جب وہ قیامت کے دن (رب سے) ملیں گے تو خوشی سے ملاقات کریں گے۔ ﴿بے شک یہ تمہارا صلہ ہو گا اور تمہاری محنت مقبول ہو چکی○﴾۔

ہم نے تمہارے لیے ہیشگی کی نعمتوں کو ذخیرہ کر رکھا ہے اور ہم تمہیں کامل کثیر فضل سے نوازیں گے اور ہم اسے جزا دیں گے جو فقراء پر مہربان ہو گا۔ کیا تم نے محتاج اور مسکین کو کھانا نہیں کھلایا تھا اور قیدی پر رحم نہیں کیا تھا؟ ﴿اور (اے اَہلِ بیت!) تمہاری محنت مقبول ہو چکی○﴾۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مثل کون ہے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مثل کون ہے؟ ان دونوں نے کتنے موجوں کی طرح اُمڈنے والے بلا خیز مصائب پر صبر کیا۔ انہوں نے فقر اور ٹکڑے ٹکڑے کر دینے والی بھوک کی آگ کو

حَاطَمَةً، فَلَهُمْ نَضَارَةُ الْوُجُوْهِ وَالْأَهْوَالُ لِلوُجُوْهِ خَاطَمَةٌ. يَا سَرَعَانُ، مَا انْقَلَبَ حُزْنُهُمْ سُرُورًا ﴿وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُوْرًا﴾.

كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِ ﷺ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْهِ، وَكَانَ عَلِيٌّ ﵁ أَعَزَّ الْخَلْقِ عَلَيْهِ، وَجَعَلَ اللهُ رَيْحَانَتَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَلَدَيْهِ. فَإِذَا أَحْضَرَهُمُ الْحَقُّ غَدًا عِنْدَهُ وَلَدَيْهِ أَكْرَمَهُمْ إِكْرَامًا عَظِيْمًا مَوْفُورًا ﴿وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُوْرًا﴾.

وَا عَجَبًا ذَكَرَ فِي هٰذِهِ الْآيَاتِ نَعِيْمَ الْجَنَّاتِ مِنَ الْمَلْبُوْسِ وَالْمَشْرُوبَاتِ وَالْمَطْعُوْمَاتِ، وَالْأَرَائِكِ وَالْقُصُوْرِ وَالْعُيُوْنِ الْجَارِيَاتِ، وَلَمْ يَذْكُرِ النِّسَاءَ وَهُنَّ غَايَةُ اللَّذَّاتِ احْتِرَامًا لِفَاطِمَةَ أَشْرَفِ الْبَنَاتِ. وَمَنْ يَصِفُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ لَا يَذْكُرُ حُوْرًا ﴿إِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُوْرًا﴾. (١)

(١) ابن الجوزي في التبصرة، ١/٤١١.

ترجیح دی، سو اُن کے چہرے شگفتہ وتر وتازہ ہوں گے جبکہ بعض چہروں پر ہولناکیاں چھائی ہوں گی۔ اے جلد باز انسان! اس دن ان کا غم وحزن خوشی اور سرور میں نہیں بدلے گا۔ ﴿اور (اے اَہلِ بیت!) تمہاری محنت مقبول ہو چکی۔﴾

حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ علیہا السلام آپ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھیں۔ اور حضرت علی علیہ السلام آپ ﷺ کے ہاں تمام لوگوں میں سب سے زیادہ معزز تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بیٹوں کو آپ ﷺ کے دنیا کے دو پھول بنایا۔ چنانچہ جب کل قیامت کے دن حق تعالیٰ ان کے بیٹوں کو اپنی بارگاہ میں لائے گا تو اُنہیں بڑے کثیر انعام و اکرام سے نوازے گا۔ ﴿اور (اے اَہلِ بیت!) تمہاری محنت مقبول ہو چکی٥﴾۔

کتنی حیرت انگیز بات ہے کہ اس نے ان آیات میں جنتوں کی نعمتوں میں سے ملبوسات، مشروبات، مطعومات، نشست گاہیں، محلات اور جاری چشموں کا ذکر کیا ہے مگر حوروں کا ذکر نہیں کیا حالانکہ وہ لذتوں کی انتہاء ہیں۔ صرف سیدہ فاطمہ علیہا السلام کے احترام کی وجہ سے کیونکہ وہ ساری بناتِ حوا میں سب سے زیادہ لائقِ احترام ہیں۔ جو فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کے اوصاف بیان کرتا ہے وہ حور کا ذکر نہیں کرتا۔ ﴿بے شک یہ تمہارا صلہ ہوگا اور تمہاری محنت مقبول ہو چکی٥﴾۔

اَلْقَوْلُ الرَّاجِحُ

هُوَ أَنَّ أَهْلَ الْكِسَاءِ وَالزَّوْجَاتِ الطَّاهِرَاتِ كُلُّهُمْ دَاخِلُوْنَ فِي خِطَابِ الآيَةِ.

١ . **كَمَا قَالَ الإِمَامُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الاِعْتِقَادِ**: وَابْتِدَاءُ الآيَةِ فِي نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَتَخْيِيْرِهِمْ فَلَمَّا اخْتَرْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَالدَّارَ الآخِرَةَ كَانَ لَهُنَّ مَا أَعَدَّ اللهُ لَهُنَّ مِنَ الأَجْرِ الْعَظِيْمِ، ثُمَّ مَيَّزَهُنَّ عَنْ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ فِي الْعَذَابِ وَالأَجْرِ، ثُمَّ أَبَانَهُنَّ مِنْهُنَّ، فَقَالَ: ﴿يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِىْ فِىْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝﴾ [الأحزاب، ٣٣/٣٢]. فَسَاقَ الْكَلَامُ إِلٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝﴾ [الأحزاب، ٣٣/٣٣]. وَإِنَّمَا وَرَدَ بِلَفْظِ الذُّكُوْرِ لإِدْخَالِ غَيْرِهِنَّ مَعَهُنَّ فِي ذٰلِكَ، ثُمَّ أَضَافَ الْبُيُوْتَ إِلَيْهِنَّ بِقَوْلِهِ: ﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِىْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللهِ وَالْحِكْمَةِ﴾ [الأحزاب، ٣٣/٣٤]. وَجَعَلَهُنَّ أُمَّهَاتَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَقَالَ: ﴿اَلنَّبِىُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ﴾ [الأحزاب، ٣٣/٦]. وَحَرَّمَ نِكَاحَهُنَّ بَعْدَ وَفَاةِ نَبِيِّهِ ﷺ فَقَالَ: ﴿وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا﴾ [الأحزاب، ٣٣/٥٣].[1]

(١) أخرجه البيهقي في الاعتقاد، باب القول في أهل بيت رسول الله ﷺ وآله وأزواجه/٣٢٤.

﴿قولِ راجح﴾

قولِ راجح یہ ہے کہ (جن احباب کو حضور نبی اکرم ﷺ نے چادر مبارک میں ڈھانپ لیا وہ) چادر والے اور ازواجِ مطہرات سب کے سب آیتِ اَہلِ بیت کے خطاب میں شامل ہیں۔

۱۔ **جیسا کہ امام بیہقی نے 'الاعتقاد' میں بیان کیا ہے:** آیتِ مبارکہ کی ابتداء میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج اور ان کے اختیار کا بیان ہے۔ پھر جب انہوں نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور دارِ آخرت کو اختیار کر لیا تو ان کے لیے وہ اجرِ عظیم ثابت ہو گیا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کر رکھا ہے۔ پھر اس نے انہیں عذاب اور اجر میں سارے جہانوں کی دیگر خواتین سے نمایاں کر دیا اور پھر اُنہیں ان سے (فضیلت میں بھی) جدا کر دیا۔ فرمایا: ﴿اے ازواجِ پیغمبر! تم عورتوں میں سے کسی ایک کی بھی مِثل نہیں ہو، اگر تم پرہیزگار رہنا چاہتی ہو تو (مَردوں سے بوقتِ ضرورت) بات کرنے میں نرم لہجہ اختیار نہ کرنا کہ جس کے دل میں (نِفاق کی) بیماری ہے (کہیں) وہ لالچ کرنے لگے اور (ہمیشہ) شک اور لچک سے محفوظ بات کرنا۵﴾۔ یہ کلام اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک چلتا ہے: ﴿بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اَہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے﴾۔ اور یہ فرمان مذکر کے صیغہ کے ساتھ وارد ہوا ہے تاکہ اس میں ازواجِ مطہرات کے ساتھ دیگر بھی شامل ہو جائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان کے ذریعے ان کی طرف گھروں کی اضافت کی: ﴿اور تم اللہ کی آیتوں کو اور (رسول ﷺ کی) سنت و حکمت کو جن کی تمہارے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہے یاد رکھا کرو﴾۔ اور اس نے اُنہیں مومنوں کی مائیں بھی بنایا، فرمایا: ﴿یہ نبیِ (مکرّم ﷺ) مومنوں کے ساتھ اُن کی جانوں سے زیادہ قریب اور حق دار ہیں اور آپ کی ازواجِ (مطہّرات) اُن کی مائیں ہیں﴾۔ اور اس نے اپنے نبی ﷺ کی وفات کے بعد ان سے نکاح کو حرام قرار دیدیا، فرمایا: ﴿اور تمہارے لیے (ہرگز جائز) نہیں کہ تم رسول اللہ (ﷺ) کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ یہ (جائز) ہے کہ تم اُن کے بعد اَبد تک اُن کی اَزواجِ (مطہّرات) سے نکاح کرو﴾۔

٢. وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ كَثِيرٍ فِي تَفْسِيرِهِ: وَقَوْلُهُ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا۝﴾ [الأحزاب، ٣٣/٣٣]. وَهٰذَا نَصٌّ فِي دُخُوْلِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِي أَهْلِ الْبَيْتِ هَاهُنَا؛ لِأَنَّهُنَّ سَبَبُ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ، وَسَبَبُ النُّزُوْلِ دَاخِلٌ فِيهِ قَوْلًا وَاحِدًا، إِمَّا وَحْدَهُ عَلٰى قَوْلٍ أَوْ مَعَ غَيْرِهِ عَلَى الصَّحِيحِ. وَقَالَ فِي قَوْلِ عِكْرِمَةَ: نَزَلَتْ فِي نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً، قَالَ: فَإِنْ كَانَ الْمُرَادُ أَنَّهُنَّ كُنَّ سَبَبَ النُّزُوْلِ دُوْنَ غَيْرِهِنَّ فَصَحِيْحٌ، وَإِنْ أُرِيْدَ أَنَّهُنَّ الْمُرَادُ فَقَطْ دُوْنَ غَيْرِهِنَّ، فَفِي هٰذَا نَظَرٌ؛ فَإِنَّهُ قَدْ وَرَدَتْ أَحَادِيْثُ تَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْمُرَادَ أَعَمُّ مِنْ ذٰلِكَ.(١)

وَقَالَ أَيْضًا: وَرَوٰى مُسْلِمٌ فِي صَحِيْحِهِ: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ، الْحَدِيْثُ بِطُوْلِهِ وَفِيْهِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا: كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ. فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: وَأَهْلُ بَيْتِي. أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي. فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ؟ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟ قَالَ: نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَلٰكِنْ أَهْلَ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ. قَالَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ آلُ عَلِيٍّ، وَآلُ عَقِيْلٍ، وَآلُ جَعْفَرٍ، وَآلُ عَبَّاسٍ. قَالَ: كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ

(١) ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٤٨٤.

۲۔ **حافظ ابنِ کثیر نے اپنی تفسیر میں کہا ہے:** اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اَہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے﴾۔ یہ ازواجِ نبی ﷺ کے اَہلِ بیت میں شامل ہونے پر نص ہے کیونکہ وہ اس آیت کے نزول کا سبب ہیں۔ ایک ہی قول ہونے کی حیثیت سے سببِ نزول بھی اس حکم میں داخل ہے، خواہ وہ تنہا ایک قول کی صورت میں ہو یا اس کے ساتھ کوئی اور بھی شامل ہو، یہی صحیح ہے۔ ابنِ کثیر نے عکرمہ کے اس قول کہ - یہ آیت خصوصی طور پر حضور نبی اکرم ﷺ کی بیویوں کے متعلق نازل ہوئی ہے- متعلق کہا ہے: اگر اس کی مراد یہ ہے کہ ازواجِ مطہرات کے علاوہ کوئی بھی اس کے نزول کا سبب نہیں ہے تو یہ قول صحیح ہے اور اگر اس سے یہ مراد ہو کہ دوسروں کے علاوہ اس کا مصداق صرف ازواج ہی ہیں تو یہ محلِ نظر ہے۔ کیونکہ اس پر احادیث بیان ہوئی ہیں جو اس کی عمومی مراد پر دلالت کرتی ہیں۔

حافظ ابنِ کثیر نے یہ بھی کہا ہے کہ امام مسلم نے اپنی 'صحیح' میں روایت کیا ہے کہ حضرت زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ سے طویل حدیثِ مبارک مروی ہے۔ اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرو اور اسے مضبوطی سے تھامے رکھو۔ پھر آپ ﷺ نے کتاب اللہ (کی تعلیمات پر عمل کرنے پر) اُبھارا اور اس میں ترغیب دی پھر فرمایا: اور (دوسرے) میرے اَہلِ بیت ہیں میں تمہیں اپنے اَہلِ بیت کے متعلق اللہ یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اَہلِ بیت کے متعلق اللہ یاد دلاتا ہوں۔ میں تمہیں اپنے اَہلِ بیت کے متعلق اللہ یاد دلاتا ہوں۔ حصین نے کہا: اے زید! آپ ﷺ کے اَہلِ بیت کون ہیں؟ کیا آپ ﷺ کی ازواج، اَہلِ بیت میں سے نہیں ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کی ازواج بھی اَہلِ بیت سے ہیں، لیکن آپ ﷺ کے اَہلِ بیت وہ ہیں جن پر آپ ﷺ کے بعد صدقہ حرام کر دیا گیا، پوچھا: وہ کون ہیں؟ کہا: وہ آلِ علی، آلِ عقیل، آلِ جعفر اور آلِ عباس ہیں۔ پوچھا: ان سب پر صدقہ

الصَّدَقَة؟ قَالَ: نَعَمْ.(١)

وَرَوٰى مُسْلِمٌ أَيْضًا عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﵁، وَفِيْهِ: فَقُلْنَا لَهُ: مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ؟ نِسَاؤُهُ؟ قَالَ (أَي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ ﵁): لَا، وَايْمُ اللهِ، إِنَّ الْمَرْأَةَ تَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ إِلٰى أَبِيْهَا وَقَوْمِهَا. أَهْلُ بَيْتِهِ أَصْلُهُ وَعَصَبَتُهُ الَّذِينَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ.(٢)

ثُمَّ قَالَ الْحَافِظُ: الَّذِي لَا يَشُكُّ فِيْهِ مَنْ تَدَبَّرَ الْقُرْآنَ أَنَّ نِسَاءَ النَّبِيِّ ﷺ دَاخِلَاتٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝﴾ [الأحزاب، ٣٣/٣٣]، **فَإِنَّ سِيَاقَ الْكَلَامِ مَعَهُنَّ؛ وَلِهٰذَا قَالَ تَعَالٰى بَعْدَ هٰذَا كُلِّهِ: ﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِىْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللهِ وَالْحِكْمَةِ﴾ أَي: اعْمَلْنَ بِمَا يُنْزِلُ اللهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ فِي بُيُوْتِكُنَّ مِنَ**

---

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب ﵁، ٣/١٨٧٣، الرقم/٢٤٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٦٦، الرقم/١٩٢٦٥، وابن حبان في الصحيح، ١/١٤٥، الرقم/١٢٣، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة، ١/٧٩، الرقم/٨٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٤٨، الرقم/٢٦٧٩، وذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٤٨٧.

(٢) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب ﵁، ٣/١٨٧٤، الرقم/٢٤٠٨، وذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٤٨٧.

حرام ہے؟ کہا: ہاں۔

امام مسلم نے یزید بن حیان کے طریق سے بھی حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اُس روایت میں ہے: ہم نے پوچھا: حضور ﷺ کے اَہلِ بیت کون ہیں، کیا آپ ﷺ کی ازواج ہیں؟ (حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! ایک عورت شوہر کے ساتھ ایک زمانہ تک رہتی ہے پھر وہ اس کو طلاق دے دیتا ہے تو وہ اپنے باپ اور اپنی قوم کی طرف لوٹ ہو جاتی ہے۔ اَہلِ بیت سے مراد آپ ﷺ کے اصل (والدین کریمین اور اولاد) اور آپ ﷺ کے عصبات ہیں جن پر آپ ﷺ کے بعد صدقہ حرام ہے۔

پھر حافظ ابن کثیر نے فرمایا ہے: جو شخص بھی قرآن میں غور و خوض کرتا ہے اس میں کچھ شک نہیں کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ازواج النبی ﷺ داخل ہیں: ﴿بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اَہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے﴾۔ کیونکہ سیاقِ کلام ان سے متعلق ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس تمام کلام کے بعد فرمایا: ﴿اور تم اللہ کی آیتوں کو اور (رسول ﷺ کی) سنت و حکمت کو جن کی تمہارے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہے یاد رکھا کرو﴾۔ یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے گھروں میں کتاب و سنت سے جو کچھ بھی اپنے رسول

الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ. قَالَهُ قَتَادَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، وَقَالَ: وَلٰكِنْ إِذَا كَانَ أَزْوَاجُهُ مِنْ أَهْلِ بيْتِهِ، فَقَرَابَتُهُ أَحَقُّ بِهٰذِهِ التَّسْمِيَةِ، كَمَا تَقَدَّمَ فِي الْحَدِيثِ: وَأَهْلُ بَيْتِي أَحَقُّ. وَهٰذَا يُشْبِهُ مَا ثَبَتَ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمَّا سُئِلَ عَنِ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ، فَقَالَ: هُوَ مَسْجِدِي هٰذَا. فَهٰذَا مِنْ هٰذَا الْقَبِيْلِ؛ فَإِنَّ الْآيَةَ إِنَّمَا نَزَلَتْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ، كَمَا وَرَدَ فِي الْأَحَادِيثِ الْأُخَرِ. وَلٰكِنْ إِذَا كَانَ ذَاكَ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ، فَمَسْجِدُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَوْلٰى بِتَسمِيَتِهِ بِذٰلِكَ، وَاللهُ أَعْلَمُ.(١)

٣. **وَقَالَ الإِمَامُ الْقُرْطُبِيُّ فِي تَفْسِيْرِهِ الْجَامِعِ لِأَحْكَامِ الْقُرْآنِ**: وَالَّذِي يَظْهَرُ مِنَ الْآيَةِ أَنَّهَا عَامَّةٌ فِي جَمِيْعِ أَهْلِ الْبَيْتِ مِنَ الْأَزْوَاجِ وَغَيْرِهِمْ. وَإِنَّمَا قَالَ: ﴿وَيُطَهِّرَكُمْ﴾ لِأَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَعَلِيًّا وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا كَانَ فِيْهِمْ، وَإِذَا اجْتَمَعَ الْمُذَكَّرُ وَالْمُؤَنَّثُ غُلِّبَ الْمُذَكَّرُ، فَاقْتَضَتِ الْآيَةُ أَنَّ الزَّوْجَاتِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ، لِأَنَّ الْآيَةَ فِيْهِنَّ، وَالْمُخَاطَبَةَ لَهُنَّ يَدُلُّ عَلَيْهِ سِيَاقُ الْكَلَامِ. وَاللهُ أَعْلَمُ.

أَمَّا أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي بَيْتِي، فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا، فَدَخَلَ مَعَهُمْ تَحْتَ كِسَاءٍ خَيْبَرِيٍّ، وَقَالَ: هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي. - وَقَرَأَ الْآيَةَ - وَقَالَ: اللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا. فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ﵂: وَأَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟

---

(١) ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٤٨٧.

پر نازل فرماتا ہے تم اس پر عمل کیا کرو۔ اسے قتادہ اور دیگر تابعین نے بیان کیا ہے۔ ابن کثیر نے یہ بھی کہا ہے: مگر جب آپ ﷺ کی ازواج آپ ﷺ کے اَہلِ بیت میں سے ہیں تو آپ ﷺ کے قرابت دار بدرجہ اَولیٰ اس نام کے مستحق ہیں جیسا کہ حدیث میں گزر چکا ہے: میرے اَہلِ بیت زیادہ حق دار ہیں۔ اسی سے مشابہ صحیح مسلم میں بھی ثابت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سے اس مسجد کے متعلق سوال ہوا جس کی بنیاد اوّل دن سے تقویٰ پر رکھی گئی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد میری یہ مسجد (نبوی) ہے۔ یہ اسی قبیل سے ہے کیونکہ آیتِ مبارکہ مسجدِ قباء کے حق میں نازل ہوئی تھی جیسا کہ دوسری احادیث میں آیا ہے۔ لیکن جب پہلے دن سے ہی اس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی تو رسول اللہ ﷺ کی مسجد اس نام کی زیادہ مستحق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

۳۔ **امام قرطبی نے اپنی تفسیر 'اَلْجَامِعُ لِأَحْكَامِ الْقُرْآن' میں کہا ہے:** اس آیتِ مبارکہ سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آپ ﷺ کے تمام گھر والوں یعنی ازواج مطہرات اور دیگر افراد کو شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَيُطَهِّرَكُمْ﴾ 'اور وہ تم (مردوں) کو (کامل) طہارت سے نواز دے۔' کیونکہ رسول اللہ ﷺ، حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم بھی اس میں شامل ہیں۔ جب مذکر اور مونث کا اجتماع ہو تو تغلیباً مذکر کا ہی ذکر ہوتا ہے۔ سو یہ آیت تقاضا کرتی ہے کہ ازواجِ نبی ﷺ بھی اَہلِ بیت سے ہیں کیونکہ سیاقِ کلام دلالت کرتا ہے کہ آیت انہی کے حق میں نازل ہوئی اور انہی کو خطاب ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور ان کے ساتھ خیبر کی بنی ہوئی چادر میں داخل ہوئے اور فرمایا: یہ میرے اَہلِ بیت ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کی: اے اللہ! تُو ان سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل دُور کر دے اور اِنہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟

قَالَ: أَنْتِ عَلٰى مَكَانِكِ وَأَنْتِ عَلٰى خَيْرٍ. أَخْرَجَهُ التِّرمِذِيُّ وَغَيْرُهُ.

وَقَالَ الْقُشَيْرِيُّ: وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رضي الله عنها: أَدْخَلْتُ رَأْسِي فِي الْكِسَاءِ وَقُلْتُ: أَنَا مِنْهُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. وَقَالَ الثَّعْلَبِيُّ: هُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ، فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْبَيْتَ يُرَادُ بِهِ بَيْتُ النَّسَبِ، فَيَكُوْنُ الْعَبَّاسُ وَأَعْمَامُهُ وَبَنُوْ أَعْمَامِهِ مِنْهُمْ. وَرُوِيَ نَحْوُهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه. وَعَلٰى قَوْلِ الْكَلْبِيِّ يَكُوْنُ قَوْلُهُ: ﴿وَاذْكُرْنَ﴾ ابْتِدَاءَ مُخَاطَبَةِ اللهِ تَعَالٰى، أَي مُخَاطَبَةَ أَمْرِ اللهِ عز وجل أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى جِهَةِ الْمَوْعِظَةِ وَتَعْدِيْدِ النِّعْمَةِ بِذِكْرِ مَا يُتْلٰى فِي بُيُوْتِهِنَّ مِنْ آيَاتِ اللهِ تَعَالٰى وَالْحِكْمَةِ.

وَقَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةُ، دَعَا عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، فَعَمَدَ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى كِسَاءٍ فَلَفَّهَا عَلَيْهِمْ، ثُمَّ أَلْوَى بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، اللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا. فَهٰذِهِ دَعْوَةٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ لَهُمْ بَعْدَ نُزُوْلِ الْآيَةِ، أَحَبَّ أَنْ يُدْخِلَهُمْ فِي الْآيَةِ الَّتِي خُوْطِبَ بِهَا الْأَزْوَاجُ.(١)

فَإِنَّ مِنْ أَهَمِّ الْأُمُوْرِ الدِّيْنِيَّةِ وَآكَدِ الْعَقَائِدِ الإِسْلَامِيَّةِ اعْتِقَادُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا ﷺ أَفْضَلُ مِنْ كُلِّ مَلَكٍ وَرَسُوْلٍ، وَأُصُوْلَهُ وَفُرُوْعَهُ أَشْرَفُ فُرُوْعٍ وَأُصُوْلٍ. كَيْفَ لَا، وَقَدِ اتَّصَلَتْ بِنَسَبِهِ أَنْسَابُهُمْ

(١) القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٤/١٨٣-١٨٤.

آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے مقام پر قائم ہو اور تم خیر پر ہو۔ اسے امام ترمذی اور دیگر نے روایت کیا ہے۔

اور امام قشیری نے کہا ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے اپنا سر چادر میں داخل کر کے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں شامل ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ امام ثعلبی کہتے ہیں کہ ان (اَہلِ بیت) سے مراد بنو ہاشم ہیں۔ یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ گھر سے مراد نسبی گھر والے ہیں چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ، آپ ﷺ کے چچا اور آپ ﷺ کے چچاؤں کے بیٹے سب ان میں شامل ہیں۔ اسی طرح حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ الکلبی کے قول کے مطابق فرمانِ الٰہی - ﴿وَاذْكُرْنَ﴾ 'اور تم یاد کرو' یہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کی ابتداء ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے وعظ اور نعمتوں کے شمار کے طریق پر حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج کو حکم دیا ہے کہ اُن کے گھروں میں جو اللہ تعالیٰ کی آیات اور حکمت تلاوت کی جاتی ہیں انہیں یاد رکھا کریں۔

امام قرطبی نے کہا ہے: جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام کو بلایا اور پھر چادر پکڑی اور اسے اُن پر لپیٹ دیا۔ پھر اپنے دستِ اقدس کو آسمان کی طرف بلند کرتے ہوئے عرض کیا: اے اللہ! یہ میرے اَہلِ بیت ہیں، سو تُو ان سے گناہ کا میل دور فرما دے اور انہیں خوب پاک صاف کر دے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی اُن کے لیے یہ دعا اس آیت کے نزول کے بعد ہوئی، آپ ﷺ نے پسند فرمایا کہ انہیں بھی اس آیت کا مصداق بنا دیں جس سے ازواجِ مطہرات کو خطاب کیا گیا تھا۔

اہم دینی امور اور پختہ عقائد اسلامیہ میں سے یہ عقیدہ رکھنا بھی ہے کہ ہمارے آقا محمد ﷺ تمام فرشتوں اور رسولوں سے افضل ہیں۔ آپ ﷺ کے اصول و فروع تمام اصول و فروع سے زیادہ شرف رکھتے ہیں۔ یہ کیسے نہ ہو کہ ان کے نسب آپ ﷺ کے نسب کے باعث ملے

وَارْتَبَطَتْ بِحَسْبِهِ أَحْسَابُهُمْ، فَهُمْ مِنْهُ وَإِلَيْهِ وَأَقْرَبُ النَّاسِ لَدَيْهِ. وَلَا رَيْبَ فِي أَنَّ مَحَبَّتَهُ ﷺ فَرْضٌ عَلَى كُلِّ مُوَحِّدٍ وَمَنِ ادَّعَى الإِيْمَانَ بِدُوْنِهَا فَقَدْ عَظُمَ نِفَاقُهُ وَبُهْتَانُهُ. وَمِنْ مَحَبَّتِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَحَبَّةُ مَنِ اتَّصَلُوا بِهِ وَرَجَعَتْ أَنْسَابُهُمْ كَآبَائِهِ وَأَبْنَائِهِ إِلَى نَسَبِهِ.

وَالْجَمْهُوْرُ عَلَى أَنَّ الْمُرَادَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ فِي الآيَةِ مَا يَشْمُلُ الْفَرِيْقَيْنِ مَعًا بِجَمِيْعِ الأَدِلَّةِ. كَمَا قَالَ ابْنُ عَطِيَّةَ: وَمِنْ حُجَّةِ الْجَمْهُوْرِ قَوْلُهُ: ﴿عَنكُمْ، وَيُطَهِّرَكُمْ﴾ بِالْمِيْمِ، وَلَوْ كَانَ النِّسَاءُ خَاصَّةً لَكَانَ عَنْكُنَّ.

٤. وَقَالَ ابْنُ عَطِيَّةَ: قَالَ الْقَاضِي أَبُوْ مُحَمَّدٍ: وَالَّذِي يُظْهِرُ إِلَيَّ أَنَّ زَوْجَاتَهُ لَا يَخْرُجْنَ عَنْ ذٰلِكَ الْبَتَّةَ. فَأَهْلُ الْبَيْتِ زَوْجَاتُهُ وَبِنْتُهُ وَبَنُوْهَا وَزَوْجُهَا.(١)

٥. وَقَالَ النَّسَفِيُّ: وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ نِسَاءَهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ. وَقَالَ: ﴿عَنكُمْ﴾ لِأَنَّهُ أُرِيْدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ مِنْ آلِهِ بِدَلَالَةٍ.(٢)

٦-٩. وَعَلَيْهِ الزَّمَخْشَرِيُّ وَالْبَيْضَاوِيُّ وَأَبُو السَّعُوْدِ وَهُوَ كَذٰلِكَ فِي مَعَالِمِ

(١) ابن عطية في المحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز، ٤/٣٨٤.
(٢) النسفي في مدارك التنزيل وحقائق التأويل، ٣/٣٠٥.

اور ان کے حسب آپ ﷺ کے حسب کے باعث مربوط ہوئے۔ سو وہ آپ ﷺ سے ہیں، آپ ﷺ کی طرف ہیں اور سب لوگوں سے زیادہ آپ کے قریب ہیں۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ آپ ﷺ سے محبت کرنا ہر کلمہ گو پر فرض ہے اور جس شخص نے بھی اس کے بغیر ایمان کا دعویٰ کیا، اس کے نفاق اور بہتان میں اضافہ ہوا۔ آپ ﷺ کی محبت ہی کی وجہ سے ان سے بھی محبت کا درس ہے جو نسباً آپ ﷺ سے متصل ہوئے اور ان کا نسب اپنے آباء اور بیٹوں کی طرف سے آپ ﷺ کے نسب تک پہنچا۔

جمہور کا یہی موقف ہے کہ آیت مبارکہ میں اَہلِ بیت سے مراد تمام دلائل کی روشنی میں دونوں فریق ہیں۔ جیسا کہ ابنِ عطیہ نے کہا ہے کہ جمہور کی دلیل (عَنْکُمْ میں) صیغہ میم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿عَنْکُمْ، وَیُطَهِّرَکُمْ﴾ ’تم مردوں سے، اور تم مردوں کو خوب پاک صاف کر دے۔‘ اگر اس سے مراد خاص طور پر ازواج ہی ہوتیں تو یہ صیغہ عَنْکُنَّ (تم ازواج سے) ہوتا۔

۴۔ **ابنِ عطیہ نے کہا ہے کہ قاضی ابو محمد نے کہا:** مجھ پر یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی ازواج کبھی بھی اس میں سے خارج نہیں ہیں۔ پس اَہلِ بیت میں آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات، آپ ﷺ کی بیٹی سیدہ فاطمہ، ان کے بیٹے اور شوہر بھی شامل ہیں۔

۵۔ **امام نسفی نے کہا ہے:** اس میں یہ دلیل ہے کہ آپ ﷺ کی ازواج آپ ﷺ کے اَہلِ بیت میں سے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿عَنْکُمْ﴾ ’تم مردوں سے۔‘ کیونکہ اس (جمع مذکر کی ضمیر) کی بدولت آپ ﷺ کی آل میں سے مرد اور خواتین (دونوں فریقین) مراد ہیں۔

۶-۹۔ اسی پر امام زمخشری، امام بیضاوی اور ابو السعود کا فتویٰ ہے اور اسی طرح امام بغوی کی

التَّنْزِيْلِ لِلإِمَامِ الْبَغَوِيِّ.(١)

وَفِي رِوَايَةٍ: الَّتِي ذَكَرَهَا عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَمَا أَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ؟ قَالَ: بَلٰى، إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى.(٢)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

١٠. **وَقَالَ الْفَخْرُ الرَّازِيُّ بَعْدَ الْكَلَامِ: ثُمَّ إِنَّ اللهَ تَعَالٰى تَرَكَ خِطَابَ الْمُؤَنَّثَاتِ وَخَاطَبَ بِخِطَابِ الْمُذَكِّرِيْنَ بَقَوْلِهِ: ﴿لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ﴾** [الأحزاب، ٣٣/٣٣]، **لِيَدْخُلَ فِيْهِ نِسَاءُ أَهْلِ بَيْتِهِ وَرِجَالُهُمْ.**(٣)

١١. **وَذَكَرَ ابْنُ جَرِيْرٍ فِي تَفْسِيْرِهِ خَمْسَ عَشْرَةَ رِوَايَةً بِأَسَانِيْدٍ مُخْتَلِفَةٍ فِي أَنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ فِي الآيَةِ هُمُ النَّبِيُّ ﷺ وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عليهم السلام. ثُمَّ أَعْقَبَهَا بِرِوَايَةٍ وَاحِدَةٍ فِي أَنَّ الْمُرَادَ زَوْجَاتُهُ الطَّاهِرَاتُ** رضي الله عنهن.(٤)

---

(١) الزمخشري في الكشاف، ٣/٥٤٦، والبيضاوي في أنوار التنزيل وأسرار التأويل، ٤/٣٧٤، وأبو السعود في تفسير أبي السعود، ٧/١٠٣، والبغوي في معالم التنزيل، ٣/٥٢٩۔

(٢) أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٥٠، الرقم/٢٦٨٣، وأيضًا في الاعتقاد/٣٢٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/١٣٨، والبغوي في معالم التنزيل، ٣/٥٢٩۔

(٣) فخر الدين الرازي في التفسير الكبير، ٢٥/١٨١۔

(٤) ابن جرير الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٢٢/٦-٨۔

معالم التنزیل میں مذکور ہے۔

ایک روایت میں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مذکور ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں بھی اَہلِ بیت میں سے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں کیوں نہیں! اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۔ **امام فخر الدین الرازی نے اس پر گفتگو کرنے کے بعد کہا ہے:** پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں خواتین کے الفاظ کو ترک کر کے مردوں کے الفاظ سے خطاب کیا ہے: ﴿**لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ**﴾ 'تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے۔' تا کہ اس میں اَہلِ بیت کی تمام خواتین اور مرد شامل ہو جائیں۔

۱۱۔ **امام ابنِ جریر الطبری** نے اپنی تفسیر میں مختلف اسانید سے پندرہ روایات ذکر کی ہیں کہ آیتِ مبارکہ میں اَہلِ بیت سے مراد حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت علی، سیدہ فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم ہیں۔ پھر ان روایات کے بعد وہ ایک روایت یہ بھی لائے ہیں کہ اس سے مراد آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات ہیں۔

١٢ . وَرَأَيْتُ خَاتِمَةَ الْحُفَّاظِ الإِمَامَ جَـلالَ الدِّيْنِ السُّيُوْطِيَّ فِي تَفْسِيْرِهِ الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ: قَدْ صَدَرَ الْكَلامُ عِنْدَ تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الآيَةِ بِثَلاثِ رِوَايَاتٍ فِي أَنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ فِيْهِمْ هُمْ أَزْوَاجُهُ. وَأَعْقَبَهَا بِعِشْرِيْنَ رِوَايَةً مِنْ طُرُقٍ مُخْتَلِفَةٍ فِي أَنَّ الْمُرَادَ مِنْهُمُ النَّبِيُّ ﷺ وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ.(١)

١٣ . وَذَكَرَ الإِمَامُ الْوَاحِدِيُّ فِي كِتَابِهِ أَسْبَابِ النُّزُوْلِ الْخِلافِ وَذَكَرَ فِي كُلِّ رِوَايَتَيْنِ غَيْرَ أَنَّ صَدْرَ الْكَلامِ بِقَوْلِهِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝﴾ [الأحزاب، ٣٣/٣٣]، قَالَ: نَزَلَتْ فِي خَمْسَةٍ: فِي النَّبِيِّ ﷺ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ﷺ. وَثَنٰى بِقَوْلِهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أُمَّ سَلَمَةَ ﷺ تَذَكَّرَ وَسَرَّدَ الرِّوَايَةَ الَّتِي تَقَدَّمْتُ عَنِ الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ. ثُمَّ ذَكَرَ الرِّوَايَتَيْنِ الآخَرَيْنِ فِي أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي الزَّوْجَاتِ الطَّاهِرَاتِ وَجَعَلَ فِي تَفْسِيْرِهِ، الآيَةُ شَامِلَةٌ لِلْفَرِيْقَيْنِ جَمْعًا بَيْنَ الرِّوَايَاتِ.(٢)

١٤ . وَكَذَا النَّيْسَابُوْرِيُّ ذَكَرَ فِي تَفْسِيْرِهِ شَمُوْلَهَا لِلْفَرِيْقَيْنِ. وَذَكَرَ فِي كُلِّ رِوَايَاتٍ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ﷺ: فَقُلْتُ: وَأَنَا مِنْهُمْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ.

---

(١) السيوطي في الدر المنثور، ٦/٦٠٣-٦٠٦.

(٢) الواحدي في أسباب النزول، سورة الأحزاب/١٨٤-١٨٥.

۱۲۔ میں نے خاتمة الحفاظ امام جلال الدین سیوطی کی تفسیر 'الدر المنثور' میں دیکھا ہے کہ اس آیت کی تفسیر کے آغاز میں تین احادیث اس بارے میں مذکور ہیں کہ اَہلِ بیت میں آپ ﷺ کی ازواج شامل ہیں۔ ان کے بعد وہ مختلف طرق سے بیس روایات لائے ہیں کہ اَہلِ بیت سے مراد حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت علی، سیدہ فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام ہیں۔

۱۳۔ امام واحدی نے اپنی کتاب 'أَسْبَابُ النُّزُوْلِ الْخِلَافِ' میں درج کیا ہے اور انہوں نے دونوں روایتوں میں سے ہر ایک کے متعلق گفتگو کی ہے۔ البتہ انہوں نے کلام کا آغاز عطیہ کے طریق سے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی روایت سے کیا ہے کہ انہوں نے آیتِ مبارکہ - ﴿بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اَہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے﴾ - کے متعلق فرمایا: یہ آیت پانچ ہستیوں کے متعلق نازل ہوئی ہے: حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام۔ انہوں نے اس قول کو حضرت عطاء بن ابی رباح سے بھی بیان کیا ہے، انہوں نے کہا: مجھ سے اس شخص نے حدیث بیان کی جس نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنی۔ پھر انہوں نے اسی روایت کو ذکر کیا اور پوری روایت بیان کی جسے میں الدر المنثور کے حوالے سے پہلے بیان کر چکا ہوں۔ پھر انہوں نے دو اور روایتیں اس موقف میں درج کیں کہ یہ آیت ازواجِ مطہرات کے متعلق نازل ہوئی ہے اور انہوں نے روایات کو جمع کرتے ہوئے اپنی تفسیر میں یہ موقف اختیار کیا ہے کہ یہ آیت دونوں فریقوں کو شامل ہے۔

۱۴۔ اسی طرح امام نیشاپوری نے اپنی تفسیر میں دونوں فریقوں کے اس آیت میں شامل ہونے کا ذکر کیا ہے۔ اور انہوں نے تمام روایات کا ذکر کیا ہے سوائے اس روایت کے، جو انہوں نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ (وہ فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

ثُمَّ قَالَ: قَالَ مُقَاتِلٌ: أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ دَاخِلَاتٌ فِي حُكْمِ هٰذِهِ الآيَةِ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْمُذَكَّرُ وَالْمُؤَنَّثُ فِي مَوْضِعٍ غَلَبَ الْمُذَكَّرُ عَلَى الْمُؤَنَّثِ وَلِهٰذَا قَالَ: ﴿عَنكُمُ، وَيُطَهِّرَكُمْ﴾.(١)

١٥. وَقَالَ الْمُحَقِّقُ ابْنُ حَجَرٍ فِي الصَّوَاعِقِ: أَنَّ الْمُرَادَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ هُنَا مَا يَعُمُّ أَهْلَ بَيْتٍ سُكْنَاهُ كَأَزْوَاجِهِ وَأَهْلَ بَيْتٍ نَسَبَهُ.(٢)

☆ **إِذَا عَلِمْتَ هٰذَا تَعْلَمُ أَنَّ مَذْهَبَ جَمْهُوْرِ الْمُفَسِّرِيْنَ شَمُوْلُ الآيَةِ لِلْفَرِيْقَيْنِ: أَهْلُ الْعَبَاءِ وَأُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ.**

اَلنُّكْتَةُ الْمُهِمَّةُ

فَوَجَدْتُ ضَمِيْرَ جَمِيْعِ النِّسْوَةِ مَذْكُوْرًا فِي اثْنَيْنِ وَعِشْرِيْنَ مَوْضِعًا: عِشْرِيْنَ قَبْلَهَا وَاثْنَيْنِ بَعْدَهَا، وَلَمْ يَأْتِ ضَمِيْرُ جَمْعِ الذُّكُوْرِ إِلَّا فِي ﴿عَنكُمُ﴾ وَ ﴿يُطَهِّرَكُمْ﴾. فَلَوْ كَانَ الْمُرَادُ أَزْوَاجَهُ ﷺ خَاصَّةً، لَكَانَ اتِّبَاعُ هٰذَيْنِ الضَّمِيْرَيْنِ، اثْنَيْنِ وَعِشْرِيْنَ ضَمِيْرًا أُوْلٰى وَأُخْرٰى، لِيَكُوْنَ الْكَلَامُ عَلٰى نَسْقٍ وَاحِدٍ. فَلَمْ تَحْصُلِ الْمُخَالَفَةُ فِيْهِمَا إِلَّا لِمُخَالَفَةِ الْمُرَادِ مِنْهُمَا لِلْمُرَادِ مِمَّا قَبْلَهُمَا وَبَعْدَهُمَا وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ بِشُمُوْلِهِمَا مَعَ الزَّوْجَاتِ الطَّاهِرَاتِ.

(١) النيسابوري في تفسيره، ٦/٢٥٤ـ

(٢) ابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٤٢٥ـ

جی ہاں۔ امام نیشاپوری کہتے ہیں کہ مقاتل نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات اس آیت کے حکم میں داخل ہیں اور جب کسی جگہ مذکر ومونث اکٹھے بیان ہوں تو مذکر کو مونث پر غلبہ ہوتا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے (مذکر کے صیغوں میں) فرمایا: ﴿عَنْكُمُ، وَيُطَهِّرَكُمْ﴾۔

۱۵۔ **محقق ابنِ حجر ہیتمی المکی نے 'الصَّوَاعِقُ الْمُحْرِقَة' میں کہا ہے:** یہاں اَہلِ بیت کا لفظ عام ہے جو آپ ﷺ کے ساتھ سکونت اختیار کرنے والے اَہلِ بیت یعنی ازواجِ مطہرات اور نسبی اَہلِ بیت (دونوں) کو شامل ہے۔

☆ **جب آپ یہ سب جان گئے ہیں تو آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ جمہور مفسرین کا مذہب یہی ہے کہ یہ آیت فریقین کو شامل ہے: چادر مبارک والے بھی اور اُمہات المومنین بھی ﷺ۔**

﴿ اَہم نکتہ ﴾

میں نے بائیس جگہوں پر جمع مؤنث کی ضمیروں کا ذکر پایا ہے: بیس اس آیتِ اَہلِ بیت سے پہلے اور دو اس کے بعد، اور جمع مذکر کی ضمیریں صرف ان دو مقامات یعنی ﴿عَنْكُمُ﴾ اور ﴿يُطَهِّرَكُمْ﴾ میں بیان ہوئی ہیں۔ اگر اَہلِ بیت سے مراد خصوصی طور پر آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات ہی ہوتیں تو یہ دو ضمیریں بھی بائیس (بیس پہلی اور دو بعد والی ضمیروں کی پیروی میں (جمع مؤنث) ہوتیں تاکہ کلام ایک ہی نظم ونسق پر ہو۔ ان دونوں ضمیروں کی مخالفت اس وقت تک حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ ان دونوں کی مراد ان سے ماقبل اور مابعد مراد سے مختلف نہ ہو (اور ایسا ہو نہیں سکتا)۔ چنانچہ ان دونوں ضمیروں کی بھی ازواجِ مطہرات کے ساتھ شمولیت ہو جاتی ہے۔

وَأَمَّا تَذْكِيرُ لَفْظِ الأَهْلِ فَغَايَةُ مَا يَقْتَضِيهِ جَوَازَ تَذْكِيرِ الضَّمِيرِ بِاعْتِبَارِهِ كَمَا يَجُوزُ تَأْنِيثُهُ أَيْضًا بِاعْتِبَارِ الْمَعْنٰى. وَيَرْجِحُ جَانِبُ الْمَعْنٰى هُنَا إِحَاطَةَ ضَمَائِرِ النِّسْوَةِ بِهٰذَيْنِ الضَّمِيْرَيْنِ مِنْ كِلْتَا جِهَتَيْهِمَا. فَإِذَنْ لَمْ يَعْدِلْ عَنِ التَّأْنِيْثِ لِلتَّذْكِيْرِ فِيْهِمَا إِلاَّ لِأَمْرٍ آخَرَ وَهُوَ دُخُوْلُ أَهْلِ الْعَبَاءِ فِي الْخِطَابِ وَفِي الأَهْلِ بِالْمَعْنَى الَّذِي نَصَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نَصًّا لَا يُقْبَلُ التَّأْوِيْلُ فِي قَوْلِهِ: اَللّٰهُمَّ، هٰـؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا.

وَكَيْفَ يُحِبُّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ دُخُوْلَ قَوْمٍ فِي آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ لَمْ يَدْخُلْهُمُ اللهُ فِيْهَا؟ وَالَّذِي يَدُلُّ دَلَالَةً وَاضِحَةً عَلٰى أَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الآيَةِ أَهْلُ الْعَبَاءِ مَعَ الزَّوْجَاتِ.

كَمَا رُوِيَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ﵂: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي بَيْتِهَا، فَأَتَتْهُ فَاطِمَةُ بِبُرْمَةٍ فِيْهَا خَزِيْرَةٌ، فَدَخَلَتْ بِهَا عَلَيْهِ. فَقَالَ لَهَا: ادْعِي زَوْجَكِ وَابْنَيْكِ، قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيٌّ وَالْحُسَيْنُ وَالْحَسَنُ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَجَلَسُوْا يَأْكُلُوْنَ مِنْ تِلْكَ الْخَزِيْرَةِ، وَهُوَ عَلٰى مَنَامَةٍ لَهُ عَلٰى دُكَّانٍ تَحْتَهُ كِسَاءٌ لَهُ خَيْبَرِيٌّ. قَالَتْ: وَأَنَا أُصَلِّي فِي الْحُجْرَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ ﷿ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝﴾ [الأحزاب، ٣٣/٣٣]. قَالَتْ: فَأَخَذَ فَضْلَ الْكِسَاءِ فَغَشَّاهُمْ بِهِ، ثُمَّ أَخْرَجَ يَدَهُ فَأَلْوَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ. ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا، اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ

باقی رہا لفظِ 'اَہل' کا مذکر ہونا تو اپنے لحاظ سے یہ غایت درجہ مذکر کی ضمیر کے جواز کا تقاضا کرتا ہے جیسے کہ معنی کے اعتبار سے اس کا مونث ہونا بھی جائز ہے۔ یہاں معنی کی جہت دونوں ضمیروں کے سبب سے اپنی دونوں جہتوں سے تمام نسوۃ کی ضمیروں پر راجح قرار پاتا ہے۔ یہ دونوں ضمیروں میں تانیث سے تذکیر کی طرف تبدیلی صرف ایک خاص وجہ سے ہے اور وہ چادر والوں کو خطاب میں اور انہیں اَہل میں شامل کرنا ہے۔ اس معنی کے لحاظ سے جس پر رسول اللہ ﷺ نے ایسی نص فرمائی ہے کہ اس میں کوئی تاویل قبول نہیں کی جا سکتی: اے اللہ! یہ میرے اَہلِ بیت ہیں، ان سے ہر قسم کے گناہ کا میل دور کر دے اور انہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔

رسول اللہ ﷺ یہ کیسے پسند کر سکتے ہیں کہ کتابِ الٰہی کی کسی آیت میں ایسے لوگوں کو داخل فرما دیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں داخل نہیں فرمایا؟ یہ اس پر صریح دلالت کرتا ہے کہ آیت میں ازواجِ مطہرات کے ساتھ چادر والے (نفوس قدسیہ) بھی شامل ہیں۔

جیسا کہ حضرت اُمّ سلمہ ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے گھر میں تشریف فرما تھے۔ اس موقع پر حضرت فاطمہ ﷺ آپ ﷺ کی خدمت میں ہانڈی میں (روٹی اور گوشت سے بنا ہوا سالن) خزیرہ لے کر حاضر ہوئیں اور اسے آپ ﷺ کو پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اپنے شوہر اور بیٹوں کو بھی بلا لاؤ۔ سو حضرت علی اور حسن و حسین ﷺ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیٹھ کر اس سالن سے کھانے لگے۔ آپ ﷺ بالا خانہ پر اپنی خواب گاہ میں تھے اور آپ کے نیچے خیبر کی بنی ہوئی چادر بچھی ہوئی تھی۔ حضرت ام سلمہ ﷺ کہتی ہیں: میں حجرہ میں نماز پڑھ رہی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی: ﴿بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اَہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دےo﴾۔ آپ ﷺ نے چادر کا بچا ہوا حصہ پکڑ کر اس سے انہیں ڈھانپ دیا،

الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا، قَالَتْ: فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي الْبَيْتَ، فَقُلْتُ: وَأَنَا مَعَكُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: إِنَّكِ إِلٰى خَيْرٍ، إِنَّكِ إِلٰى خَيْرٍ.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالثَّعْلَبِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

هٰذِهِ الرِّوَايَةُ صَرِيْحَةٌ فِي تَخْصِيْصِ الآيَةِ فِي أَهْلِ الْعَبَاءِ، وَلٰكِنْ ذَكَرَ الإِمَامُ الْبَغْوِيُّ فِي مَعَالِمِ التَّنْزِيْلِ فِي الرِّوَايَةِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ﷺ: فَقُلْتُ: أَلَسْتُ مِنْهُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: بَلٰى.(٢)

وَذَكَرَ الْقُرْطُبِيُّ رِوَايَةً عَنْهَا: فَقُلْتُ: وَأَنَا مِنْهُمْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ.(٣)

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٩٢، الرقم/٢٦٥٥١، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٥٨٧، الرقم/٩٩٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٥٣، الرقم/٢٦٦٦، وأيضًا في، ٢٣/٣٣٤، الرقم/٧٧٣، والثعلبي في الكشف والبيان، ٨/٤٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٣/٢٠٥، وابن تيمية في منهاج السنة النبوية، ٧/٦٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٤٨٥.

(٢) البغوي في معالم التنزيل، ٣/٥٢٩.

(٣) القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٤/١٨٣.

پھر آپ نے اپنا دستِ اقدس چادر سے باہر نکالا اور اسے آسمان کی طرف بلند کر کے عرض کیا: اے اللہ! یہ میرے اَہلِ بیت اور میرے خاص افراد ہیں، سو تُو ان سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل دُور کر دے اور اِنہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔ اے اللہ! یہ میرے اَہلِ بیت اور منتخب کردہ ہیں سو تُو ان سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل دُور کر دے اور اِنہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کمرے میں جھانک کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں بھی آپ سب کے ساتھ ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً تم خیر کی طرف ہو، بے شک تم خیر پر ہو۔

اسے امام احمد، طبرانی، ثعلبی اور ابنِ عساکر نے روایت کیا ہے۔

یہ روایت آیت کو چادر والوں کے متعلق خاص کرنے میں واضح ہے۔ لیکن امام بغوی نے 'مَعَالِمُ التَّنْزِيْلِ' میں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں ان میں شامل نہیں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! (تم بھی شامل ہو۔)

امام قرطبی نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ میں نے پوچھا: کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔

فَهَاتَانِ الرِّوَايَتَانِ مَعَ سَابِقِ الآيَةِ وَلَاحِقِهَا تَدُلَّانِ عَلٰى دُخُوْلِ الزَّوْجَاتِ الطَّاهِرَاتِ وَالذُّرِّيَّةِ الطَّاهِرَةِ فِي الْمُرَادِ مِنْهَا. وَحِيْنَئِذٍ تَكُوْنُ الآيَةُ شَامِلَةً لِلْفَرِيْقَيْنِ كَمَا هُوَ مَذْهَبُ جُمْهُوْرِ الْمُفَسِّرِيْنَ وَلَمْ يُدْخِلِ النَّبِيُّ ﷺ أَهْلَ الْكِسَاءِ فِي أَهْلِ بَيْتِهٖ ﷺ بِدَعْوَتِهٖ ﷺ بَعْدَ نُزُوْلِ الآيَةِ، بَلْ أَنَّ خِطَابَ الآيَةِ كَانَ أَصْلًا لِأَهْلِ الْكِسَاءِ وَالزَّوْجَاتِ الطَّاهِرَاتِ جَمْعًا. وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنَ الْفَرِيْقَيْنِ خَارِجًا مِنَ الْخِطَابِ فَلِأَجْلِ أَهْلِ الْكِسَاءِ عُدِلَ الضَّمِيْرُ عَنِ التَّأْنِيْثِ لِلتَّذْكِيْرِ.

وَاللهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ.

سو یہ دونوں روایتیں آیت کے سیاق و سباق کے پیشِ نظر ازواجِ مطہرات اور اولادِ اَطہار کے اس میں مراد ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ جب یہ آیت دونوں فریقوں کو شامل ہے جیسا کہ جمہور مفسرین کا مذہب ہے تو آیت کے نزول کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی دعا سے اپنے اَہلِ بیت میں اَہلِ کساء کو شامل نہیں کیا بلکہ آیت کا خطاب ہی اصلاً اَہلِ کساء اور ازواجِ مطہرات سب کو ہے۔ دونوں فریقوں میں سے کوئی بھی اس خطاب سے خارج نہیں ہے، چادر والوں کی وجہ سے ہی تو تانیث کی ضمیر کو تذکیر سے بدلا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

اَلْقَوْلُ فِي آيَةِ الْمَوَدَّةِ فِي الْقُرْبىٰ

وَقَالَ اللهُ تَعَالىٰ:﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبىٰ﴾. (الشورىٰ، ٢٣/٤٢)

هٰذِهِ السُّوْرَةُ مَكِّيَّةٌ وَلٰـكِنْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﵄ وَقَتَادَةُ: أَرْبَعَ آيَاتٍ مِنْهَا أُنْزِلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ: ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبىٰ﴾ [الشورىٰ، ٢٣/٤٢] إِلىٰ آخِرِهَا.

وَرَدَ ذٰلِکَ فِي 'النُّکَتِ وَالْعُيُوْنِ' لِلْمَاوَرْدِيِّ، وَ'الْجَامِعِ لِأَحْكَامِ الْقُرْآنِ' لِلْقُرْطُبِيِّ.[١]

أَقْوَالُ أَئِمَّةِ التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ فِي مَعْنَى الْقُرْبىٰ

اِخْتَلَفَ أَهْلُ التَّأْوِيْلِ فِي مَعْنٰى قَوْلِهِ ﷻ: ﴿اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبىٰ﴾ [الشورىٰ، ٢٣/٤٢].

وَفِي الْمُرَادِ بِالْقُرْبىٰ أَرْبَعَةَ أَقْوَالٍ:

اَلْقَوْلُ الْأَوَّلُ

فَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعْنَاهُ: إِلَّا أَنْ تَوَدُّوْنِي فِي قَرَابَتِي مِنْكُمْ، وَتَصِلُوْا

(١) الماوردى فى النكت والعيون، ١٩١/٥، والقرطبى في الجامع الأحكام القرآن، ١/١٦ـ

﴿اَہلِ بیتِ اَطہار سے متعلق آیتِ مودّت کا بیان﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ’فرما دیجیے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر (میری) قرابت (اور اللہ کی قربت) سے محبت (چاہتا ہوں)۔‘

سورۃ الشوریٰ مکی سورت ہے لیکن حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما اور قتادہ نے کہا ہے کہ اس میں سے چار آیات مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں: ﴿فرما دیجیے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر (میری) قرابت (اور اللہ کی قربت) سے محبت (چاہتا ہوں)﴾ کے آخر تک۔

یہ ماوردی کی ’اَلنُّکَتُ وَالْعُیُوْن‘ اور قرطبی کی ’اَلْجَامِعُ لِأَحْکَامِ الْقُرْآنِ‘ میں بیان ہوا ہے۔

﴿لفظ اَلْقُرْبٰی کی تفسیر میں ائمہِ تفسیر و حدیث کے اَقوال﴾

اَہلِ تاویل نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی﴾ کے مفہوم میں اختلاف کیا ہے۔

اَلْقُرْبٰی کی مراد کے تعین میں چار اقوال ہیں۔

﴿پہلا قول﴾

ان میں سے بعض علماء نے کہا ہے: اس کا معنی یہ ہے: مگر یہ کہ تم اپنے ساتھ میری قرابت کی بنا پر مجھ سے محبت کرو اور میرے اور تمہارے درمیان موجود خونی رشتہ کو

رَحِمِي بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ. وَرُوِيَ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهِ: ﴿لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى﴾ [الشورى، ٤٢/٢٣]، قَالَ: لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ بُطُوْنِ قُرَيْشٍ إِلَّا وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَهُمْ قَرَابَةٌ. فَقَالَ: قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا، أَنْ تَوَدُّوْنِي فِي الْقَرَابَةِ الَّتِي بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ.(١)

قَالَ ابْنُ زَيْدٍ، فِي قَوْلِهِ: ﴿قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى﴾ [الشورى، ٤٢/٢٣]، قَالَ: يَقُوْلُ: إِلَّا أَنْ تَوَدُّوْنِي لِقَرَابَتِي كَمَا تَوَادُّوْنَ فِي قَرَابَتِكُمْ وَتَوَاصَلُوْنَ بِهَا.

أَخْرَجَهُ ابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ فِي تَفَاسِيْرِهِمْ، وَأَصْلُ هٰذَا عِنْدَ الْبُخَارِيِّ فِي الصَّحِيْحِ وَالتِّرْمِذِيِّ فِي السُّنَنِ، وَابْنِ حِبَّانَ فِي الصَّحِيْحِ، وَرُوِيَ مَرْفُوْعًا مِنْ طَرِيْقِ ابْنِ عَبَّاسٍ: لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا أَنْ تَوَدُّوْنِي فِي نَفْسِي لِقَرَابَتِي مِنْكُمْ، وَتَحْفَظُوا الْقَرَابَةَ الَّتِي بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ. وَفِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرٰى لِابْنِ سَعْدٍ مَرْفُوْعًا: إِنْ لَمْ تَحْفَظُوْنِي فِيْمَا جِئْتُ بِهِ، فَاحْفَظُوْنِي لِقَرَابَتِي. وَرُوِيَ هٰذَا التَّفْسِيْرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: الضَّحَّاكُ وَعَلِيٌّ ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ، وَالْعَوْفِيُّ، وَيُوْسُفُ بْنِ مِهْرَانَ، وَغَيْرُهُمْ كَمَا فِي تَفْسِيْرِ الطَّبَرِيِّ، وَالدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ لِلسُّيُوْطِيِّ، وَبِمِثْلِ هٰذَا التَّفْسِيْرِ قَالَ قَتَادَةُ وَالسُّدِّيُّ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، وَمُجَاهِدٌ، وَسَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَعِكْرِمَةُ رضي الله عنهم.

---

(١) الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٢٥/٢٤.

جوڑو (صلہ رحمی کرو)۔ امام شعبی سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿لَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی﴾ کی تفسیر میں کہا ہے: قریش کی شاخوں میں سے کوئی ایسی شاخ نہیں ہے مگر رسول اللہ ﷺ اور ان کے درمیان رشتہ داری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ 'فرما دیجیے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا' سے مراد یہ ہے کہ تم اس قرابت کے حق میں مجھ سے محبت کرو جو میرے اور تمہارے درمیان ہے۔

ابنِ زید نے اس فرمانِ الٰہی - ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی﴾ - کے متعلق کہا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں: مگر یہ کہ تم میری قرابت کی خاطر مجھ سے محبت کرو جیسے تم باہم اپنے قرابت داروں کے متعلق محبت کرتے اور ان کے ذریعے باہم ملے رہتے ہو۔

اسے امام ابن المنذر، ابنِ ابی حاتم اور ابنِ مردویہ نے اپنی تفاسیر میں روایت کیا ہے۔ اس کی اصل امام بخاری کی الصحیح، ترمذی کی السنن اور ابنِ حبان کی الصحیح میں ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے طریق سے مرفوعاً روایت ہے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا سوائے یہ کہ تم اپنے ساتھ میری قرابت کی وجہ سے محبت کرو اور میرے اور اپنے درمیان حق قرابت کی حفاظت کرو۔ ابن سعد کی الطبقات الکبریٰ میں حضور نبی اکرم ﷺ سے مرفوعاً روایت ہے: جو کچھ میں لایا ہوں اگر تم اس باب میں میرے حق کی نگہداشت کر سکو تو میری قرابت کی خاطر میری حفاظت کرو۔ یہ تفسیر حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے الضحاک، علی ابنِ ابی طلحہ، عوفی، یوسف بن مہران اور دیگر نے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ تفسیر الطبری اور امام سیوطی کی الدر المنثور میں ہے۔ اسی تفسیر کی مثل قتادہ، السدی، عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم، مجاہد، سعید بن جبیر اور عکرمہ نے کہا ہے۔

اَلْقَوْلُ الثَّانِي

إِلَّا أَنْ تَوَدُّوْا قَرَابَتِي.

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَسَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، وَالسُّدِّيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، وَأَبُو الدَّيْلَمِ، وَأَبُو الْعَالِيَةَ، وَعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، وَالْكَلْبِيُّ وَغَيْرُهُمْ. كَمَا فِي تَفَاسِيْرِ الطَّبَرِيِّ، وَابْنِ الْمُنْذِرِ، وَابْنِ أَبِي حَاتِمٍ، وَالطَّبَرَانِيِّ، وَالثَّعْلَبِيِّ، وَالْبَغْوِيِّ، وَالنَّسَفِيِّ، وَابْنِ كَثِيْرٍ، وَابْنِ الْجَوْزِيِّ، وَالْقُرْطُبِيِّ وَالسُّيُوْطِيِّ وَالشَّوْكَانِيِّ وَغَيْرِهِمْ.(١)

اَلْقَوْلُ الثَّالِثُ

أَنَّ الْمَعْنٰى: إِلَّا أَنْ تَوَدَّدُوْا إِلَى اللهِ تَعَالٰى فِيْمَا يُقَرِّبُكُمْ إِلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ.

قَالَهُ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ.(٢)

اَلْقَوْلُ الرَّابِعُ

إِلَّا أَنْ تَوَدُّوْنِي كَمَا تَوَدُّوْنَ قَرَابَتَكُمْ.

قَالَهُ أَبُوْ زَيْدٍ.(٣)

---

(١) ابن الجوزي في زاد المسير، ٧/٢٨٤، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٦/٢١۔

(٢) عبد الرحمن بن على بن محمد الجوزى، زاد المسير، ٧/٢٨٥۔

(٣) عبد الرحمن بن على بن محمد الجوزي، زاد المسير ٧/٢٨٥۔

﴿دوسرا قول﴾

مگر یہ کہ تم میری قرابت سے محبت کرو۔

یہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما، سعید بن جبیر، علی بن الحسین، السدی، حسن بن محمد بن عبد اللہ، ابو الدیلم، ابو العالیہ، عمرو بن شعیب، الکلبی اور دیگر کا قول ہے۔ جیسا کہ امام طبری، ابن المنذر، ابنِ ابی حاتم، طبرانی، ثعلبی، بغوی، نسفی، ابنِ کثیر، ابن الجوزی، قرطبی، شوکانی اور دیگر کی تفاسیر میں ہے۔

﴿تیسرا قول﴾

اس کا معنی یہ ہے: مگر یہ کہ تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرو ان اعمالِ صالحہ کی انجام دہی کرتے ہوئے جو تمہیں اس کا قرب دلا دیں۔

یہ حضرت حسن بصری اور حضرت قتادہ کا قول ہے۔

﴿چوتھا قول﴾

مگر یہ کہ تم مجھ سے ایسے ہی محبت کرو جیسے تم اپنے قرابت داروں سے محبت کرتے ہو۔

یہ ابو زید کا قول ہے۔

وَالْقَوْلُ الْأَرْجَحُ هُوَ الْقَوْلُ الثَّانِي:

وَهُوَ مَا رَوٰى أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿قُلْ لَّا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ [الشورىٰ، ٤٢/٢٣]، **قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ قَرَابَتُكَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا.**(١)

١. **وَأَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلْزَمُوْا مَوَدَّتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ يَوَدُّنَا دَخَلَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِنَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَا يَنْفَعُ عَبْدًا عَمَلُهٗ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّنَا.**(٢)

٢. **وَأَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُو الشَّيْخِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه، قَالَ: فِيْنَا فِي آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي حٰمٓ آيَةٌ لَا يَحْفَظُ مَوَدَّتَنَا إِلَّا كُلُّ مُؤْمِنٍ. ثُمَّ قَرَأَ ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى﴾** [الشورىٰ، ٤٢/٢٣].

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٦٩، الرقم/١١٤١، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٤٧، الرقم/٢٦٤١، وأيضًا في ١١/٤٤٤، الرقم/١٢٢٥٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٨۔

(٢) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٣٦٠، الرقم: ٢٢٣٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٢۔

ان میں سے راجح ترین قول دوسرا قول ہے۔

اسے امام احمد نے ’فضائل الصحابۃ‘ میں اور طبرانی نے ’**المعجم الکبیر**‘ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ - ﴿اے محبوب! فرما دیجیے کہ میں تم سے صرف قرابت کے ساتھ محبت کا سوال کرتا ہوں﴾ - نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی قرابت والے یہ کون لوگ ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ، اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین)۔

۱۔ **امام طبرانی نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم اَہلِ بیت کی محبت کو لازم پکڑو۔ بے شک وہ شخص جو اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملا کہ وہ ہم سے محبت کرتا تھا تو وہ ہماری شفاعت کے صدقے جنت میں داخل ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! کسی شخص کو ہمارے حق کی معرفت کے بغیر اس کا عمل فائدہ نہیں دے گا۔

۲۔ **امام طبرانی، ابو الشیخ اور ابو نعیم الاصبہانی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ** انہوں نے فرمایا: ہم آلِ محمد ﷺ کے بارے میں سورۃ حٰم میں ایک آیت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف مومن ہی ہماری محبت کی حفاظت کرتے ہیں۔ پھر انہوں نے آیت مبارکہ پڑھی: ﴿فرما دیجیے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر (میری) قرابت سے محبت (چاہتا ہوں)﴾۔

وَقَالَ الْكَلْبِيُّ: مَعْنَاهُ: لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَى الْإِيْمَانِ جُعْلاً إِلَّا أَنْ تَوَادُّوْا أَقَارِبِي، حَثَّ اللهُ النَّاسَ عَلٰى مَوَدَّةِ ذَوِي قَرَابَتِهِ.

وَقَالَ الطَّبَرَانِيُّ: وَلَيْسَ الْمَعْنٰى: أَسْأَلُكُمُ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى، لِأَنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَا يَسْأَلُوْنَ أَجْرًا عَلٰى تَبْلِيْغِ الرِّسَالَةِ، وَالْمَعْنٰى وَلٰكِنِّي أُذَكِّرُكُمُ الْمَوَدَّةَ فِي قَرَابَتِي.(١)

وَكَذَا عَزَّاهُ لَهُ الْحَافِظُ السَّخَاوِيُّ فِي الْاِسْتِجْلَابِ.

٣. **وَرَوَى الطَّبَرَانِيُّ عَنِ الْحَسَنِ** ؑ **أَنَّهُ خَطَبَ خُطْبَةً مِنْ جُمْلَتِهَا**: مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ تَلَا: ﴿وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآئِیٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ﴾ [يوسف، ١٢/٣٨]. ثُمَّ قَالَ: أَنَا ابْنُ الْبَشِيْرِ، أَنَا ابْنُ النَّذِيْرِ، ثُمَّ قَالَ: وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِيْنَ افْتَرَضَ اللهُ ﷻ مَوَدَّتَهُمْ وَمَوَالَاتَهُمْ، فَقَالَ فِيْمَا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی﴾ [الشورى، ٤٢/٢٣].(٢)

---

(١) أخرجه الطبراني في التفسير (كما ذكره السمعاني في تفسيره، ٥/٧٤)، وأبو نعيم في تاريخ أصبهان، ٢/١٣٤، وذكره ابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٤٨٧، والهندي في كنز العمال، ٢/١٢٦، الرقم/٤٠٣٠.

(٢) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٣٣٦-٣٣٧، الرقم/٢١٥٥، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٤٦.

الکلبی نے کہا ہے: اس کا معنی یہ ہے کہ میں تم سے تبلیغِ ایمان پر کوئی اجرت طلب نہیں کرتا سوائے یہ کہ تم میرے اقارب سے باہم محبت کرو۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے نبی ﷺ کے قرابت داروں سے محبت کرنے کی خوب ترغیب دی ہے۔

امام طبرانی کہتے ہیں: اس کا معنی یہ نہیں ہے کہ میں تم سے قرابت داروں سے محبت مانگتا ہوں۔ کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام تبلیغِ رسالت پر کسی اجر کے طالب نہیں ہوتے بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ میں تمہیں اپنے قرابت داروں سے محبت کی یاد دہانی کراتا ہوں۔

اسی طرح حافظ سخاوی نے 'الاستجلاب' میں بیان کیا ہے۔

۳۔ **امام طبرانی نے حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے** کہ انہوں نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا، اس کا خلاصہ یہ ہے: جو مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو مجھے نہیں جانتا (وہ جان لے کہ)، میں محمد ﷺ کا نواسہ حسن ہوں۔ پھر انہوں نے آیت مبارکہ تلاوت کی: ﴿اور میں نے تو اپنے باپ دادا، ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) کے دین کی پیروی کر رکھی ہے﴾۔ پھر انہوں نے کہا: میں خوش خبری سنانے والے (نبی) کا بیٹا ہوں، میں ڈر سنانے والے (نبی) کا بیٹا ہوں۔ پھر انہوں نے کہا: میں اُن اَہلِ بیت میں سے ہوں جن سے محبت اور دوستی کرنے کو اللہ تعالیٰ نے واجب قرار دیا ہے، پس اس نے حضرت محمد ﷺ پر نازل کردہ کتاب میں فرمایا ہے: ﴿فرما دیجیے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر (اپنی) قرابت سے محبت (چاہتا ہوں)﴾۔

٤. وَفِي رِوَايَةٍ زَادَ: الَّذِيْنَ افْتَرَضَ اللهُ مَوَدَّتَهُمْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ. فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ: ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا﴾ [الشورىٰ، ٤٢/٢٣]، فَاقْتِرَافُ الْحَسَنَاتِ مَوَدَّتُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.(١)

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالدُّوْلَابِيُّ.

٥. وَرَوَى ابْنُ جَرِيْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ أَبِي الدَّيْلَمِ قَالَ: لَمَّا جِيءَ بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ﵄ أَسِيْرًا، فَأُقِيْمَ عَلٰى دَرَجِ دِمَشْقَ، قَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي قَتَلَكُمْ وَاسْتَأْصَلَكُمْ، وَقَطَعَ قُرْبَى الْفِتْنَةِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ﵁: أَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَقَرَأْتَ آلَ حٰم؟ قَالَ: قَرَأْتُ الْقُرْآنَ، وَلَمْ أَقْرَأْ آلَ حٰم قَالَ: مَا قَرَأْتَ ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى﴾ [الشورىٰ، ٤٢/٢٣]. قَالَ: وَإِنَّكُمْ لَأَنْتُمْ هُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ.(٢)

وَذَكَرَهُ الطَّبَرِيُّ وَالثَّعْلَبِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالسُّيُوْطِيُّ نَحْوَهُ.

---

(١) أخرجه الحاكم في المستدرك، ومن فضائل الحسن بن علي ﵄، ٣/١٨٨، الرقم/٤٨٠٢، والدولابي في الذرية الطاهرة/٧٤، الرقم/١٢١، وذكره محب الدين الطبري في ذخائر العقبى في مناقب ذوي القربى/١٣٨۔

(٢) أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان، ٢٠/٤٩٨، والثعلبي في الكشف والبيان، ٨/٣١١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٦، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/٣٤٨۔

۴۔ **ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے:** ان سے محبت کرنے کو اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر واجب قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی سے فرمایا: ﴿فرما دیجیے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر (میری) قرابت سے محبت (چاہتا ہوں)، اور جو شخص نیکی کمائے گا ہم اس کے لیے اس میں اُخروی ثواب اور بڑھا دیں گے﴾۔ نیکیوں کی کمائی ہم اَہلِ بیت سے محبت کرنا ہے۔

اسے امام حاکم اور دولابی نے روایت کیا ہے۔

۵۔ **امام ابن جریر نے السدی سے روایت کیا ہے،** انہوں نے ابو الدیلم سے، انہوں نے کہا کہ جب (واقعہ کربلا کے بعد) حضرت علی بن الحسین (زین العابدین) ؓ کو قیدی بنا کر لایا گیا اور اُنہیں دمشق کی سیڑھی پر کھڑا کر دیا گیا تو اَہلِ شام میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے تمہیں قتل کیا، تمہارا خاتمہ کر دیا اور فتنہ کی کوکھ کو منقطع کیا۔ امام علی بن الحسین نے اس سے کہا: کیا تو نے قرآن پڑھا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ انہوں نے فرمایا: کیا تو نے آلِ حم (کی تمام سورتیں) پڑھی ہیں؟ کہنے لگا: میں نے قرآن پڑھا ہے، لیکن آلِ حم نہیں پڑھیں۔ انہوں نے فرمایا: کیا تو نے قرآن میں یہ نہیں پڑھا: ﴿فرما دیجیے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر (میری) قرابت سے محبت (چاہتا ہوں)﴾؟ وہ کہنے لگا: کیا اُن سے مراد آپ ہیں؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

اسے امام طبری، ثعلبی، ابنِ کثیر اور اسی طرح سیوطی نے بیان کیا ہے۔

٦. وَرَوَى ابْنُ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فِي قَوْلِهٖ: ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى﴾ [الشورى، ٤٢/٢٣]. قَالَ: هِيَ قُرْبٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.(١)

٧. وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، عَنْ قَوْلِ اللهِ تعالى: ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى﴾ [الشورى، ٤٢/٢٣]. قَالَ: قُرْبَى النَّبِيِّ ﷺ.(٢)

رَوَاهُ الْبَغَوِيُّ وَالْقُرْطُبِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ مِثْلَهُ.

٨. وَرَوَى ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ الرَّازِيُّ فِي تَفْسِيْرِهٖ: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى﴾ [الشورى، ٤٢/٢٣]. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ قَرَابَتُكَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَوَلَدَاهَا.(٣)

رَوَاهُ الثَّعْلَبِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ أَيْضًا بِنَحْوِهٖ.

---

(١) أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٢٥/٢٥، وذكره محب الدين الطبري في ذخائر العقبى/٩۔

(٢) أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان، ٢٥/٢٥، والبغوي في معالم التنزيل، ٤/١٢٥، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٦/٢١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/١١٣۔

(٣) أخرجه ابن أبي حاتم الرازي في تفسيره، ١٠/٣٢٧٦، الرقم/١٨٤٧٣، والثعلبي في الكشف والبيان، ٨/٣١٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/٣٤٨۔

۶۔ **امام ابن جریر الطبری نے ابو العالیہ سے،** انہوں نے حضرت سعید بن جبیر سے روایت کیا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان - ﴿**قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی**﴾ - کے متعلق فرمایا: اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کے قرابت دار مراد ہیں۔

۷۔ **ابو اسحاق سے مروی ہے** کہ میں نے عمرو بن شعیب سے اِس فرمانِ الٰہی - ﴿**قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی**﴾ - کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: ان سے مراد حضور نبی اکرم ﷺ کے قرابت دار ہیں۔

اسے امام بغوی، قرطبی اور ابنِ کثیر نے بھی اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

۸۔ **ابنِ ابی حاتم الرازی نے اپنی تفسیر میں حضرت سعید بن جبیر سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے** کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ﴿فرما دیجیے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر (میری) قرابت سے محبت (چاہتا ہوں)﴾؛ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی قرابت والے وہ کون لوگ ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ، اور اس کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین)۔

اسے امام ثعلبی نے روایت کیا اور سیوطی نے بھی اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

٩. وَرَوَى ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَابْنُ كَثِيْرٍ: عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى﴾ [الشورى، ٤٢/٢٣]. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَأْمُرُنَا اللهُ بِمَوَدَّتِهِمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَوَلَدَاهُمَا.(١)

١٠. وَأَخْرَجَ ابْنُ الْجَعْدِ عَنْ سَعِيْدٍ ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى﴾ [الشورى، ٤٢/٢٣]. قَالَ: لَا تُؤْذُوْنِي فِي قَرَابَتِي.(٢)

تَفْسِيْرُ آيَةِ الْمَوَدَّةِ عِنْدَ أَئِمَّةِ التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ

١. قَالَ الإِمَامُ الْقُرْطُبِيُّ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا﴾ أَي قُلْ يَا مُحَمَّدُ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلٰى تَبْلِيْغِ الرِّسَالَةِ جُعْلًا ﴿اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى﴾، فَذَكَرَ الْقَوْلَ الْأَوَّلَ: الْقُرْبٰى قَرَابَةُ الرَّسُوْلِ ﷺ، أَي لَا أَسْأَلُكُمْ أَجْرًا إِلَّا أَنْ تَوَدُّوْا قَرَابَتِي وَأَهْلَ بَيْتِي، كَمَا أَمَرَ بِإِعْظَامِهِمْ ذَوِى الْقُرْبٰى. وَهٰذَا قَوْلُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَعَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَالسُّدِّيِّ. وَفِي رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: لَمَّا أَنْزَلَ اللهُ عزوجل: ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا

(١) ابن أبي حاتم في تفسير القرآن العظيم، ١٠/٣٢٧٧، الرقم: ١٨٤٧٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/١١٣، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٩/٩١۔

(٢) أخرجه ابن الجعد في المسند، ١/٣٢١، الرقم/٢١٩٢، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٧/٣٥٠۔

۹۔ **ابنِ ابی حاتم الرازی اور ابنِ کثیر نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا** ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ﴿فرما دیجیے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر (میری) قرابت سے محبت (چاہتا ہوں)﴾؛ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض گذار ہوئے: یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جن سے محبت کرنے کا اللہ تعالیٰ ہمیں حکم دے رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ، اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین)۔

۱۰۔ **ابن الجعد نے حضرت سعید** سے اس آیت - ﴿فرما دیجیے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر (میری) قرابت سے محبت (چاہتا ہوں)﴾ - کے متعلق روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: **تم مجھے میرے قرابت داروں کے بارے میں اذیت نہ دو۔**

﴿ائمہِ تفسیر اور حدیث کے نزدیک آیتِ مَوَدَّت کی تفسیر﴾

۱۔ **امام قرطبی** نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان - ﴿**قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا**﴾ - کے متعلق کہا ہے: یعنی اے محمد! آپ فرما دیجیے کہ میں تم سے تبلیغِ رسالت پر کوئی اجرت طلب نہیں کرتا ﴿**اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى**﴾۔ انہوں نے اس پر پہلا قول ذکر کیا ہے: **الْقُرْبٰى** سے مراد رسول اللہ ﷺ کے قرابت دار ہیں، یعنی میں تم سے سوائے اپنے قرابت داروں اور اَہلِ بیت سے محبت کرنے کے اور کسی اجر کا مطالبہ نہیں کرتا جیسا کہ آپ ﷺ نے ان قرابت داروں کی تعظیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ علی بن حسین، عمرو بن شعیب اور السدی کا قول ہے۔ سعید بن جبیر کی روایت میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿فرما دیجیے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر (اپنی) قرابت سے

اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى﴾ [الشورىٰ، ٤٢/٢٣]. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ نَوَدُّهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَأَبْنَاؤُهُمَا.

وَيَدُلُّ عَلَيْهِ أَيْضًا مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: شَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حَسَدَ النَّاسُ لِي. فَقَالَ: أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ رَابِعَ أَرْبَعَةٍ، أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَأَنْتَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَأَزْوَاجُنَا عَنْ أَيْمَانِنَا وَشَمَائِلِنَا وَذُرِّيَّتُنَا خَلْفَ أَزْوَاجِنَا. وَعَنِ النَّبِيِّ ﷺ: حُرِمَتِ الْجَنَّةُ عَلٰى مَنْ ظَلَمَ أَهْلَ بَيْتِي وَآذَانِي فِي عِتْرَتِي وَمَنِ اصْطَنَعَ صَنِيْعَةً إِلٰى أَحَدٍ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَلَمْ يُجَازِهِ عَلَيْهَا فَأَنَا أُجَازِيْهِ عَلَيْهَا غَدًا إِذَا لَقِيَنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(١)

٢. وَقَالَ الإِمَامُ الْبَغَوِيُّ فِي تَفْسِيْرِهِ: وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعْنَاهُ إِلَّا أَنْ تَوَدُّوْا قَرَابَتِي وَعِتْرَتِي وَتَحْفَظُوْنِي فِيْهِمْ، وَهُوَ قَوْلُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ. وَقَالَ قَوْمٌ: هٰذِهِ الآيَةُ مَنْسُوْخَةٌ. هٰذَا قَوْلٌ غَيْرُ مَرْضِيٍّ؛ لِأَنَّ مَوَدَّةَ النَّبِيِّ ﷺ وَكَفَّ الْأَذٰى عَنْهُ وَمَوَدَّةَ أَقَارِبِهِ، وَالتَّقَرُّبَ إِلَى اللهِ بِالطَّاعَةِ، وَالْعَمَلَ الصَّالِحَ مِنْ فَرَائِضِ الدِّيْنِ.(٢)

(١) القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٦/٢١-٢٢۔

(٢) البغوي في معالم التنزيل، ٤/١٢٥، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٤٩١۔

محبت (چاہتا ہوں)﴾۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جن سے ہم محبت کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ، اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین) رضی اللہ عنہم۔

اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے شکایت کی کہ لوگ مجھ سے حسد کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم چار میں سے چوتھے ہو جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے: میں، تم اور حسن و حسین، جبکہ ہماری بیویاں ہمارے دائیں بائیں ہوں گی اور ہماری اولاد ہماری ازواج کے پیچھے ہو گی۔ حضور نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے: وہ شخص جنت سے محروم کر دیا گیا جس نے میرے اَہلِ بیت پر ظلم کیا اور جس نے میرے خاندان سے متعلق مجھے اذیت دی۔ اور جس نے عبد المطلب کی اولاد میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی کوئی احسان کیا اور وہ اسے احسان کا بدلہ نہ دے سکا، تو کل جب قیامت کے دن وہ مجھ سے ملے گا تو میں اسے اس احسان کا بدلہ دوں گا۔

۲۔ **امام بغوی نے اپنی تفسیر میں کہا ہے** کہ بعض ائمہ کا قول ہے: اس کا معنی یہ ہے کہ تم میرے قرابت داروں اور میرے خاندان سے محبت کرو اور ان کے معاملہ میں میرے حق کی نگہداشت رکھو۔ یہ سعید بن جبیر اور عمرو بن شعیب کا قول ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے: یہ آیت منسوخ ہے۔ یہ قول کسی نے پسند نہیں کیا، کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت کرنا، آپ ﷺ سے اذیت دہ چیز کو دور کرنا اور آپ ﷺ کے اقارب سے مودت کرنا، (آپ ﷺ کی) طاعت کے ذریعے اللہ کی قربت چاہنا اور عملِ صالح کرنا فرائضِ دین میں سے ہیں۔

٣. وَقَالَ الإِمَامُ النَّسَفِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ: وَرُوِيَ أَنَّهُ لَمَّا نَزَلَتْ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ قَرَابَتُكَ هؤُلَاءِ الَّذِينَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا.(١)

٤. وَقَالَ الإِمَامُ أَبُو حَيَّانَ الأَنْدَلُسِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ قَرَابَتُكَ الَّذِينَ أُمِرْنَا بِمَوَدَّتِهِمْ؟ فَقَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا.(٢)

٥. وَقَالَ أَبُو حَفْصٍ الْحَنْبَلِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ: اخْتَلَفُوا فِي قَرَابَتِهِ، فَقِيلَ: هُمْ فَاطِمَةُ وَعَلِيٌّ وَابْنَاهُمَا، وَفِيهِمْ نَزَلَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا۝﴾. [الأحزاب، ٣٣/٣٣].(٣)

٦. وَقَالَ الإِمَامُ الْبِقَاعِيُّ: فَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَرَابَةٌ فَهُوَ مَسْؤُوْلٌ أَنْ يُرَاقِبَ اللهَ فِي قَرَابَتِهِ تِلْكَ، فَيَصِلُ صَاحِبُهَا بِكُلِّ مَا تَصِلُ قُدْرَتُهُ إِلَيْهِ مِنْ جَمِيعِ مَا أَمَرَهُ اللهُ بِهِ مِنْ ثَوَابٍ أَوْ عِقَابٍ، فَكَيْفَ بِقَرَابَةِ النَّبِيِّ ﷺ.(٤)

---

(١) النسفي في مدارك التنزيل، ٤/١٠١.

(٢) أبو حيان الأندلسي في البحر المحيط، ٧/٤٩٤.

(٣) ابن عادل في اللباب في علوم الكتاب، ١٧/١٩١.

(٤) البقاعي في نظم الدرر في تناسب الآيات والسور، ١٧/٢٩٨.

۳۔ **امام نسفی نے اپنی تفسیر میں کہا ہے:** مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کے کون سے قرابت دار ہیں جن سے محبت کرنا ہم پر واجب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے۔

۴۔ **امام ابو حیان الاندلسی نے اپنی تفسیر میں کہا ہے** کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کے وہ کون سے قرابت دار ہیں جن سے محبت کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے علیہم السلام۔

۵۔ **ابو حفص الحنبلی نے اپنی تفسیر میں کہا ہے:** ائمہ نے حضور ﷺ کی قرابت میں اختلاف کیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ وہ حضرت فاطمہ، حضرت علی اور ان کے دونوں بیٹے علیہم السلام ہیں۔ ان ہی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نازل ہوا ہے: ﴿بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اَہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے٥﴾۔

٦۔ **امام البِقاعی کہتے ہیں:** جس شخص اور مسلمانوں میں سے کسی ایک کے درمیان قرابت ہو تو وہ جواب دہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اس قرابت کی نگرانی فرمائے گا۔ لٰہذا وہ قرابت دار اپنی قدرت کے مطابق جمیع امور میں اس کے ساتھ متصل رہے جن پر اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں جزا و سزا کا حکم فرمایا ہے۔

٧. وَقَالَ الْحَافِظُ نُوْرُ الدِّيْنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْهَيْثَمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى﴾ [الشورى، ٤٢/٢٣]، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَنْ قَرَابَتُکَ هؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا.(١)

٨. وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي 'الْكَافِي الشَّافِ فِي تَخْرِيْجِ أَحَادِيْثِ الْكَشَّافِ': أَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالْحَاكِمُ فِي مَنَاقِبِ الشَّافِعِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ قَرَابَتُکَ هؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتَهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ.(٢)

٩. وَأَخْرَجَ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى﴾ قَالَ: قُرْبٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.(٣)

ذَكَرَهُ السُّيُوْطِيُّ فِي 'كِتَابِ الإِكْلِيْلِ' وَفِي 'إِحْيَاءِ الْمَيِّتِ فِي فَضَائِلِ أَهْلِ الْبَيْتِ' نَحْوَهُ.

---

(١) الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٨۔

(٢) ذكره الزمخشري في الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل، ٤/٢٢٠-٢٢١، وابن حجر العسقلاني في الكافي الشاف في تخريج أحاديث الكشاف/١٤٥، الرقم/٣٥٠۔

(٣) السيوطي في كتاب الإكليل/١٩٠-١٩١، وأيضًا في إحياء الميت في فضائل أهل البيت، الحديث الثاني/١۔

۷۔ **حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی نے 'مجمع الزوائد' میں کہا ہے** کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی: ﴿فرما دیجیے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر (میں اپنی) قرابت سے محبت (چاہتا ہوں)﴾۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی قرابت والے وہ کون لوگ ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ، اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین) رضی اللہ عنہم۔

۸۔ **حافظ ابنِ حجر العسقلانی نے 'الْكَافِي الشَّافِ فِي تَخْرِيْجِ أَحَادِيْثِ الْكَشَّافِ' میں کہا ہے:** امام طبرانی، ابنِ ابی حاتم، حاکم نے مناقب الشافعی میں سعید بن جبیر اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کی قرابت والے وہ کون لوگ ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ، اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین)۔

۹۔ **امام سعید بن منصور** نے حضرت سعید بن جبیر سے فرمانِ الٰہی - ﴿اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی﴾ - کے متعلق روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کے قرابت دار ہیں۔

اسے امام سیوطی نے 'كِتَابُ الإِكْلِيْلِ' اور 'إِحْيَاءِ الْمَيْتِ فِي فَضَائِلِ أَهْلِ الْبَيْتِ' میں اسی طرح روایت کیا ہے۔

١٠. قَالَ الإِمَامُ السُّيُوْطِيُّ فِي 'الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ': وَأَخْرَجَ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ مِنْ طَرِيْقِ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ﴿لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی﴾ [الشورىٰ، ٤٢/٢٣]. أَنْ تَحْفَظُوْنِي فِي أَهْلِ بَيْتِي وَتَوَدُّوْهُمْ بِي.[١]

١١. وَأَخْرَجَ ابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی﴾ [الشورىٰ، ٤٢/٢٣]. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ قَرَابَتُکَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَوَلَدَاهَا.[٢]

١٢. قَالَ الإِمَامُ ابْنُ حَجَرٍ الْهَيْتَمِيُّ الْمَكِّيُّ فِي 'الصَّوَاعِقِ الْمُحْرِقَةِ':

(١) أَخْرَجَ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالْحَاكِمُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ هٰذِهِ الآيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ قَرَابَتُکَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا.

(٢) وَرَوَى أَبُو الشَّيْخِ وَغَيْرُهُ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه فِيْنَا فِي آلِ حٰم آيَةٌ لَا يَحْفَظُ مَوَدَّتَنَا إِلَّا كُلُّ مُؤْمِنٍ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی﴾ [الشورىٰ، ٤٢/٢٣].

---

(١) السيوطي في الدر المنثور، ٧/٣٤٨۔

(٢) ابن أبی حاتم في تفسيره، ١٠/٣٢٧۔

۱۰۔ امام سیوطی نے 'الدُّرُّ الْمَنْثُوْر' میں کہا ہے: ابونعیم اور دیلمی نے مجاہد کے طریق سے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ﴿لَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی﴾ سے مراد ہے کہ تم میرے اہلِ بیت کے بارے میں میری (نسبت کی) حفاظت کرو اور میری خاطر ان سے محبت کرو۔

۱۱۔ ابن المنذر، ابنِ ابی حاتم، طبرانی اور ابنِ مردویہ نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فرما دیجیے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر (میری) قرابت سے محبت (چاہتا ہوں)﴾؛ تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے وہ کون سے قرابت دار ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ، اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین) رضی اللہ عنہم۔

۱۲۔ امام ابنِ حجر الہیتمی المکی نے 'الصَّوَاعِقُ الْمُحْرِقَة' میں کہا ہے:

(۱) امام احمد بن حنبل، طبرانی، ابنِ ابی حاتم اور حاکم نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے وہ کون سے قرابت دار ہیں جن سے محبت کرنا ہم پر واجب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ، اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین) رضی اللہ عنہم۔

(۲) اور ابو الشیخ و دیگر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ (قرآن میں) آلِ حم میں ہمارے متعلق ایک آیت ہے کہ صرف مومن ہی ہم سے محبت کی حفاظت کرتا ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ﴿فرما دیجیے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر (میری) قرابت سے محبت (چاہتا ہوں)﴾۔

(٣) وَأَخْرَجَ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ عَنِ الْحَسَنِ ﵁ مِنْ طُرُقٍ بَعْضُهَا حِسَانٌ أَنَّهُ خَطَبَ خُطْبَةً مِنْ جُمْلَتِهَا: مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ﷺ ثُمَّ تَلَا: ﴿وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ﴾ [يوسف، ١٢/٣٨]. ثُمَّ قَالَ: أَنَا ابْنُ الْبَشِيْرِ، أَنَا ابْنُ النَّذِيْرِ، ثُمَّ قَالَ: وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِيْنَ افْتَرَضَ اللهُ ﷻ مَوَدَّتَهُمْ وَمَوَالَاتَهُمْ، فَقَالَ: فِيْمَا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی﴾ [الشورىٰ، ٤٢/٢٣].

(٤) وَفِي رِوَايَةٍ زَادَ: الَّذِيْنَ افْتَرَضَ اللهُ مَوَدَّتَهُمْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ: ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی ط وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا﴾ [الشورىٰ، ٤٢/٢٣]، فَاقْتِرَافُ الْحَسَنَاتِ مَوَدَّتُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.(١)

١٣. قَالَ الْقَاضِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّوْكَانِيُّ فِي تَفْسِيْرِهٖ 'فَتْحُ الْقَدِيْرِ':

(١) أَخْرَجَ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ مِنْ طَرِيْقِ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ

(١) ابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٤٨٧-٤٨٨.

(۳) امام بزار اور طبرانی نے حضرت حسن مجتبیٰ ﷺ سے متعدد طرق سے روایت کیا ہے، ان میں بعض حسن ہیں۔ انہوں نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا، اس میں تھا: جو مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو مجھے نہیں جانتا (وہ جان لے کہ)، میں محمد ﷺ کا بیٹا (یعنی نواسہ) حسن ہوں۔ پھر انہوں نے آیت مبارکہ تلاوت کی: ﴿اور میں نے تو اپنے باپ دادا، ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) کے دین کی پیروی کر رکھی ہے﴾۔ پھر انہوں نے کہا: میں خوش خبری سنانے والے (نبی) کا بیٹا ہوں، میں ڈر سنانے والے (نبی) کا بیٹا ہوں۔ پھر انہوں نے کہا: اور میں اُن اَہلِ بیت میں سے ہوں جن سے محبت اور دوستی کرنے کو اللہ تعالیٰ نے واجب قرار دیا ہے۔ اس نے حضرت محمد ﷺ پر نازل کردہ کتاب میں فرمایا ہے: ﴿فرما دیجیے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر (اپنی) قرابت سے محبت (چاہتا ہوں)﴾۔

(۴) ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: ان سے محبت کرنے کو اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر واجب قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی سے فرمایا: ﴿فرما دیجیے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر (میری) قرابت سے محبت (چاہتا ہوں)، اور جو شخص نیکی کمائے گا ہم اس کے لیے اس میں اُخروی ثواب اور بڑھا دیں گے﴾۔ نیکیوں کی کمائی ہم اَہلِ بیت سے محبت کرنا ہے۔

۱۳۔ قاضی محمد بن علی الشوکانی نے اپنی تفسیر 'فَتْحُ الْقَدِيْر' میں کہا ہے:

(۱) ابو نعیم اور دیلمی نے مجاہد کے طریق سے حضرت ابنِ عباس ﷺ سے

عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى﴾ [الشورىٰ، ٤٢/٢٣]. أَي تَحْفَظُوْنِي فِي أَهْلِ بَيْتِي وَتَوَدُّوْنَهُمْ بِي.

(٢) وَأَخْرَجَ ابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ، مِنْ طَرِيْقِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى﴾ [الشورىٰ، ٤٢/٢٣]. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ قَرَابَتُكَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَوَلَدَاهُمَا.(١)

١٤. قَالَ الإِمَامُ مَحْمُوْدٌ الآلُوْسِيُّ فِي تَفْسِيْرِهِ 'رُوْحُ الْمَعَانِيِّ':

أَخْرَجَ ابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ مِنْ طَرِيْقِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ﴾ إلخ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ قَرَابَتُكَ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَوَلَدَاهَا.

ثُمَّ قَالَ: إِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا لَا يُحْصٰى كَثْرَةً مِنَ الأَخْبَارِ إِلٰى أَنْ قَالَ: قَالَ ﷺ: مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي كَسَفِيْنَةِ نُوحٍ

(١) الشوكاني في فتح القدير، ٤/٥٣٦-٥٣٧.

روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿لَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی﴾ سے مراد ہے کہ تم میرے اَہلِ بیت کے بارے میں میری (نسبت کے حق کی) حفاظت کرو اور میری خاطر ان سے محبت کرو۔

(۲) اور ابن المنذر، ابنِ ابی حاتم، طبرانی اور ابنِ مردویہ نے حضرت سعید بن جبیر کے طریق سے حضرت ابنِ عباس ﷺ سے روایت کیا ہے: جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی﴾؛ تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے وہ کون سے قرابت دار ہیں جن سے محبت کرنا ہم پر واجب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ، اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین)۔

۱۴۔ امام محمود آلوسی نے اپنی تفسیر 'رُوْحُ الْمَعَانِي' میں کہا ہے:

ابن المنذر، ابنِ ابی حاتم، طبرانی اور ابنِ مردویہ نے ابنِ جبیر کے طریق سے حضرت ابنِ عباس ﷺ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ﴾ تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے کون سے قرابت دار ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کر دی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ، اور اس کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین) ﷺ۔

پھر انہوں نے کہا: اس کے علاوہ بے شمار احادیث ہیں یہاں تک کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: میرے اَہلِ بیت کی مثال حضرت نوح ﷺ کے

مَنْ رَكِبَ فِيهَا نَجا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ.[١]

(١) الآلوسي في روح المعاني، ٢٥/٣١-٣٢.

سفینہ کی طرح ہے۔ جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو اس سے
پیچھے رہ گیا ہلاک ہو گیا۔

اَلآيَاتُ الْوَارِدَةُ الْأُخْرٰى فِي أَهْلِ الْبَيْتِ عليهم السلام

(١) اَلْقَوْلُ فِي آيَةِ سُوْرَةِ الشُّوْرٰى

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا﴾

(الشورىٰ، ٤٢/٢٣)

١. **رَوَى الْحَاكِمُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ** رضي الله عنهما، **قَالَ: اقْتِرَافُ الْحَسَنَةِ: مَوَدَّتُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.**(١)

وَرَوَاهُ الْإِمَامُ الدُّوْلَابِيُّ(٢) **فِي 'الذُّرِّيَّةِ الطَّاهِرَةِ' عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ**

---

(١) أخرجه الحاكم في المستدرك، ومن فضائل الحسن بن علي عليهما السلام، ٣/١٨٨، الرقم/٤٨٠٢، وذكره محب الدين الطبري في ذخائر العقبى/١٣٨۔

(٢) **وَالإِمَامُ أَبُو الْبَشَرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمَّادٍ الدُّوْلَابِيُّ:**

وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ فِي الْبِدَايَةِ وَالنِّهَايَةِ (١١/١٤٥)، – هُوَ أَحَدُ الْأَئِمَّةِ مِنْ حُفَّاظِ الْحَدِيْثِ –: رَوٰى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْجُوْزَجَانِيِّ، وَالإِمَامِ النَّسَائِيِّ صَاحِبِ السُّنَنِ، وَالإِمَامِ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ الْمُقْرِىءِ، وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْأَعْلَامِ الْكِبَارِ الثِّقَاتِ. وَرَوٰى عَنْهُ خَلْقٌ كَثِيْرٌ، أَشْهَرُهُمْ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ، وَأَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ، وَأَبُو الْقَاسِمِ الطَّبَرَانِيُّ، وَأَبُو الْحَسَنِ بْنُ حَيَّوَيْهِ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْمُقْرِئِ، وَأَبُو حَاتِمِ بْنُ حِبَّانَ، وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْأَئِمَّةِ الثِّقَاتِ. قَالَ الدَّارَ قُطْنِيُّ: يَتَكَلَّمُوْنَ ـــــ

﴿اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کی شان میں وارِد ہونے والی دیگر آیات کا بیان﴾

(۱) ﴿سورۃ الشّوری کی آیت سے متعلق بیان﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿اور جو شخص نیکی کمائے گا ہم اس کے لیے اس میں اُخروی ثواب اور بڑھا دیں گے﴾۔

۱۔ **امام حاکم نے حضرت حسن بن علی علیہما السلام سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:** (مذکورہ آیت میں) نیکی کمانے سے مراد ہم اَہلِ بیت سے محبت کرنا ہے۔

اسے امام دولابی نے 'الذُّرِّيَّةُ الطَّاهِرَة' میں حضرت حسن بن زید بن حسن بن علی،

امام ابو البشر محمد بن احمد بن حماد الدولابی:

ابنِ کثیر نے 'الْبِدَايَة وَالنِّهَايَة' میں کہا ہے: وہ حفاظِ حدیث میں سے ایک امام ہیں۔ انہوں نے ابو اسحاق الجوزجانی، صاحب السنن امام نسائی، امام ابوجعفر الرازی المقرئ اور دیگر کبار ثقہ علماء سے روایت کیا۔ ان سے کثیر مخلوق نے روایت کیا ہے۔ ان میں سے مشہور ترین یہ ہیں: عبد الرحمٰن بن ابی حاتم، ابو احمد بن عدی، ابو القاسم طبرانی، ابو الحسن بن حیویہ، ابوبکر بن المقرئ، ابو حاتم بن حبان اور ان کے علاوہ دیگر ثقہ ائمہ۔ دارقطنی نے کہا ہے: محدثین ان کے متعلق کلام کرتے مگر ان سے سوائے خیر کے کچھ ظاہر نہیں ہوتا جیسا کہ **میزان الاعتدال، سیر أعلام النبلاء** اور **لسان المیزان** میں بیان کیا گیا ہے۔

بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ. وَبِمِثْلِهِ وَرَوَاهُ الإِمَامُ الطَّبَرِيُّ فِي تَفْسِيْرِهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، وَرَوَاهُ أَيْضًا الْقُرْطُبِيُّ فِي الْجَامِعِ لِأَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالسُّيُوْطِيُّ فِي الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ. وَكَذٰلِكَ أَخْرَجَ الشَّعْبِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: الْحَسَنَةُ: الْمَوَدَّةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ. أَوْرَدَ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما الْحَافِظُ السُّيُوْطِيُّ فِي 'إِحْيَاءِ الْمَيْتِ بِفَضَائِلِ آلِ الْبَيْتِ'.(١)

٢. وَرَوَى الإِمَامُ الثَّعْلَبِيُّ فِي الْكَشْفِ وَالْبَيَانِ: عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهِ: ﴿وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا﴾ [الشورىٰ، ٤٢/ ٢٣]. قَالَ: الْمَوَدَّةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ.(٢)

٣. قَالَ الإِمَامُ الْقُرْطُبِيُّ فِي تَفْسِيْرِهِ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: ﴿وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً﴾ [الشورىٰ، ٤٢/ ٢٣]. قَالَ: الْمَوَدَّةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ، ﴿نَزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا﴾ أَي نُضَاعِفُ لَهُ الْحَسَنَةَ بِعَشْرٍ فَصَاعِدًا. ﴿إِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ

.... فِيْهِ، وَمَا يَتَبَيَّنُ مِنْ أَمْرِهِ إِلَّا خَيْرٌ، كَمَا فِي الْمِيْزَانِ وَالسِّيَرِ وَاللِّسَانِ.(١)

(١) أخرجه الدولابي في الذرية الطاهرة/٧٤، الرقم/١٢١، والطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٢٥/ ٢٢، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٦/ ٢٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/ ٣٤٨، وأيضًا في إحياء الميت بفضائل آل البيت، الحديث الثالث/١۔

(٢) الثعلبي في الكشف والبيان، ٨/ ٣١٤۔

(١) العسقلاني في لسان الميزان، ٥/ ٤١، الرقم/١٤٢، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٦/ ٥٩۔

ان کے والد اور ان کے دادا کے طریق سے روایت کیا ہے۔ انہی کی مثل اسے امام طبری نے اپنی تفسیر میں حضرت عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے۔ اور اسے قرطبی نے 'الْجَامِعُ لِأَحْكَامِ الْقُرْآنِ' میں، سیوطی نے 'الدُّرُّ الْمَنْثُوْر' میں اور اسی طرح امام شعبی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: (مذکورہ آیت میں) نیکی سے مراد آلِ محمد ﷺ سے محبت کرنا ہے۔ حافظ سیوطی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی اس روایت کو 'إِحْيَاءُ الْمَيْتِ بِفَضَائِلِ آلِ الْبَيْتِ' میں بھی بیان کیا ہے۔

۲۔ **امام ثعلبی نے 'الْكَشْفُ وَالْبَيَان' میں کہا ہے:** السدی، ابو مالک سے اور وہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں روایت کرتے ہیں: ﴿'اور جو شخص نیکی کمائے گا ہم اس کے لیے اس میں اُخروی ثواب اور بڑھا دیں گے﴾۔ انہوں نے فرمایا ہے: اس سے مراد آلِ محمد ﷺ کی محبت ہے۔

۳۔ **امام قرطبی نے اپنی تفسیر میں کہا ہے:** حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً﴾ کے بارے میں فرمایا ہے: اس سے مراد آلِ محمد ﷺ کی محبت ہے۔ ﴿نَزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا﴾ یعنی ہم اس شخص کو دس گنا بلکہ اس سے زیادہ نیکیاں دیں گے۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

شَكُوْرٌ﴾ قَالَ قَتَادَةُ: غَفُوْرٌ لِلذُّنُوْبِ شَكُوْرٌ لِلْحَسَنَاتِ.(١)

٤. وَقَالَ أَبُوْ حَفْصٍ الْحَنْبَلِيُّ فِي اللُّبَابِ: قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً﴾ أَي مَنْ يَكْتَسِبُ طَاعَةً ﴿نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا﴾ وَالظَّاهِرُ الْعُمُوْمُ فِي أَيِّ حَسَنَةٍ كَانَتْ، إِلَّا أَنَّهَا لَمَّا ذُكِرَتْ عَقِيْبَ الْمَوَدَّةِ فِي الْقُرْبٰى دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْمَقْصُوْدَ التَّأْكِيْدُ فِي تِلْكَ الْمَوَدَّةِ.(٢)

٥. قَالَ الإِمَامُ السُّيُوْطِيُّ فِي تَفْسِيْرِهٖ: وَأَخْرَجَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ﴿وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً﴾ قَالَ: الْمَوَدَّةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ.(٣)

٦. قَالَ الإِمَامُ الْحَسْكَانِيُّ(٤) فِي شَوَاهِدِ التَّنْزِيْلِ: رَوَى الْحَكَمُ بْنُ

(١) القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٦/٢٤۔

(٢) أبو حفص الحنبلي في اللباب في علوم الكتاب، ١٧/١٩٢۔

(٣) السيوطي في الدر المنثور، ٧/٣٤٨۔

(٤) قَالَ الذَّهَبِيُّ فِي سِيَرِ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ: الْحَسكَانِيُّ: الإِمَامُ، الْمُحَدِّثُ، الْبَارِعُ، الْقَاضِي، أَبُو الْقَاسِمِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَسْكَانَ الْقُرَشِيُّ الْعَامِرِيُّ النَّيْسَابُوْرِيُّ الْحَنَفِيُّ الْحَاكِمُ، وَيُعْرَفُ أَيْضًا بِابْنِ الْحَذَّاءِ، مِنْ ذُرِّيَّةِ الأَمِيْرِ الَّذِي افْتَتَحَ خُرَاسَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ كَرِيْزٍ، حَدَّثَ عَنْ جَدِّهٖ وَعَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَلَوِيِّ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ الْحَاكِمِ.(١)

قَالَ السُّيُوْطِيُّ فِي طَبَقَاتِ الْحُفَّاظِ: الْحَسكَانِيُّ الْقَاضِي الْمُحَدِّثُ أَبُو الْقَاسِمِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حسكَانَ الْقُرَشِيُّ الْعَامِرِيُّ ←

(١) الذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٨/٢٦٨-٢٦٩۔

شَكُوْرٌo﴾۔ قتادہ نے کہا ہے: وہ گناہ بخشنے والا اور نیکوں پر مہربانی فرمانے والا ہے۔

۴۔ **ابوحفص الحنبلی اپنی کتاب 'اللُّبَاب' میں** اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً﴾ کی تفسیر میں کہتے ہیں: یعنی جو طاعت وفرمانبرداری کمائے گا ﴿نَزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا﴾ 'ہم اس کے لیے اس میں اُخروی ثواب اور بڑھا دیں گے۔' ظاہری عمومی الفاظ کسی بھی نیکی کی طرف اشارہ کرتے ہیں مگر چونکہ یہ **الْمَوَدَّةِ فِي الْقُرْبٰى** کے معاً بعد ذکر ہو رہی ہے جو اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس سے اس مودّت میں تاکید مقصود ہے۔

۵۔ **امام سیوطی نے اپنی تفسیر میں کہا ہے:** ابنِ ابی حاتم نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ﴿وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً﴾ کے متعلق فرمایا: اس سے مراد آلِ محمد ﷺ کی محبت ہے۔

۶۔ **امام حسکانی 'شَوَاهِدُ التَّنْزِيْلِ' میں کہتے ہیں:** حکم بن ظہیر نے السدی سے روایت کیا

امام ذہبی نے 'سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ' میں لکھا ہے: حسکانی: امام، محدّث، ممتاز عالم، قاضی ابو القاسم عبید اللہ بن عبد اللہ بن احمد بن محمد بن احمد بن حسکان القرشی العامری النیشاپوری حنفی اور حاکم تھے۔ انہیں ابن الحذاء سے بھی پہچانا جاتا ہے۔ وہ خراسان کو فتح کرنے والے امیر عبد اللہ بن عامر بن کریز کی اولاد میں سے تھے۔ انہوں نے اپنے دادا سے اور ابو الحسن العلوی و ابوعبد اللہ الحاکم سے حدیث بیان کی ہے۔

امام سیوطی نے 'طَبَقَاتُ الْحُفَّاظِ' میں لکھا ہے: الحسکانی: قاضی، محدّث ابو القاسم عبید اللہ بن عبد اللہ بن احمد بن محمد بن حسکان القرشی العامری النیشاپوری ابن الحذّاء کے نام سے

ظَهِيرٍ: عَنِ السُّدِّيِّ فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ: ﴿وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً﴾ قَالَ: الْمَوَدَّةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ.(١)

٧. وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهِ: ﴿وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً﴾، قَالَ: الْمَوَدَّةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ.(٢)

٨. وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ: ﴿وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً﴾، قَالَ: الْمَوَدَّةُ لِأَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ.(٣)

٩. وَهٰذَا اللَّفْظُ لِأَبِي ذَرٍّ، وَقَالَ ابْنُ غَالِبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: فِي مَحَبَّتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ نَزَلَتْ: ﴿وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا﴾ [الشورىٰ، ٤٢/٢٣].(٤)

النَّيْسَابُوْرِيُّ – وَيُعْرَفُ بِابْنِ الْحَذَّاءِ – شَيْخٌ مُتْقِنٌ ذُوْ عِنَايَةٍ تَامَّةٍ بِعِلْمِ الْحَدِيْثِ، عُمَرُ وَعَـلَا إِسْنَادُهُ، وَصَنَّفَ فِي الْأَبْوَابِ وَجَمَعَ. حَدَّثَ عَنْ جَدِّهِ وَالْحَاكِمِ وَأَبِي طَاهِرِ بْنِ مَحْمَشٍ، وَتَفَقَّهَ بِالْقَاضِي أَبِي الْعَـلَاءِ صَاعِدٍ، أَمْلَىٰ مَجْلِسًا صَحَّحَ فِيْهِ حَدِيْثَ رَدِّ الشَّمْسِ لِعَلِيٍّ، وَهُوَ يَدُلُّ عَلَىٰ خَبْرَتِهِ بِالْحَدِيْثِ وَتَشَيُّعِهِ. مَاتَ بَعْدَ السَّبْعِيْنَ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ.(١)

(١) الحسكاني في شواهد التنزيل لقواعد التفضيل في الآيات النازلة في أهل البيت، ٢/٢١٢، الرقم/٨٤٥۔

(٢) الحسكاني في شواهد التنزيل، ٢/٢١٣، الرقم/٨٤٦۔

(٣) الحسكاني في شواهد التنزيل، ٢/٢١٥، الرقم/٨٥٥۔

(٤) الحسكاني في شواهد التنزيل، ٢/٢١٥، الرقم/٨٥٥۔

---

(١) السيوطي في طبقات الحفاظ، ١/٤٤٢، الرقم/٩٩٧۔

ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فرمان - ﴿اور جو شخص نیکی کمائے گا﴾ کے متعلق فرمایا ہے: یہ آلِ محمد ﷺ کی محبت ہے۔

۷۔ **ابو مالک، حضرت عبد اللہ بن عباس ﷠ سے روایت کرتے ہیں** کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان - ﴿اور جو شخص نیکی کمائے گا﴾ - کے متعلق فرمایا: اس سے مراد آلِ محمد ﷺ کی محبت ہے۔

۸۔ **ابو صالح نے حضرت ابن عباس ﷠** سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان - ﴿اور جو شخص نیکی کمائے گا﴾ - سے متعلق روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: اس سے مراد حضور نبی اکرم ﷺ کے اَہلِ بیت سے محبت ہے۔

۹۔ **یہ الفاظ حضرت ابو ذر ﷜ کے ہیں۔** ابنِ غالب نے حضرت ابنِ عباس ﷠ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا: ہم اَہلِ بیت سے محبت کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے: ﴿اور جو شخص نیکی کمائے گا ہم اس کے لیے اس میں اُخروی ثواب اور بڑھا دیں گے﴾۔

معروف تھے۔ وہ علم الحدیث میں پختہ کار شیخ اور کامل احتیاط کرنے والے، معمر اور عالی سند کے حامل تھے۔ انہوں نے ابوابِ حدیث میں کتب تصنیف کیں اور انہیں جمع کیا۔ انہوں نے اپنے دادا، امام حاکم اور ابو طاہر بن محمش سے حدیث بیان کی اور قاضی ابو العلاء صاعد سے فقہ کا علم سیکھا۔ انہوں نے ایک مجلس میں املاء کروائی اور حضرت علی ﷜ کی خاطر سورج کو لوٹائے جانے والی حدیث کو صحیح قرار دیا۔ یہ حدیث میں ان کے علم اور ان کی اَہلِ بیت سے محبت کی دلیل ہے۔ انہوں نے ۴۷۰ھ کے بعد وفات پائی ہے۔

(٢) اَلْقَوْلُ فِي الآيَاتِ مِنْ سُوْرَةِ الإِنْسَانِ

اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا۝ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا۝ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا۝ وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا۝ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا۝ فَوَقٰـهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا۝ وَ جَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا۝ (الإنسان/الدهر، ٧٦/٥-١٢)

فِيْمَنْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَاتُ، فَفِيْهَا قَوْلَانِ:

أَحَدُهَا: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ ﷺ وَفَاطِمَةَ ﷺ وَجَارِيَةٍ لَهُمَا، اسْمُهَا فِضَّةٌ.

وَالثَّانِي: أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي جَمِيْعِ الأَبْرَارِ وَمَنْ فَعَلَ فِعْـلًا حَسَنًا؛ فَهِيَ عَامَّةٌ.

(۲) ﴿سورۃ الإنسان کی آیات سے متعلق بیان﴾

(۴) ﴿بے شک مخلص اِطاعت گزار (شرابِ طہور کے) ایسے جام پئیں گے جس میں (خوشبو، رنگت اور لذت بڑھانے کے لیے) کافور کی آمیزش ہوگیo (کافور جنت کا) ایک چشمہ ہے جس سے (خاص) بندگانِ خدا (یعنی اَولیاء اللہ) پیا کریں گے (اور) جہاں چاہیں گے (دوسروں کو پلانے کے لیے) اسے چھوٹی چھوٹی نہروں کی شکل میں بہا کر (بھی) لے جائیں گےo (یہ بندگانِ خاص وہ ہیں) جو (اپنی) نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی خوب پھیل جانے والی ہےo اور (اپنا) کھانا اللہ کی محبت میں (خود اس کی طلب و حاجت ہونے کے باوُجود اِیثاراً) محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیںo (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو محض اللہ کی رضا کے لیے تمہیں کھلا رہے ہیں، نہ تم سے کسی بدلہ کے خواستگار ہیں اور نہ شکرگزاری کے (خواہشمند) ہیںo ہمیں تو اپنے ربّ سے اُس دن کا خوف رہتا ہے جو (چہروں کو) نہایت سیاہ (اور) بدنما کر دینے والا ہےo پس اللہ انہیں (خوفِ اِلٰہی کے سبب سے) اس دن کی سختی سے بچا لے گا اور انہیں (چہروں پر) رونق و تازگی اور (دلوں میں) سرور و مسرّت بخشے گاo اور اِس بات کے عوض کہ انہوں نے صبر کیا ہے (رہنے کو) جنت اور (پہننے کو) ریشمی پوشاک عطا کرے گاo﴾

مذکورہ آیات کن کے متعلق نازل ہوئی ہیں، اس پر دو قول ہیں:

پہلا قول یہ ہے کہ یہ حضرت علی، حضرت فاطمہ اور ان کی کنیز فضہ علیہم السلام کے متعلق نازل ہوئی ہیں۔

دوسرا قول یہ ہے کہ یہ جمیع نیکوکاروں اور اعمالِ حسنہ کرنے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ (پس اس قول کے مطابق) یہ اپنے اطلاق میں عام ہیں۔

وَالْقَوْلُ الرَّاجِحُ هُوَ الْقَوْلُ الْأَوَّلُ، كَمَا قَالَ الْإِمَامُ أَبُوْ إِسْحَاقَ الثَّعْلَبِيُّ فِي الْكَشْفِ وَالْبَيَان.

١. رَوٰى أَبُوْ صَالِحٍ وَمُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا﴾ نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ رضي الله عنهما وَجَارِيَةٍ لَهُمَا اسْمُهَا فِضَّةُ.(١)

ذَكَرَ الْقُرْطُبِيُّ نَحْوَهُ.

٢. وَأَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهٖ: ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ﴾ الْآيَةُ قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. وَكَذٰلِكَ ذَكَرَهُ الْوَاحِدِيُّ فِي كِتَابِ 'الْبَسِيْطِ'.

٣. قَالَ الْإِمَامُ الْوَاحِدِيُّ فِي أَسْبَابِ النُّزُوْلِ: قَوْلُهٗ تَعَالٰى: ﴿وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا﴾. قَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: وَذٰلِكَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه نَوْبَةٌ، أَجَّرَ نَفْسَهُ يَسْقِي نَخْلاً بِشَيْءٍ مِنْ شَعِيْرٍ لَيْلَةً حَتّٰى أَصْبَحَ. وَقَبَضَ الشَّعِيْرَ وَطَحَنَ ثُلُثَهُ، فَجَعَلُوْا مِنْهُ شَيْئًا لِيَأْكُلُوْا، يُقَالُ لَهُ الْخَزِيْرَةُ. فَلَمَّا تَمَّ إِنْضَاجُهُ، أَتَى مِسْكِيْنٌ فَأَخْرَجُوْا إِلَيْهِ الطَّعَامَ. ثُمَّ عَمَلَ الثُّلُثَ الثَّانِيَ، فَلَمَّا تَمَّ إِنْضَاجُهُ أَتَى يَتِيْمٌ فَسَأَلَ فَأَطْعَمُوْهُ. ثُمَّ عَمَلَ الثُّلُثَ الْبَاقِيَ، فَلَمَّا تَمَّ إِنْضَاجُهُ أَتَى أَسِيْرٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَأَطْعَمُوْهُ، وَطَوَّوْا يَوْمَهُمْ

---

(١) ذكره القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٩/ ١٣٠

راجح قول اوّل ہی ہے، جیسا کہ امام ابو اسحاق الثعلبی نے 'الکشف و البیان' میں کہا ہے۔

۱۔ **امام ابو صالح اور مجاہد نے حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے:** انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان - ﴿اور وہ (اپنا) کھانا اللہ کی محبت میں (خود اس کی طلب و حاجت ہونے کے باوُجود اِیثاراً) محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں٥﴾ کے بارے میں کہا ہے: یہ حضرت علی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کی خادمہ - جس کا نام فضہ رضی اللہ عنہا ہے - کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

امام قرطبی نے اس سے ملتی جلتی روایت بیان کی ہے۔

۲۔ **امام ابنِ مردویہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس** رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان مبارک ﴿**وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ**﴾ کے بارے میں روایت کیا۔ انہوں نے فرمایا: یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت فاطمہ بنتِ رسول اللہ رضی اللہ عنہما کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ اسی طرح اس کو امام واحدی نے اپنی کتاب 'البسیط' میں ذکر کیا ہے۔

۳۔ **امام واحدی نے 'أَسْبَابُ النُّزُوْلِ' میں لکھا ہے:** باری تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿اور وہ (اپنا) کھانا اللہ کی محبت میں (خود اس کی طلب و حاجت ہونے کے باوُجود اِیثاراً) محتاج کو کھلا دیتے ہیں﴾۔ حضرت عطاء نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو کوئی معاملہ درپیش ہوا تو انہوں نے کچھ جَو کے عوض کھجور کے باغات کی رات سے صبح تک مزدوری کی۔ انہوں نے جو لیے اور اس کا ایک تہائی حصہ پیسا سو وہ اس سے خَزیرہ (ایک قسم کا کھانا) کھانے کے لیے تیار کرنے لگے۔ جب وہ پک کر تیار ہوا تو ایک محتاج (کھانے کی طلب میں ان کے پاس) آیا تو انہوں نے اسے کھانا دے دیا۔ پھر انہوں نے دوسرے تہائی سے ایسا کیا، جب اس کی پکوائی مکمل ہوئی تو ایک یتیم سائل بن کر حاضر ہوا، تو انہوں نے وہ کھانا اسے کھلا دیا۔ پھر انہوں نے باقی تہائی کو پکایا اور جب اس کی پکوائی مکمل ہوئی تو ایک مشرک قیدی (کھانے کی طلب میں ان کے پاس) آیا سو انہوں نے اسے وہ کھلا دیا اور

ذٰلِکَ، فَأُنْزِلَتْ فِيْهِ هٰذِهِ الآيَةُ.(١)

٤. وَقَالَ الإِمَامُ الْبَغَوِيُّ فِي تَفْسِيْرِهِ 'مَعَالِمُ التَّنْزِيْلِ': وَاخْتَلَفُوْا فِي سَبَبِ نُزُوْلِ هٰذِهِ الآيَةِ. وَرَوٰى مُجَاهِدٌ وَعَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﵄: أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﵁.(٢)

وَأَوْرَدَ الرِّوَايَةَ مُفَصَّلًا بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ عَنِ الْوَاحِدِيِّ.

٥. قَالَ الْعَلَّامَةُ الزَّمَخْشَرِيُّ فِي الْكَشَّافِ: وَعنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﵄ أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ﵄ مَرِضَا، فَعَادَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي نَاسٍ مَعَهُ. فَقَالُوْا: يَا أَبَا الْحَسَنِ، لَوْ نَذَرْتَ عَلٰى وَلَدِکَ، فَنَذَرَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَفِضَّةُ جَارِيَةٌ لَهُمَا، إِنْ بَرَآ مِمَّا بِهِمَا أَنْ يَصُوْمُوْا ثَـلَاثَةَ أَيَّامٍ. فَشُفِيَا وَمَا مَعَهُمْ شَيءٌ، فَاسْتَقْرَضَ عَلِيٌّ مِنْ شَمْعُوْنَ الْخَيْبَرِيِّ الْيَهُوْدِيِّ ثَـلَاثَ أَصْوُعٍ مِنْ شَعِيْرٍ. فَطَحَنَتْ فَاطِمَةُ ﵂ صَاعًا، وَاخْتَبَزَتْ خَمْسَةَ أَقْرَاصٍ عَلٰى عَدَدِهِمْ، فَوَضَعُوْهَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ لِيُفْطِرُوْا، فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ سَائِلٌ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ، مِسْكِيْنٌ مِنْ مَسَاكِيْنِ الْمُسْلِمِيْنَ أَطْعِمُوْنِي أَطْعَمَكُمُ اللهُ مِنْ مَوَائِدِ الْجَنَّةِ، فَآثَرُوْهُ وَبَاتُوْا لَمْ يَذُوْقُوْا إِلَّا الْمَاءَ، وَأَصْبَحُوْا صِيَامًا فَلَمَّا أَمْسُوْا وَوَضَعُوا الطَّعَامَ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَقَفَ عَلَيْهِمْ يَتِيْمٌ، فَآثَرُوْهُ. وَوَقَفَ عَلَيْهِمْ أَسِيْرٌ فِي الثَّالِثَةِ فَفَعَلُوْا مِثْلَ ذٰلِکَ. فَلَمَّا أَصْبَحُوْا أَخَذَ عَلِيٌّ ﵁ بِيَدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَأَقْبَلُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا أَبْصَرَهُمْ وَهُمْ

(١) الواحدي في أسباب النزول/٣٣١۔

(٢) البغوي في معالم التنزيل، ٤/٤٢٨۔

اس دن بھوکے رہے۔ اس پر یہ آیت اتاری گئی۔

۴۔ **امام بغوی نے اپنی تفسیر 'مَعَالِمُ التَّنْزِيْلِ' میں کہا ہے:** علماء کا اس آیت کے سببِ نزول میں اختلاف ہے۔ مجاہد اور عطا نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ بے شک یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

انہوں نے اس روایت کو مفصل روایت کیا ہے جیسا کہ قبل ازیں واحدی سے گزر چکی ہے۔

۵۔ **علامہ زمخشری نے 'اَلْكَشَّاف' میں لکھا ہے:** حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ ان دونوں کی عیادت کی۔ لوگوں نے کہا: ابو الحسن! آپ اپنے بچوں کی صحت یابی کے لیے کوئی نذر مان لیں، تو حضرت علی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کی کنیز فضہ رضی اللہ عنہا نے نذر مانی کہ اگر یہ دونوں اس بیماری سے صحت یاب ہو گئے تو وہ تین دن کے روزے رکھیں گے۔ وہ دونوں شفا یاب ہو گئے لیکن (ان دنوں نذر کو پورا کرنے کے لیے) اُن کے پاس کچھ نہ تھا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خیبر سے تعلق رکھنے والے شمعون یہودی سے تین صاع جَو قرض کے طور پر لیے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک صاع جَو کو پیسا اور گھر والوں کی تعداد کے برابر پانچ روٹیاں بنائیں سو انہوں نے افطاری کرنے کے لیے ان روٹیوں کو اپنے سامنے رکھا تو ایک سائل نے صدا لگائی: اے محمد مصطفیٰ ﷺ کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔ میں ایک مسکین مسلمان ہوں تم مجھے کچھ کھلاؤ، اللہ تعالیٰ تمہیں جنت کے دستر خوانوں سے کھلائے گا۔ انہوں نے (اپنے اوپر) اس کو ترجیح دی اور رات صرف پانی پر گزار لی۔ دن کو وہ پھر سارے روزے کی حالت میں رہے، جب رات ہوئی اور انہوں نے اپنے سامنے کھانا رکھا تو ایک یتیم ان کے پاس کھانے کی امید لے کر آ گیا تو انہوں نے اسے اپنے اوپر ترجیح دی (اور خود بھوکے رہے)۔ پھر تیسرے دن ایک قیدی ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو انہوں نے پہلے کی طرح عمل کیا۔ جب انہوں نے صبح کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن اور حسین کا ہاتھ تھاما اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ جب آپ ﷺ نے انہیں

يَرْتَعِشُوْنَ كَالْفِرَاخِ مِنْ شِدَّةِ الْجُوْعِ. قَالَ: مَا أَشَدُّ مَا يَسُوْءُنِي مَا أَرٰى بِكُمْ وَقَامَ فَانْطَلَقَ مَعَهُمْ، فَرَأَى فَاطِمَةَ فِي مِحْرَابِهَا قَدِ الْتَصَقَ ظَهْرُهَا بِبَطْنِهَا وَغَارَتْ عَيْنَاهَا فَسَاءَهُ ذٰلِكَ، فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ وَقَالَ: خُذْهَا، يَا مُحَمَّدُ، هَنَّأَكَ اللهُ فِي أَهْلِ بَيْتِكَ، فَأَقْرَأَهُ السُّوْرَةَ.(١)

٦. وَقَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي تَفْسِيرِهِ 'زَادُ الْمَسِيْرِ': قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ﴾ اخْتَلَفُوْا فِيْمَنْ نَزَلَتْ عَلٰى قَوْلَيْنِ:

أَحَدُهُمَا: نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﵁، آجَرَ نَفْسَهُ لِيَسْقِيَ نَخْلًا بِشَيْءٍ مِنْ شَعِيْرٍ لَيْلَةً حَتّٰى أَصْبَحَ، فَلَمَّا قَبَضَ الشَّعِيْرَ طَحَنَ ثُلُثَهُ وَاصْلَحُوْا مِنْهُ شَيْئًا يَأْكُلُوْنَهُ فَلَمَّا اسْتَوَى أَتَى مِسْكِيْنٌ فَأَخْرَجُوْهُ إِلَيْهِ، ثُمَّ عَمِلَ الثُّلُثَ الثَّانِي، فَلَمَّا تَمَّ أَتَى يَتِيْمٌ فَأَطْعَمُوْهُ، ثُمَّ عَمِلَ الثُّلُثَ الْبَاقِيَ، فَلَمَّا اسْتَوَى جَاءَ أَسِيْرٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَأَطْعَمُوْهُ وَطَوَّوْا يَوْمَهُمْ ذٰلِكَ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَاتُ، رَوَاهُ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﵄.

وَالثَّانِي: أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي أَبِي الدَّحْدَاحِ الأَنْصَارِيِّ صَامَ يَوْمًا فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ جَاءَ مِسْكِيْنٌ وَيَتِيْمٌ وَأَسِيْرٌ فَأَطْعَمَهُمْ ثَلاثَةَ أَرْغِفَةٍ. وَبَقِيَ لَهُ وَلِأَهْلِهٖ

(١) الزمخشري في الكشاف، ٤/٦٧٠-٦٧١.

دیکھا تو وہ شدتِ بھوک سے پرندے کے بچوں کی طرح تڑپ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں اس بری حالت میں دیکھ رہا ہوں اور آپ اٹھ کر ان کے ساتھ چل دیئے (تاکہ اپنی لختِ جگر کو بھی دیکھیں)۔ آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ ؓ کو محراب میں پایا جن کی پشت ان کے شکم سے لگ چکی تھی اور ان کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں، یہ صورتِ حال دیکھ کر حضور ﷺ غمگین ہوئے۔ اسی وقت حضرت جبرائیل ؑ اترے اور عرض کیا: یا محمد! یہ آیات لے لیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے گھر والوں کے متعلق آپ کو بشارت دی ہے، سو انہوں نے آپ ﷺ پر اس سورت کو قراءت کیا۔

۶۔ **علامہ ابن الجوزی نے اپنی تفسیر ’زَادُ الْمَسِیْرِ‘ میں لکھا ہے:** اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ﴾ - میں دو اقوال پر علماء کا اختلاف ہے:

ان میں سے ایک کے مطابق یہ حضرت علی بن ابی طالب ؓ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ انہوں نے کچھ جَو کے عوض کھجور کے باغات کو سیراب کر کے رات سے صبح تک مزدوری کی۔ جب انہوں نے جو لیے تو اس کا ایک تہائی حصہ پیسا اور اس میں سے کچھ آٹا کھانے کے لیے تیار کرنے لگے۔ جب کھانا تیار ہو گیا تو ایک محتاج (کھانے کی طلب میں ان کے پاس) آیا تو انہوں نے وہ کھانا اسے دے دیا۔ پھر انہوں نے دوسری تہائی سے ایسا کیا، جب وہ مکمل تیار ہوا تو ایک یتیم حاضر ہوا سو انہوں نے وہ اسے کھلا دیا۔ پھر انہوں نے باقی تہائی کو پکایا، جب اس کی پکوائی مکمل ہوئی تو ایک مشرک قیدی (کھانے کی طلب میں ان کے پاس) آیا سو انہوں نے اسے وہ کھلا دیا اور اس دن بھوکے رہے۔ پس یہ آیات اتریں۔ اسے عطاء نے حضرت ابنِ عباس ؓ سے روایت کیا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ یہ آیت ابو الدحداح الانصاری ؓ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ انہوں نے ایک دن روزہ رکھا، جب انہوں نے افطاری کا ارادہ کیا تو (اسی دن) ایک محتاج، یتیم اور قیدی ان کے پاس آئے سو انہوں نے تین روٹیاں اُنہیں کھلا دِیں۔ ان کے لیے اور ان کے اہل و عیال

رَغِيْفٌ وَاحِدٌ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ هٰذِهِ الآيَةُ، قَالَهُ مُقَاتِلٌ.(١)

٧. قَالَ الإِمَامُ فَخْرُ الدِّيْنِ الرَّازِيُّ فِي التَّفْسِيْرِ الْكَبِيْرِ: ذَكَرَ الْوَاحِدِيُّ فِي كِتَابِ الْبَسِيْطِ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي حَقِّ عَلِيٍّ ﷺ، وَصَاحِبُ الْكَشَّافِ ذَكَرَ هٰذِهِ الْقِصَّةَ. فَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مَرِضَا فَعَادَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ ...... إِلٰى آخِرِهَا كَمَا ذَكَرْنَا عَنِ الزَّمَخْشَرِيِّ.(٢)

٨. قَالَ الإِمَامُ الْقُرْطُبِيُّ فِي الْجَامِعِ لِأَحْكَامِ الْقُرْآنِ: ذَكَرَهُ الثَّعْلَبِيُّ وَقَالَ أَهْلُ التَّفْسِيْرِ: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ ﷺ وَجَارِيَةٍ لَهُمَا اسْمُهَا فِضَّةٌ.(٣)

٩. قَالَ الإِمَامُ مُحِبُّ الدِّيْنِ الطَّبَرِيُّ فِي ذَخَائِرِ الْعُقْبٰى: وَمِنْهَا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا۝﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ.(٤)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا۝﴾ قَالَ: آجَرَ عَلٰى نَفْسِهٖ نَخْلًا بِشَيءٍ مِنْ شَعِيْرِ الرَّمْلَةِ حَتّٰى أَصْبَحَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَبَضَ الشَّعِيْرَ وَطَحَنَ مِنْهُ، فَجَعَلُوْا مِنْهُ شَيْئًا لِيَأْكُلُوْهُ، يُقَالُ لَهُ الْحَرِيْرَةُ، دَقِيْقٌ بِـلَا دُهْنٍ، فَلَمَّا تَمَّ إِنْضَاجُهُ أَتَى مِسْكِيْنٌ

---

(١) ابن الجوزي في زاد المسير، ٨/٤٣٢۔

(٢) فخر الدين الرازي في التفسير الكبير، ٣٠/٢١٥۔

(٣) القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٩/١٣٠۔

(٤) ذكره القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٩/١٣٠

کے لیے ایک روٹی باقی بچ گئی تو ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ مقاتل کا قول ہے۔

۷۔ **امام فخر الدین الرازی نے 'التَّفْسِيْرُ الْكَبِيْر' میں لکھا ہے:** واحدی نے کتاب 'الْبَسِيْط' میں بیان کیا ہے کہ یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ صاحب الکشاف نے بھی یہ سارا واقعہ بیان کیا ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین علیہما السلام بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ ان کی عیادت کی......(آگے طویل روایت ہے)۔ جیسا کہ ہم نے زمخشری سے بیان کر دیا ہے۔

۸۔ **امام قرطبی نے 'الْجَامِعُ لِأَحْكَامِ الْقُرْآنِ' میں لکھا ہے:** امام ثعلبی اور نے بیان کیا ہے کہ مفسرین نے کہا: یہ آیت حضرت علی، سیدہ فاطمہ علیہا السلام اور ان کی کنیز فضہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۹۔ **امام محبّ الدین الطبری نے 'ذَخَائِرُ الْعُقْبٰى' میں لکھا ہے:** اِنہی روایات میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان - ﴿وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا﴾ - کے متعلق مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے: یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان - ﴿وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا﴾ - کے متعلق مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام نے ریتلے علاقے کے کچھ جَو کے عوض کھجور کے باغ کی صبح تک مزدوری کی۔ پھر صبح کو انہوں نے جو لیے اور اس سے کچھ حصہ پیسا۔ پھر وہ اس سے تیل کے بغیر حریرہ (ایک قسم کا سالن) کھانے کے لیے تیار کرنے لگے۔ جب وہ پک کر تیار ہوا تو ایک محتاج (کھانے کی طلب میں

فَأَطْعَمُوْهُ إِيَّاهُ، ثُمَّ صَنَعُوا الثُّلُثَ الثَّانِي فَلَمَّا تَمَّ إِنْضَاجُهُ أَتَى يَتِيْمٌ فَسَأَلَ فَأَطْعَمُوْهُ إِيَّاهُ، ثُمَّ صَنَعُوا الثُّلُثَ الْبَاقِيَ فَلَمَّا تَمَّ إِنْضَاجُهُ أَتَى أَسِيْرٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَأَطْعَمُوْهُ إِيَّاهُ وَطَوُّوْا يَوْمَهُمْ فَنَزَلَتْ.(١)

١٠. **قَالَ الإِمَامُ الْخَازِنُ فِي تَفْسِيْرِهِ:** وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه أَنَّهُ عَمِلَ لِيَهُوْدِيٍّ بِشَيءٍ مِنْ شَعِيْرٍ ...... إِلَى الآخِرِ. كَمَا ذَكَرْنَا عَنِ الْوَاحِدِيِّ وَابْنِ الْجَوْزِيِّ وَمُحِبِّ الطَّبَرِيِّ مِنْ قَبْلُ.(٢)

١١. **قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ حَيَّانَ الأَنْدَلُسِيُّ فِي تَفْسِيْرِهِ:** وَهٰذِهِ الآيَةُ قِيْلَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه وَذَكَرَ النَّقَّاشُ فِي ذٰلِكَ حِكَايَةً طَوِيْلَةً.(٣)

١٢. **وَقَالَ الإِمَامُ أَبُوْ حَفْصٍ الْحَنْبَلِيُّ فِي 'اللُّبَابِ':** وَقِيْلَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ رضي الله عنهما وَجَارِيَةٍ لَهُمَا اسْمُهَا فِضَّةٌ.

١٣. **قَالَ الإِمَامُ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي تَفْسِيْرِهِ:** ذَكَرَ الْوَاحِدِيُّ فِي 'الْبَسِيْطِ' وَالزَّمَخْشَرِيُّ فِي 'الْكَشَّافِ' أَنَّ السُّوْرَةَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا سِيَّمَا فِي هٰذِهِ الآيَةِ. يُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عليهما السلام مَرِضَا، فَعَادَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي نَاسٍ مَعَهُ، فَقَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ، لَوْ

(١) محب الدين الطبري في ذخائر العقبى/٨٩، وأيضًا في ١٠٢-١٠٣۔

(٢) الخازن في لباب التأويل في معاني التنزيل، ٧/١٩١-١٩٢۔

(٣) أبو حيان الأندلسي في البحر المحيط، ٨/٣٨٨۔

ان کے پاس) آیا تو انہوں نے اسے کھانا دے دیا۔ پھر انہوں نے دوسری تہائی سے ایسا کیا، جب اس کی پکوائی مکمل ہوئی تو ایک یتیم آ گیا سو انہوں نے وہ کھانا اسے کھلا دیا۔ پھر انہوں نے باقی تہائی کو پکایا اور جب اس کی پکوائی مکمل ہوئی تو ایک مشرک قیدی (کھانے کی طلب میں ان کے پاس) آیا سو انہوں نے وہ اسے کھلا دیا اور اس دن بھوکے رہے۔ اس پر یہ آیت اتری۔

۱۰۔ **امام خازن نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:** حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ انہوں نے کچھ جو کے لیے ایک یہودی کے ہاں ملازمت کی...... آخر تک۔ جیسا کہ ہم نے اس سے قبل واحدی، ابن الجوزی اور محبّ طبری سے ذکر کیا ہے۔

۱۱۔ **امام ابو حیان اندلسی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:** کہا گیا ہے کہ یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ اور نقاش نے اس باب میں طویل واقعہ بیان کیا ہے۔

۱۲۔ **امام ابو حفص الحنبلی نے 'اللُّبَاب' میں کہا ہے:** اور کہا گیا ہے: یہ آیت حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما اور ان کی خادمہ فضہ کے حق میں نازل ہوئی۔

۱۳۔ **امام نیشاپوری نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:** واحدی نے کتاب 'اَلْبَسِیْط' اور زمخشری نے 'اَلْکَشَّاف' میں بیان کیا ہے کہ یہ سورت اور بالخصوص یہ آیت اَہلِ بیت نبوی کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ ان دونوں کی عیادت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو الحسن! آپ

نَذَرْتَ عَلٰى وَلَدِكَ، فَنَذَرَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَفِضَّةُ جَارِيَةٌ لَهُمَا: إِنْ أَبْرَأَهُمَا اللّٰهُ يَصُوْمُوْا ثَـلَاثَةَ أَيَّامٍ. ثُمَّ ذَكَرَ إِلٰى آخِرِ الرِّوَايَةِ كَمَا ذَكَرْنَا عَنْ صَاحِبِ الْكَشَّافِ.

وَيُرْوٰى أَنَّ السَّائِلَ فِي اللَّيَالِي جِبْرَائِيْلُ، أَرَادَ بِذٰلِكَ ابْتِلَاءَهُمْ بِإِذْنِ اللّٰهِ ﷻ.(١)

١٤. قَالَ الْإِمَامُ السُّيُوْطِيُّ فِي تَفْسِيْرِهٖ: وَأَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﵄ فِي قَوْلِهٖ: ﴿وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ﴾ الآيَة. قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.(٢)

١٥. قَالَ الْعَـلَّامَةُ الْبَيْضَاوِيُّ فِي تَفْسِيْرِهٖ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﵄ أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ﵄ مَرِضَا فَعَادَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي نَاسٍ. فَقَالُوْا: يَا أَبَا الْحَسَنِ، لَوْ نَذَرْتَ عَلٰى وَلَدَيْكَ، فَنَذَرَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ ﵄ وَفِضَّةُ جَارِيَةٌ لَهُمَا صَوْمَ ثَلَاثٍ إِنْ بَرِئَا فَشُفِيَا وَمَا مَعَهُمْ شَيْءٌ، فَاسْتَقْرَضَ عَلِيٌّ مِنْ شَمْعُوْنَ الْخَيْبَرِيِّ ثَـلَاثَةَ أَصْوُعٍ مِنْ شَعِيْرٍ. فَطَحَنَتْ فَاطِمَةُ صَاعًا وَاخْتَبَزَتْ خَمْسَةَ أَقْرَاصٍ. فَوَضَعُوْهَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ لِيُفْطِرُوْا، فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ مِسْكِيْنٌ فَآثَرُوْهُ وَبَاتُوْا وَلَمْ يَذُوْقُوْا إِلَّا الْمَاءَ، وَأَصْبَحُوْا صِيَامًا فَلَمَّا أَمْسَوْا وَوَضَعُوا الطَّعَامَ وَقَفَ عَلَيْهِمْ يَتِيْمٌ

---

(١) النيسابوري في تفسير غرائب القرآن ورغائب الفرقان حاشية على تفسير الطبري، ٢٩/١١٢۔

(٢) السيوطي في الدر المنثور، ٨/٣٧١۔

اپنے بچوں کے لیے کوئی نذر مان لیں۔ تو حضرت علی، حضرت فاطمہ ؓ اور ان کی کنیز فضہ ؓ نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو شفا یاب فرمایا تو وہ تین دن روزے رکھیں گے۔ پھر انہوں نے آخر تک روایت بیان کی جیسے ہم صاحبُ الکشاف سے بیان کر چکے ہیں۔

اور مروی ہے کہ ان راتوں میں سوال کرنے والے حضرت جبرائیل ؑ تھے۔ انہوں نے اِذنِ الٰہی سے ان کی آزمائش کا ارادہ کیا۔

۱۴۔ **امام سیوطی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:** ابنِ مردویہ نے حضرت ابنِ عباس ؓ سے فرمانِ الٰہی - ﴿وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ﴾ - کے متعلق روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب ؓ اور رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ ؓ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

۱۵۔ **علامہ بیضاوی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:** حضرت ابنِ عباس ؓ سے مروی ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین ؓ بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ ان دونوں کی عیادت کی۔ لوگوں نے کہا: ابوالحسن! آپ اپنے بچوں کی صحت یابی کے لیے کوئی نذر مان لیں، تو حضرت علی، حضرت فاطمہ ؓ اور ان کی کنیز فضہ ؓ نے ان کے صحت یاب ہونے پر تین روزوں کی نذر مانی۔ پس وہ دونوں اس بیماری سے شفا یاب ہوئے تو حضرت علی ؓ نے خیبر سے تعلق رکھنے والے شمعون یہودی سے تین صاع جَو قرض کے طور پر لیے۔ حضرت فاطمہ ؓ نے ایک صاع جَو کو پیسا اور پانچ روٹیاں بنائیں۔ جب انہوں نے افطار کرنے کے لیے ان روٹیوں کو اپنے سامنے رکھا تو ایک محتاج نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے (اپنے اوپر) اس کو ترجیح دی اور رات پانی پر گزار لی۔ دن کو وہ پھر سارے روزے کی حالت میں رہے، جب رات ہوئی اور انہوں نے اپنے سامنے کھانا رکھا تو ایک یتیم ان کے پاس کھانے کی امید لے کر آ گیا سو انہوں نے اسے اپنے اوپر ترجیح دی (اور خود بھوکے رہے)۔

فَأَثَرُوْهُ، ثُمَّ وَقَفَ عَلَيْهِمْ فِي الثَّالِثَةِ أَسِيْرٌ فَفَعَلُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ. فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ، وَقَالَ: خُذْهَا يَا مُحَمَّدُ، هَنَّأَكَ اللهُ فِي أَهْلِ بَيْتِكَ.(١)

١٦. **قَالَ الْعَلَّامَةُ الشَّوْكَانِيُّ فِي تَفْسِيْرِهِ:** وَأَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﵄ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ﴾ الآيَةُ. قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.(٢)

١٧. **قَالَ الْعَلَّامَةُ الآلُوْسِيُّ فِي تَفْسِيْرِهِ:** وَمِنْ رِوَايَةِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﵄ أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مَرِضَا فَعَادَهُمَا جَدُّهُمَا مُحَمَّدٌ ﷺ وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ ﵄، وَعَادَهُمَا مَنْ عَادَهُمَا مِنَ الصَّحَابَةِ. فَقَالُوْا لِعَلِيٍّ: يَا أَبَا الْحَسَنِ، لَوْ نَذَرْتَ عَلٰى وَلَدَيْكَ، فَنَذَرَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَجَارِيَةٌ لَهُمَا، إِنْ بَرَآ مِمَّا بِهِمَا أَنْ يَصُوْمُوْا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ شُكْرًا. فَأَلْبَسَ اللهُ تَعَالٰى الْغُلَامَيْنِ ثَوْبَ الْعَافِي، وَلَيْسَ عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ قَلِيْلٌ وَلَا كَثِيْرٌ. فَانْطَلَقَ عَلِيٌّ ﵁ إِلٰى شَمْعُوْنَ الْيَهُوْدِيِّ الْخَيْبَرِيِّ فَاسْتَقْرَضَ مِنْهُ ثَلَاثَةَ أَصْوُعٍ مِنْ شَعِيْرٍ، فَجَاءَ بِهَا. فَقَامَتْ فَاطِمَةُ إِلٰى صَاعٍ فَطَحَنَتْهُ وَخَبَزَتْ مِنْهُ خَمْسَةَ أَقْرَاصٍ عَلٰى عَدَدِهِمْ. وَصَلّٰى عَلِيٌّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَتَى الْمَنْزِلَ فَوُضِعَ الطَّعَامُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَوَقَفَ بِالْبَابِ سَائِلٌ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، يَا أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ ، أَنَا مِسْكِيْنٌ مِنْ مَسَاكِيْنِ الْمُسْلِمِيْنَ، أَطْعِمُوْنِي أَطْعَمَكُمُ اللهُ تَعَالٰى مِنْ مَوَائِدِ

(١) البيضاوي في أنوار التنزيل وأسرار التأويل، ٥/٤٢٨۔

(٢) الشوكاني في فتح القدير، ٥/٣٤٨-٣٤٩۔

اور تیسرے دن ایک قیدی ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو انہوں نے اس کے ساتھ بھی ویسا ہی عمل کیا۔ پس حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ سورت لے کر اترے اور عرض کیا: یا محمد! یہ آیات لے لیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے گھر والوں کے متعلق آپ کو بشارت دی ہے۔

۱۶۔ علامہ شوکانی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے: ابنِ مردویہ نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے فرمانِ الٰہی - ﴿وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ﴾ - کے متعلق روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنتِ رسول اللہ ﷺ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

۱۷۔ علامہ آلوسی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے: حضرت عطاء کے طریق سے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما بیمار ہوئے تو ان کے نانا حضرت محمد (رسول اللہ) ﷺ نے ان دونوں کی عیادت کی اور ان کے ساتھ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے اور صحابہ میں سے دیگر نے بھی ان کی عیادت کی۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: ابو الحسن! آپ اپنے بچوں (کی صحت یابی) کے لیے کوئی نذر مان لیں، تو حضرت علی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما اور ان کی خادمہ (فضہ رضی اللہ عنہا) نے نذر مانی کہ اگر یہ دونوں اس بیماری سے صحت یاب ہو گئے تو وہ شکرانہ کے طور پر تین دن کے روزے رکھیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان دونوں صاحبزادوں کو عافیت سے نوازا اور اس وقت آلِ محمد کے پاس (نذر کو پورا کرنے کے لیے) قلیل و کثیر کچھ نہ تھا۔ سو حضرت علی رضی اللہ عنہ خیبر سے تعلق رکھنے والے شمعون (نامی) یہودی کے پاس گئے اور اس سے تین صاع جَو قرض لے کر آئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک صاع جَو کو پیسا اور گھر والوں کی تعداد کے برابر پانچ روٹیاں بنائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نمازِ مغرب ادا کی پھر گھر آئے تو ان کے سامنے کھانا رکھا گیا۔ عین اسی وقت ایک سائل نے دروازے پر صدا لگائی: اے محمد مصطفیٰ ﷺ کے گھر والو! میں ایک مسکین مسلمان ہوں تم مجھے کچھ کھلاؤ اللہ تعالیٰ

الْجَنَّةِ فَآثَرُوْهُ وَبَاتُوْا لَمْ يَذُوْقُوْا شَيْئًا إِلَّا الْمَاءَ وَأَصْبَحُوْا صِيَامًا.

ثُمَّ قَامَتْ إِلٰى صَاعٍ آخَرَ فَطَحَنَتْ وَصَلّٰى عَلِيٌّ ﷺ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَغْرِبَ. ثُمَّ أَتَى الْمَنْزِلَ فَوُضِعَ الطَّعَامُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَوَقَفَ يَتِيْمٌ بِالْبَابِ وَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، يَا أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ، يَتِيْمٌ مِنْ أَوْلَادِ الْمُهَاجِرِيْنَ أَطْعِمُوْنِي أَطْعَمَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ مَوَائِدِ الْجَنَّةِ. فَآثَرُوْهُ وَمَكَثُوْا يَوْمَيْنِ وَلَيْلَتَيْنِ لَمْ يَذُوْقُوْا شَيْئًا إِلَّا الْمَاءَ الْقَرَاحَ، وَأَصْبَحُوْا صِيَامًا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ قَامَتْ فَاطِمَةُ ﷺ إِلَى الصَّاعِ الثَّالِثِ وَطَحَنَتْهُ وَخَبَزَتْ وَصَلّٰى عَلِيٌّ ﷺ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَغْرِبَ فَأَتَى الْمَنْزِلَ فَوُضِعَ الطَّعَامُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَوَقَفَ أَسِيْرٌ بِالْبَابِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ، أَنَا أَسِيْرُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَطْعِمُوْنِي أَطْعَمَكُمُ اللّٰهُ، فَآثَرُوْهُ وَبَاتُوْا لَمْ يَذُوْقُوْا إِلَّا الْمَاءَ الْقَرَاحَ.

فَلَمَّا أَصْبَحُوْا أَخَذَ عَلِيٌّ ﷺ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَأَقْبَلُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَآهُمْ يَرْتَعِشُوْنَ كَالْفَرَاخِ مِنْ شِدَّةِ الْجُوْعِ. قَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ، مَا أَشَدُّ مَا يَسُوْءُنِي مَا أَرَى بِكُمْ، وَقَامَ فَانْطَلَقَ إِلٰى فَاطِمَةَ ﷺ فَرَآهَا فِي مِحْرَابِهَا قَدِ الْتَصَقَ بَطْنُهَا بِظَهْرِهَا وَغَارَتْ عَيْنَاهَا مِنْ شِدَّةِ الْجُوْعِ. فَرَقَّ لِذٰلِكَ ﷺ وَسَاءَهُ ذٰلِكَ، فَهَبَطَ جِبْرِيْلُ ﷺ فَقَالَ: خُذْهَا يَا مُحَمَّدُ، هَنَّأَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي أَهْلِ بَيْتِكَ. قَالَ: وَمَا آخُذُ يَا جِبْرِيْلُ؟ فَأَقْرَأَهُ: ﴿هَلْ أَتَى عَلَى

تمہیں جنت کے دستر خوان سے کھلائے گا۔ انہوں نے (اپنے اوپر) اس کو ترجیح دی اور رات صرف پانی پر گزار لی اور صبح پھر روزے رکھ لیے۔

پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دوسرا صاع لیا اور انہیں پیسا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی اور اپنے گھر چلے آئے تو ان کے سامنے کھانا رکھا گیا۔ عین اسی وقت ایک یتیم ان کے دروازے پر آ کھڑا ہوا اور اس نے صدا لگائی: اے محمد ﷺ کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔ میں مہاجر مسلمانوں میں سے ایک یتیم ہوں تم مجھے کچھ کھلاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں جنت کے دستر خوانوں سے کھلائے گا۔ سو انہوں نے اسے اپنے اوپر ترجیح دی اور دو دن اور دو راتیں انہوں نے سوائے سادہ پانی کے کچھ نہ چکھا اور اگلے دن پھر روزہ رکھ لیا۔ جب تیسرے دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جو کے تیسرے حصے کو لیا اور اسے پیسا اور اس کی روٹیاں بنائیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد گھر چلے آئے تو ان کے سامنے کھانا رکھا گیا۔ عین اسی وقت ایک قیدی دروازے پر آ گیا اور اس نے صدا لگائی: اے محمد ﷺ کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔ میں محمد کے ہاں قیدی ہوں تم مجھے کچھ کھلاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں کھلائے گا۔ سو انہوں نے اسے اپنے اوپر ترجیح دی اور رات سادہ پانی پر ہی بسر کر دی۔

جب انہوں نے صبح کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ تھاما اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ جب آپ ﷺ نے انہیں دیکھا تو وہ شدتِ بھوک سے چوزوں کی طرح تڑپ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو الحسن! کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں اس بری حالت میں دیکھ رہا ہوں اور آپ ﷺ اُٹھ کر ان کے ساتھ چل دیئے (تا کہ اپنی لختِ جگر کو بھی دیکھیں)۔ آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو محراب میں پایا جن کی پشت ان کے شکم سے لگ چکی تھی اور ان کی آنکھیں بھوک کی شدت سے اندر کو دھنسی ہوئی تھیں۔ یہ صورتِ حال دیکھ کر آپ ﷺ آبدیدہ ہوئے اور دل پر بوجھ آیا۔ اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام اترے اور عرض کیا: یا محمد! یہ آیات لے لیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے گھر والوں کے متعلق آپ کو بشارت دی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل! میں کیا لوں؟ تو انہوں نے آپ ﷺ کے سامنے ﴿هَلْ اَتٰی

الإِنْسَانِ﴾ السُّوْرَةَ.

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مِهْرَانَ: فَوَثَبَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى فَاطِمَةَ فَأَكَبَّ عَلَيْهَا يَبْكِي فَهَبَطَ جِبْرِيْلُ عليه السلام بِهٰذِهِ الآيَةِ: ﴿إِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ﴾ إِلٰى آخِرِهٖ.

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ عَطَاءٍ: إِنَّ الشَّعِيْرَ كَانَ عَنْ أُجْرَةِ سَقْيِ نَخْلٍ. وَإِنَّهٗ جَعَلَ فِي كُلِّ يَوْمٍ ثُلُثٌ مِنْهُ عَصِيْدَةً فَآثَرُوْا بِهَا.

وَأَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهٗ قَالَ فِي قَوْلِهٖ سُبْحَانَهٗ: ﴿وَيُطْعِمُوْنَ﴾ إلخ نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ رضي الله عنه وَفَاطِمَةَ بِنْتِ الرَّسُوْلِ ﷺ. وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِصَّةَ وَالْخَبَرُ مَشْهُوْرٌ بَيْنَ النَّاسِ. وَذَكَرَهُ الْوَاحِدِيُّ فِي كِتَابِ الْبَسِيْطِ.[1]

١٨. قَالَ الْقَاضِي ثَنَاءُ اللهُ الْمَظْهَرِيُّ فِي تَفْسِيْرِهٖ مِثْلَهٗ.

(٣) اَلْقَوْلُ فِي آيَةِ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ (آل عمران، ٣/١٠٣)

وَفِي مَعْنٰى هٰذِهِ الآيَةِ أَقْوَالٌ:

اَلْقَوْلُ الْأَوَّلُ

فَإِنَّ حَبْلَ اللهِ هُوَ الْقُرْآنُ.

(١) الآلوسي في روح المعاني، ٢٩/١٥٧۔

عَلَى الْإِنْسَانِ﴾ یعنی سورۃ الدھر کی تلاوت کی۔

ابنِ مہران کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ جلدی سے حضرت فاطمہ ؓ کی طرف چلے اور روتے ہوئے ان پر جھک گئے۔ اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام اس آیت کو لے کر اترے: ﴿اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ﴾ آخر تک۔

حضرت عطاء سے مروی روایت میں ہے کہ حضرت علی ؓ کو کھجوروں کے درختوں کو پانی لگانے پر جو کی صورت میں اجرت ملی۔ چنانچہ انہوں نے حریرہ (آٹے اور گھی کے حلوے) کے لیے اس میں سے ہر دن کا ایک تہائی حصہ مقرر کیا انہوں نے اس کے ساتھ دوسروں کو ترجیح دی۔

ابنِ مردویہ نے حضرت ابنِ عباس ؓ سے فرمانِ الٰہی - ﴿وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ﴾ - کے متعلق روایت کیا ہے کہ یہ آیت حضرت علی ؓ اور حضرت فاطمہ ؓ بنتِ رسول اللہ ﷺ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ انہوں نے واقعہ بیان نہیں کیا اور لوگوں کے درمیان یہ خبر مشہور ہے۔ واحدی نے اسے کتاب 'الْبَسِیْط' میں بیان کیا ہے۔

۱۸۔ قاضی ثناء اللہ المظہری نے اپنی تفسیر میں اسی کی مثل بیان کیا ہے۔

(۳) ﴿سورۃ آل عمران کی آیت سے متعلق بیان﴾

﴿اورتم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔﴾

اس آیت کے معنی میں مختلف اقوال ہیں:

﴿پہلا قول﴾

اللہ کی رسی سے مراد قرآن ہے۔

١. كَمَا أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﵁ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كِتَابُ اللهِ هُوَ حَبْلُ اللهِ الْمَمْدُوْدُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ.(١)

٢. وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ ﵁ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللهِ وَطَرَفُهُ بِأَيْدِكُمْ، فَتَمَسَّكُوْا بِهٖ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ أَبَدًا.(٢)

اَلْقَوْلُ الثَّانِي

فَإِنَّ حَبْلَ اللهِ هُوَ الْقُرْآنُ وَعِتْرَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَأَهْلُ بَيْتِهٖ.

١. وَمِنْهَا كَمَا أَخْرَجَ الثَّعْلَبِيُّ فِي تَفْسِيْرِهٖ 'الْكَشْفُ وَالْبَيَانُ':

عَنِ الإِمَامِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (جَعْفَرٍ الصَّادِقِ) قَالَ: نَحْنُ حَبْلُ اللهِ الَّذِي قَالَ: ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ [آل عمران، ١٠٣/٣].(٣)

وَيَدُلُّ لَهُ حَدِيْثُ الثَّقَلَيْنِ الْمُتَوَاتِرُ وَإِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِيْهِمَا.

---

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب فضائل القرآن، باب في الوصية بالقرآن و قراء ته، ١٣٣/٦، الرقم/ ٣٠٨١، وابن جرير الطبري في جامع البيان، ٣١/٤۔

(٢) السيوطي في الدر المنثور، ٢٨٤/٢-٢٨٥۔

(٣) الثعلبي في الكشف والبيان، ١٦٣/٣۔

۱۔ **جیسا کہ ابنِ ابی شیبہ اور ابنِ جریر** نے حضرت ابو سعید الخدری ؓ سے روایت کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتاب اللہ وہ اللہ کی رسی ہے جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے۔

۲۔ **ابوشریح الخزاعی سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ قرآن ایک ذریعہ ہے۔ اس کا ایک سِرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ سوتم اسے تھام کر رکھو، کیونکہ تم اس کے بعد ہرگز کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔

﴿دوسرا قول﴾

اللہ کی رسی سے مراد قرآن، رسول اللہ ﷺ کی عترت اور آپ ﷺ کے اَہلِ بیت ہیں۔

۱۔ انہی میں سے ایک روایت ثعلبی نے اپنی تفسیر 'اَلْکَشْفُ وَالْبَیَان' میں روایت کی ہے:

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام **فرماتے ہیں:** ہم اللہ کی رسی ہیں، جس کے متعلق اس نے فرمایا: ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ 'اورتم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو'

اسی پر متواتر حدیثِ ثقلین دلالت کرتی ہے کہ میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں: ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے اور دوسری میری عترت یعنی اَہلِ بیت۔ یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوضِ (کوثر) پر آئیں گے، سو دیکھو کہ تم میرے بعد ان دونوں سے کیا سلوک کرتے ہو؟

٢. أَخْرَجَ مُسْلِمٌ فِي صَحِيْحِهٖ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ. فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ. أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّي فَأُجِيْبُ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا: كِتَابُ اللهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ. فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: وَأَهْلُ بَيْتِي. أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي.(١)

٣. أَخْرَجَ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ وَرَفَعَهُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُم مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي، أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي: أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، من فضائل علي بن أبي طالب ﷺ، ٣/١٨٧٣، الرقم/٢٤٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٦٦، الرقم/١٩٢٦٥، وابن حبان في الصحيح، ١/١٤٥، الرقم/١٢٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٤٨، الرقم/٢٦٧٩، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة، ١/٧٩، الرقم/٨٨.

۲۔ امام مسلم اپنی 'صحیح' میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ دینے کے لیے مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اس تالاب پر قیام فرما ہوئے جسے خُم کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور وعظ و نصیحت کے بعد فرمایا: اے لوگو! میں تو بس (اللہ کی طرف سے بھیجا گیا) ایک انسان ہوں عنقریب میرے ربّ کا پیغام لانے والا فرشتہ (یعنی فرشتہ اجل) میرے پاس آئے گا اور میں اسے (واپس اپنے رب کے پاس جانے کے لیے) لبیک کہوں گا۔ میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو۔ آپ ﷺ نے کتاب اللہ (کی تعلیمات پر عمل کرنے کے لیے) اُبھارا اور ترغیب دی پھر فرمایا: اور (دوسرے) میرے اَہلِ بیت ہیں۔ میں تمہیں اپنے اَہلِ بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اَہلِ بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں۔ میں تمہیں اپنے اَہلِ بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں۔

۳۔ امام احمد، ترمذی، نسائی، ابنِ ابی شیبہ اور حاکم نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر میرے بعد تم نے انہیں مضبوطی سے تھامے رکھا تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ان میں سے ایک دوسری سے افضل ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے اور دوسری میری عترت یعنی اَہلِ بیت اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوضِ (کوثر)

فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِيْهِمَا.(١)

رَوَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ الإِمَامُ أَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهٖ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، وَالتِّرْمِذِيُّ فِي سُنَنِهٖ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ.

٤. وَأَخْرَجَ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ مَرْفُوْعًا: إِنِّي أُوْشِكُ أَنْ أُدْعٰى فَأُجِيْبَ، وَإِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللهِ ﷻ وَعِتْرَتِي. كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي. وَإِنَّ اللَّطِيْفَ الْخَبِيْرَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْنِي بِمَ تَخْلُفُوْنِي فِيْهِمَا.(٢)

٥. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمْ خَلِيْفَتَيْنِ: كِتَابَ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. أَوْ مَا بَيْنَ

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤، ٢٦، ٥٩، الرقم/١١١١٩، ١١٢٢٧، ١١٥٧٨، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب أهل بيت النبي ﷺ، ٥/٦٦٣، الرقم/٣٧٨٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٤٥، الرقم/٨١٤٨، ٨٤٦٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٣٣، الرقم/٣٠٠٨١، وأبو يعلى في المسند، ٢/٣٠٣، الرقم/١٠٢٧، ١١٤٠، والحاكم في المستدرك، ٣/١١٨، الرقم/٤٥٧٦۔

(٢) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٧، الرقم/١١١٤٧، ـــ

پر آئیں گے، سو دیکھو کہ تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو؟

ان الفاظ سے اسے امام احمد نے اپنے 'مسند' میں حضرت ابو سعید الخدری ﷺ سے روایت کیا ہے جبکہ امام ترمذی نے اپنی 'سنن' میں حضرت ابو سعید الخدری اور حضرت زید بن ارقم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۴۔ **امام احمد، ابو یعلی، ابن ابی شیبہ اور طبرانی** نے حضرت ابو سعید الخدری ﷺ سے **مرفوع** حدیث تخریج کی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یقین ہے کہ عنقریب مجھے بلا لیا جائے گا اور میں اس بلاوے پر لبیک کہوں گا۔ بے شک میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں: ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب اور دوسری میری عترت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب زمین سے آسمان تک بندھی ہوئی رسی (کی طرح) ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات اس کے بندوں تک پہنچانے کا ذریعہ ہے) اور میری عترت میرے اَہلِ بیت ہیں۔ لطیف خبیر رب نے مجھے بتایا ہے کہ یہ ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض پر آئیں گے۔ میرے بعد تم ان دونوں سے سلوک کرنے میں مجھے نگاہ میں رکھو (میرا لحاظ کرو)۔

۵۔ **حضرت زید بن ثابت ﷺ بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں تم میں دو نائب چھوڑ کر جا رہا ہوں: ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب جو کہ آسمان و زمین کے درمیان لٹکی

.... وأبو يعلى في المسند، ٢/٢٩٧، الرقم/١٠٢١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٩، الرقم/٣١٦٧٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣٧٤، الرقم/٣٤٣٩، وأيضًا في المعجم الصغير، ١/٢٢٦، الرقم/٣٦٣، وأيضًا في المعجم الكبير، ٣/٦٥، الرقم/٢٦٧٨-٢٦٧٩، وابن الجعد في المسند، ١/٣٩٧، الرقم/٢٧١١، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٣٥١، الرقم/٧٥٣، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٦٦، الرقم/١٩٤۔

السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

٦. وَأَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﵄، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقُصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا، كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي.(٢)

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٧. وَأَخْرَجَ الْبَزَّارُ عَنْ عَلِيٍّ ﵁ مَرْفُوْعًا: إِنِّي مَقْبُوْضٌ، وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللهِ وَأَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُمَا.(٣)

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٨١، الرقم: ٢١٦١٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٢۔

(٢) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب أهل بيت النبي ﷺ، ٥/٦٦٢، الرقم/٣٧٨٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٨٩، الرقم/٤٧٥٧، وأيضًا في المعجم الكبير، ٣/٦٦، الرقم/٢٦٨٠، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/٢٥٨، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٢/٢٦٦۔

(٣) أخرجه البزار في المسند، ٣/٨٩، الرقم/٨٦٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٣۔

ہوئی رسی (کی طرح) ہے اور میری عترت یعنی میرے اَہلِ بیت۔ یہ دونوں اس وقت تک ہرگز جدا نہیں ہوں گے جب تک یہ میرے پاس حوضِ کوثر پر نہیں پہنچ جاتے۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۶۔ **امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے کہ** حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دورانِ حج عَرَفہ کے دن دیکھا کہ آپ ﷺ اپنی اونٹنی قُصواء پر سوار خطاب فرما رہے ہیں۔ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں تمہارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم انہیں پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ (ان میں سے ایک) اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور (دوسری چیز) میری عترت اور اَہلِ بیت ہیں۔

امام ترمذی نے فرمایا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔

۷۔ **امام بزار نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:** بے شک میرا وصال ہونا ہے اور میں نے تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑی ہیں: اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میرے اَہلِ بیت، تم ان دونوں (کو تھامنے) کے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔

٨. عَنِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﵁ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا إِنِ اتَّبَعْتُمُوْهُمَا، وَهُمَا: كِتَابُ اللهِ، وَأَهْلُ بَيْتِي عِتْرَتِي. ثُمَّ قَالَ: أَ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالُوْا: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.(١)

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ.

٩. وَأَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﵁ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ: قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: انْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِي الثَّقَلَيْنِ. فَنَادَى مُنَادٍ: وَمَا الثَّقَلَانِ؟ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: كِتَابُ اللهِ طَرَفٌ بِيَدِ اللهِ وَطَرَفٌ بِأَيْدِيْكُمْ فَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ لَا تَضِلُّوْا، وَالْآخَرُ عِتْرَتِي. وَإِنَّ اللَّطِيْفَ الْخَبِيْرَ نَبَّأَنِي أَنَّهُمَا لَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. سَأَلْتُ رَبِّي ذٰلِكَ لَهُمَا. فَلَا تَقَدَّمُوْهُمَا فَتَهْلِكُوْا، وَلَا تَقْصُرُوْا عَنْهُمَا فَتَهْلِكُوْا، وَلَا تُعَلِّمُوْهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ.(٢)

وَرَوَاهُ جَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ مِنْهُمْ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَأَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، وَحُذَيْفَةُ بْنُ أَسِيْدٍ الْغِفَارِيُّ، وَخُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ، وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَعَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ، وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، وَأَبُو أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيُّ، وَأَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ،

---

(١) أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١١٨، الرقم/٤٥٧٧۔

(٢) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٥/١٦٦، الرقم/٤٩٧١، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٢/٢٨٥۔

۸۔ **حضرت زید بن ارقم** رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے کہ** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جانے والا ہوں اور اگر تم ان کی اتباع کرو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ دو چیزیں کتاب اللہ اور میرے اَہلِ بیت ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں مومنین کی جانوں سے بڑھ کر انہیں عزیز ہوں آپ ﷺ نے ایسا تین مرتبہ فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۔ **امام طبرانی نے حضرت زید بن ارقم** رضی اللہ عنہ **سے طویل روایت تخریج کی ہے کہ** حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دیکھنا کہ میرے بعد تم دو بھاری چیزوں سے کیسا سلوک کرتے ہو۔ ایک ندا دینے والے نے ندا دی: یا رسول اللہ! وہ دو بھاری چیزیں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب جس کا ایک کنارا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں اور دوسرا کنارا تمہارے ہاتھوں میں ہے پس تم اسے مضبوطی سے تھامے رہو تو گمراہ نہیں ہو گے اور دوسری چیز میری عترت ہے۔ بے شک لطیف خبیر رب تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں چیزیں کبھی جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ یہ میرے پاس حوض پر آئیں گی۔ میں نے اپنے رب سے ان دونوں کے لئے یہی مانگا ہے۔ تم ان دونوں پر پیش قدمی نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور نہ ہی ان سے پیچھے رہنا کہ ہلاک ہو جاؤ اور نہ تم ان کو سکھاؤ کیونکہ وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں۔

اسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ ان میں یہ نام بھی شامل ہیں: حضرت علی بن ابی طالب، زید بن ثابت، زید بن ارقم، جابر بن عبد اللہ، ابو ہریرہ، ابو سعید الخدری، حذیفہ بن الیمان، حذیفہ بن اَسید الغفاری، خزیمہ بن ثابت، سہل بن سعد، عدی بن حاتم، عقبہ بن عامر، ابو ایوب الانصاری، ابو شُریح الخزاعی،

وَأَبُو قُدَامَةَ الأَنْصَارِيُّ، وَأَبُوْ لَيْلٰى، وَأَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ، وَعَامِرُ بْنُ لَيْلَى بْنِ ضَمْرَةَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ، وَأَبُوْ ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ، وَأَبُوْ رَافِعٍ، وَأُمُّ سَلَمَةَ، وَأُمُّ هَانِئٍ رضي الله عنهم وَغَيْرُهُمْ.

اَلْقَوْلُ الثَّالِثُ

حَبْلُ اللهِ: فَالْمُرَادُ مِنْهُ الْجَمَاعَةُ.

١. كَمَا رَوٰى سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَالطَّبَرَانِيُّ مِنْ طَرِيْقِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعًا﴾ قَالَ: حَبْلُ اللهِ؛ الْجَمَاعَةُ.(١)

٢. وَأَخْرَجَ ابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالْفَسَوِيُّ وَاللَّالَكَائِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيْلَ افْتَرَقُوْا عَلٰى إِحْدَى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، وَإِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى اثْنَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةٌ. فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا هٰذِهِ الْوَاحِدَةُ؟ قَالَ: فَقَبَضَ يَدَهُ، وَقَالَ: الْجَمَاعَةُ، ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ [آل عمران، ٣/١٠٣].(٢)

---

(١) السيوطي في الدر المنثور، ٢/٢٨٥.

(٢) أخرجه اللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة، ١/٥٦، الرقم/١٤٨، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ٢/٣٧٣، والطبري في جامع البيان، ٤/٣٢، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/٢٨٦.

ابو قُدامہ الانصاری، ابو لیلیٰ، ابو الہیثم بن التیہان، عامر بن لیلیٰ بن ضمرۃ، عبد اللہ بن عباس، ابو ذر الغفاری، ابو رافع، اُمّ سلمہ، اُمّ ہانی ﷺ اور دیگر۔

﴿تیسرا قول﴾

اللہ تعالیٰ کی رسی سے مراد جماعت ہے۔

۱۔ **جیسا کہ سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابنِ جریر، ابن المنذر اور طبرانی** نے شعبی کے طریق سے حضرت ابنِ مسعود ﷺ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے ﴿وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا﴾ کے متعلق فرمایا: اللہ کی رسی سے مراد جماعت ہے۔

۲۔ **ابن جریر طبری، ابن ابی حاتم رازی، فسوی اور لالکائی** نے حضرت انس بن مالک ﷺ سے ایک حدیث بیان کی ہے۔ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً بنی اسرائیل اِکہتر (۷۱) فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور میری امت بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی؛ ان میں ایک کے سوا باقی تمام دوزخ میں جائیں گے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! وہ ایک گروہ کون سا ہے؟ (راوی) کہتے ہیں: آپ ﷺ نے اپنی مٹھی کو بند کیا اور (اشارہ کر کے) فرمایا: وہ جماعت ہے۔ (اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:) ﴿اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو﴾۔

اَلْقَوْلُ الرَّابِعُ

فَالْمُرَادُ مِنهُ: الطَّاعَةُ.

وَهُوَ قَوْلُ الْحَسَنِ. أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ. وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: هُوَ الإِخْلَاصُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ. أَخْرَجَهُ ابْنُ جَرِيْرٍ. وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ: بِعَهْدِ اللهِ وَبِأَمْرِهِ. وَعَنِ ابْنِ زَيْدٍ، قَالَ: الإِسْلَامُ كَمَا ذَكَرَهُ ابْنُ جَرِيْرٍ.(١)

وَكُلُّهَا صِحَاحٌ فَلِكُلِّ أَحَدٍ مِنهَا شَوَاهِدٌ وَلَا نَجِدُ بَيْنَهَا تَنَاقُضًا.

(٤) اَلْقَوْلُ فِي آيَةِ سُوْرَةِ النَّمْلِ

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ○ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِ ۗ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ○
(النمل، ٢٧/٨٩-٩٠)

فِي هٰذِهِ الآيَةِ أَقْوَالٌ:

اَلْقَوْلُ الْأَوَّلُ

اَلْمُرَادُ بِالْحَسَنَةِ الإِيْمَانُ؛ وَالْمُرَادُ بِالسَّيِّئَةِ الشِّرْكُ.

١. كَمَا أَخْرَجَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا﴾ قَالَ: هِيَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

(١) ابن جرير الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٣١/٤.

﴿چوتھا قول﴾

اللہ تعالیٰ کی رسی سے مراد طاعت ہے۔

یہ حسن بصری کا قول ہے۔ اسے امام ابنِ ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔ ابو العالیہ نے کہا ہے کہ اس سے مراد اللہ وحدہٗ کے لیے اخلاص ہے۔ اسے ابنِ جریر نے تخریج کیا ہے۔ حضرت قتادہ نے کہا ہے: یہ اللہ تعالیٰ کا عہد اور اس کا امر ہے۔ ابنِ زید سے مروی ہے، انہوں نے کہا: اس سے مراد اسلام ہے جیسا کہ اسے ابنِ جریر نے بیان کیا ہے۔

یہ تمام اقوال صحیح ہیں کیونکہ ان میں سے ہر ایک کے حق میں دلائل ہیں اور ہم ان کے مابین کوئی تضاد نہیں پاتے۔

(۴) ﴿سورۃ النّمل کی آیت سے متعلق بیان﴾

﴿جو شخص (اس دن) نیکی لے کر آئے گا اس کے لیے اس سے بہتر (جزا) ہوگی اور وہ لوگ اس دن گھبراہٹ سے محفوظ و مامون ہوں گے ○ اور جو شخص برائی لے کر آئے گا تو ان کے منہ (دوزخ کی) آگ میں اوندھے ڈالے جائیں گے۔ بس تمہیں وہی بدلہ دیا جائیگا جو تم کیا کرتے تھے ○﴾

اس آیت کے معنی میں مختلف اقوال ہیں:

﴿پہلا قول﴾

ان میں سے ایک یہ ہے کہ **الحسنة** سے مراد ایمان ہے اور **السیئة** سے مراد شرک ہے۔

۱۔ **جیسا کہ عبد بن حمید، ابنِ جریر اور ابن المنذر** نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمانِ باری تعالیٰ ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا﴾ کے متعلق فرمایا: یہ (کلمہ طیبہ) **لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ** کا اقرار ہے۔

﴿وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِى النَّارِ﴾ قَالَ: هِيَ الشِّرْكُ. وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ مِثْلَهُ.(١)

٢. وَأَخْرَجَ الْحَاكِمُ فِي الْكُنٰى عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَة جاءَ الإِيْمَانُ وَالشِّرْكُ يَجْثُوَانِ بَيْنَ يَدَيِ الرَّبِّ. فَيَقُوْلُ اللهُ لِلإِيْمَانِ: انْطَلِقْ أَنْتَ وَأَهْلُكَ إِلَى الْجَنَّةِ. وَيَقُوْلُ لِلشِّرْكِ: انْطَلِقْ أَنْتَ وَأَهْلُكَ إِلَى النَّارِ. ثُمَّ تَـلَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا﴾ يَعْنِي: قَوْلُ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ ﴿وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ﴾ يَعْنِي: الشِّرْكُ ﴿فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِى النَّارِ﴾.(٢)

٣. وَأَخْرَجَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ وَإِبْرَاهِيْمَ وَأَبِي صَالِحٍ وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ وَعِكْرِمَةَ مِثْلَهُ.(٣)

اَلْقَوْلُ الثَّانِي

كَمَا ذَكَرَ بَعْضُ الْمُفَسِّرِيْنَ أَنَّ الْمُرَادَ بِالْحَسَنَةِ هُنَا: حُبُّ آلِ الْبَيْتِ، وَأَنَّ الْمُرَادَ بِالسَّيِّئَةِ: بُغْضُهُمْ.

---

(١) أخرجه الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٨/١٠٨، وذكره الشوكاني في فتح القدير، ٤/١٥٦۔

(٢) ذكره السيوطي في الدر المنثور، ٦/٣٨٦، والهندي في كنز العمال، ١/٥٣، الرقم/٢٩٤، والشوكاني في فتح القدير، ٤/١٥٧۔

(٣) السيوطي في الدر المنثور، ٦/٣٨٥-٣٨٧۔

اور ﴿وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ فِى النَّارِ﴾ کے متعلق فرمایا: یہ شرک ہے۔ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

۲۔ امام حاکم نے 'الْكُنٰی' میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو ایمان اور شرک رب تعالیٰ کے حضور گھٹنوں کے بل آئیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ ایمان سے فرمائے گا: تم اور تمہارے ماننے والے جنت میں چلے جائیں۔ اور شرک سے فرمائے گا: تم اور تمہارے ماننے والے جہنم میں چلے جائیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿جو شخص (اس دن) نیکی لے کر آئے گا اس کے لیے اس سے بہتر (جزا) ہو گی﴾۔ اس سے مراد لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ کا اقرار ہے اور ﴿اور جو شخص برائی لے کر آئے گا﴾ سے مراد شرک ہے۔ (اس کی سزا ہے): ﴿تو ان کے منہ (دوزخ کی) آگ میں اوندھے ڈالے جائیں گے﴾۔

۳۔ عبد بن حمید نے حضرت حسن بصری، ابراہیم، ابو صالح، سعید بن جبیر، عطاء، مجاہد اور عکرمہ سے بھی اسی طرح ہی روایت کیا ہے۔

﴿دوسرا قول﴾

دوسرا معنی جیسا کہ بعض مفسرین نے بیان کیا ہے کہ یہاں حسنة سے مراد اَہلِ بیتِ اَطہار کی محبت ہے اور سیّئة سے مراد ان سے بغض رکھنا ہے۔

١. **جَاءَ فِي تَفْسِيرِ الثَّعْلَبِيِّ: قَالَ عَلِيٌّ ؓ: الْحَسَنَةُ حُبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، وَالسَّيِّئَةُ بُغْضُنَا، مَنْ جَاءَ بِهَا أَكَبَّهُ اللهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فِي النَّارِ.**

رَوٰى أَبُوْ دَاوُدَ السَّبِيْعِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْهُذَلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؓ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ، أَلَا أُنَبِّئُكَ بِالْحَسَنَةِ الَّتِي مَنْ جَاءَ بِهَا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ، وَالسَّيِّئَةِ الَّتِي مَنْ جَاءَ بِهَا أَكَبَّهُ اللهُ فِي النَّارِ، وَلَمْ يُقْبَلْ مَعَهَا عَمَلٌ؟ قُلْتُ: بَلٰى. قَالَ: الْحَسَنَةُ حُبُّنَا وَالسَّيِّئَةُ بُغْضُنَا. كَمَا نَقَلَهُ الإِمَامُ الثَّعْلَبِيُّ فِي الْكَشْفِ وَالْبَيَانِ بِسَنَدِهٖ.[1]

٢. **وَقَالَ الإِمَامُ الرُّوْيَانِيُّ فِي مُسْنَدِهٖ: قَالَ بَعْضُهُمْ أَخْذًا مِنْ هٰذَا التَّفْسِيرِ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِحَسَنَةٍ لَا تَضُرُّ مَعَهَا مَعْصِيَةٌ؟ فَقِيْلَ: وَمَا هِيَ يَرْحَمُكَ اللهُ؟ قَالَ: حُبُّ آلِ الْبَيْتِ. قَالَ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِسَيِّئَةٍ لَا تَنْفَعُ مَعَهَا طَاعَةٌ؟ قِيْلَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: بُغْضُهُمْ.**[2]

٣. **وَرَوَى الْحَافِظُ الْحَسْكَانِيُّ الْحَنَفِيُّ فِي 'شَوَاهِدِ التَّنْزِيْلِ' بِسَنَدِهٖ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ**

(١) الثعلبي في الكشف والبيان، ٧/٢٣٠، وابن أبي حاتم في التفسير، ٩/٣٠٢٤، الرقم/١٧١٩٠، واسماعيل حقي في روح البيان، ٦/٢٧٤۔

(٢) أخرجه الروياني في المسند، ٢/٢٥٣، الرقم/١٥٢، وابن حجر العسقلاني في المطالب العالية، ١٦/٢١٥، الرقم/٣٩٧٢۔

۱۔ ’تفسیر ثعلبی‘ میں ہے کہ حضرت علی ؓ نے فرمایا: نیکی سے مراد ہم اَہلِ بیت سے محبت ہے اور برائی سے مراد ہم سے بغض رکھنا ہے۔ چنانچہ جو اس برائی کے ساتھ آئے گا اسے اللہ تعالیٰ منہ کے بل آگ میں ڈالے گا۔

ابو داؤد السبیعی نے ابو عبد اللہ الہذلی سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا کہ میں حضرت علی بن ابی طالب ؓ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: ابو عبد اللہ! کیا میں تمہیں اس نیکی کی خبر نہ دوں کہ جو اُسے بجا لائے گا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس برائی کی کہ جو اسے کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں اوندھے منہ ڈالے گا اور اس برائی کے ساتھ اس کا عمل قبول نہیں ہوگا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ ضرور بتلایئے۔ انہوں نے فرمایا: نیکی ہم سے محبت ہے اور برائی ہم سے بغض ہے۔ جیسا کہ اسے امام ثعلبی نے ’الْکَشْفُ وَالْبَیَان‘ میں اپنی سند سے نقل کیا ہے۔

۲۔ امام رویانی نے اپنے مسند میں کہا ہے کہ بعض علماء نے اس تفسیر کو اخذ کرتے ہوئے کہا ہے: کیا میں تمہیں اس نیکی کی خبر نہ دوں کہ اس کے ساتھ کوئی معصیت نقصان نہیں پہنچائے گی؟ ان سے کہا گیا: اللہ آپ پر رحمت فرمائے، وہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اَہلِ بیت کی محبت۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں اس برائی کی خبر نہ دوں کہ اس کے ساتھ کوئی طاعت نفع نہ دے گی؟ عرض کیا گیا: وہ کیا ہے؟ فرمایا: ان سے بغض رکھنا۔

۳۔ حافظ حسکانی الحنفی نے ’شَوَاهِدُ التَّنْزِيْلِ‘ میں اپنی سند سے حضرت ابو سعید الخدری ؓ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ)

بِيَدِهِ، لا يُبْغِضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا أَكَبَّهُ اللهُ ﷻ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهِ.

وَرُوِيَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنهم مِثْلَهُ.

وَرُوِيَ أَيْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، ثُمَّ لَقِيَ اللهَ مُبْغِضًا لِبَنِي هَاشِمٍ لَأَكَبَّهُ اللهُ عَلٰى وَجْهِهِ فِي النَّارِ.[١]

وَفِي الْبَابِ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَمِنْهُمْ: عَلِيٌّ وَأَبُوْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ وَجَابِرٌ وَأَنَسٌ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهم وَغَيْرُهُمْ.

☆ وَقَوْلُهُ ﷻ: ﴿وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ○﴾ أَي أَهْلُ الْبَيْتِ هُمْ أَمَانٌ مِنَ الْفَزَعِ.

١. يَدُلُّ عَلَيْهِ مَا أَخْرَجَ الرُّوْيَانِيُّ بِسَنَدٍ حَسَنٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضي الله عنه مَرْفُوْعًا: النُّجُوْمُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي.[٢]

٢. رَوَى الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَأَيَّدَهُ صَاحِبُ الْمَجْمَعِ، وَالرُّوْيَانِيُّ فِي مُسْنَدِهِ كَمَا رَوَاهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِي الْمَطَالِبِ الْعَالِيَةِ: عَنْ إِيَاسِ بْنِ

---

(١) الحسكاني في شواهد التنزيل/٢٠٣-٢٠٤۔

(٢) أخرجه الروياني في المسند، ٢/٢٥٣، الرقم/١٥٢، وابن حجر العسقلاني في المطالب العالية، ١٦/٢١٥، الرقم/٣٩٧٢۔

کی جان ہے، ہم اَہلِ بیت سے جو بھی بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں اوندھے منہ ڈالے گا۔

معمر اور زہری کے طریق سے حضرت جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی اسی کی مثل روایت کیا گیا ہے۔

عطاء بن ابی رِباح کے طریق سے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان (عبادت کے لیے) ایک ٹانگ پر کھڑا رہا اور پھر اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملا کہ وہ بنی ہاشم سے بغض رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے یہی معنی مروی ہے۔ ان میں حضرت علی، ابو امامہ الباهلی، جابر، انس، ابوسعید، ابنِ عباس رضی اللہ عنہم اور دیگر شامل ہیں۔

☆ **اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:** ﴿اور وہ لوگ اس دن گھبراہٹ سے محفوظ و مامون ہوں گے o﴾: یعنی اَہلِ بیت گھبراہٹ سے مامون ہوں گے۔

۱۔ اس پر وہ حدیث دلالت کرتی ہے جسے **امام رویانی** نے سندِ حسن سے حضرت سلمہ بن اَکوع رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے: ستارے اَہلِ آسمان کے لیے اَمان ہیں اور میرے اَہلِ بیت میری امت کے لیے اَمان ہیں۔

۲۔ امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے اور صاحب المجمع نے اس کی تائید کی ہے۔ رویانی نے اپنے مسند میں جیسے حافظ ابنِ حجر نے اسے 'اَلْمَطَالِبُ الْعَالِيَة' میں روایت کیا

سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: النُّجُوْمُ جُعِلَتْ أَمَانًا لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَإِنَّ أَهْلَ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي. وَقَدْ وَرَدَ بِسَنَدٍ آخَرَ إِلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ وَعَزَّاهُ السَّخَاوِيُّ لِأَحْمَدَ فِي الْمَنَاقِبِ.(١)

وَرُوِيَ أَيْضًا فِي الْفِرْدَوْسِ لِلدَّيْلَمِيِّ بِسَنَدٍ آخَرَ.(٢)

٣. وَرَوَى الإِمَامُ أَحْمَدُ فِي فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ: عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: النُّجُوْمُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ، إِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ ذَهَبَ أَهْلُ السَّمَاءِ. وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ، فَإِذَا ذَهَبَ أَهْلُ بَيْتِي ذَهَبَ أَهْلُ الْأَرْضِ. وَهُوَ مِنْ غَيْرِ طَرِيْقِ مُوْسَى الرَّبَذِيِّ.(٣)

٤. وَعِنْدَ الْحَاكِمِ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: النُّجُوْمُ أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنَ الْغَرَقِ، وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ الِاخْتِلَافِ. فَإِذَا خَالَفَتْهَا قَبِيْلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ اخْتَلَفُوْا فَصَارُوْا حِزْبَ إِبْلِيْسَ.(٤)

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٧/٢٢، الرقم/٦٢٦٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٣١٢، الرقم/٦٩١٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٤۔

(٢) الديلمي في مسند الفردوس، ٤/٣١١، الرقم/٦٩١٣۔

(٣) أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، من فضائل علي ﷺ، ٢/٦٧١، الرقم/١١٤٥۔

(٤) أخرجه الحاكم في المستدرك، ومن مناقب أهل رسول الله ﷺ، ٣/١٦٢، الرقم/٤٧١٥۔

ہے۔ اِیاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ستاروں کو اَہلِ آسمان کے لیے پناہ بنایا گیا ہے اور میرے اَہلِ بیت میری امت کے لیے پناہ ہیں۔ دوسری سند حضرت علی بن ابی طالب ﷺ سے بیان ہوئی ہے اور اسے سخاوی نے امام احمد کی کتاب المناقب کے حوالے سے بیان کیا ہے۔

اور اسے دوسرے طریق سے دیلمی کی الفردوس میں بھی روایت کیا گیا ہے۔

۳۔ **امام احمد نے 'فَضَائِلُ الصَّحَابَةِ' میں حضرت علی ﷺ سے روایت کیا ہے۔** انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لیے پناہ ہیں، جب ستارے غائب ہو جائیں گے تو آسمان والے بھی مٹ جائیں گے۔ اور میرے گھر والے زمین والوں کے لیے پناہ ہیں لہٰذا جب اَہلِ بیت رخصت ہو جائیں گے تو زمین والے بھی ختم ہو جائیں گے۔ یہ حدیث موسیٰ الربذی کے علاوہ دوسرے طریق سے ہے۔

۴۔ **امام حاکم** کے نزدیک یہ حدیث قتادہ، عطاء اور حضرت ابنِ عباس ﷺ کے طریق سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستارے اَہلِ زمین کو غرق ہونے سے بچانے کے لیے امان ہیں اور میرے اَہلِ بیت اختلاف کے وقت میری امت کے لیے اَمان ہیں۔ جب عرب کا کوئی قبیلہ ان کی مخالفت کرے گا تو وہ بٹ جائیں گے اور ابلیس کا گروہ بن جائیں گے۔

امام حاکم نے فرمایا ہے: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٥. وَرَوَى الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرِكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ وَالِدِهٖ مَرْفُوْعًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: النُّجُوْمُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ، فَإِنْ طُمِسَتِ النُّجُوْمُ أَتَى السَّمَاءَ مَا يُوْعَدُوْنَ. وَأَنَا أَمَانٌ لِأَصْحَابِي، فَإِذَا قُبِضْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوْعَدُوْنَ. وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَهْلُ بَيْتِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوْعَدُوْنَ.(١)

٦. وَرَوَاهُ فِي الْمُسْتَدْرِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﵄، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ [الزخرف، ٤٣/٦١]. فَقَالَ: النُّجُوْمُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتْ أَتَاهَا مَا يُوْعَدُوْنَ. وَأَنَا أَمَانٌ لِأَصْحَابِي مَا كُنْتُ، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَاهُمْ مَا يُوْعَدُوْنَ. وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَهْلُ بَيْتِي أَتَاهُمْ مَا يُوْعَدُوْنَ.(٢)

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

---

(١) أخرجه الحاكم في المستدرك، وذكر مناقب المنكدر بن عبد الله، ٣/٥١٧، الرقم/٥٩٢٦۔

(٢) أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب التفسير، تفسير سورة الزخرف، ٢/٤٨٦، الرقم/٣٦٧٦۔

٥۔ امام حاکم نے ’اَلْمُسْتَدْرِک‘ میں محمد بن المنکدر اور ان کے والد کے طریق سے مرفوعاً حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لیے پناہ ہیں، پس جب ستاروں کی روشنی زائل کردی جائے گی تو آسمان پر وہ (قیامت کا) وقت آ جائے گا جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا رہا ہے۔ میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے اَمان ہوں، پس جب میری روح قبض ہو جائے گی تو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم پر وہ وقت آ جائے گا جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا رہا ہے۔ میرے اَہلِ بیت میری امت کے لیے اَمان ہیں، پس جب میرے اَہلِ بیت رخصت ہو جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آ جائے گا جس سے انہیں ڈرایا جاتا ہے۔

٦۔ امام حاکم نے ’اَلْمُسْتَدْرِک‘ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ارشاد باری تعالیٰ) - ﴿اور بے شک وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نزول کریں گے تو قربِ) قیامت کی علامت ہوں گے﴾ کی شرح میں فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لیے پناہ ہیں سو جب ستارے مٹ جائیں گے تو آسمان پر (قیامت کا) وقت آ جائے گا جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا رہا ہے۔ اور جب تک میں ہوں میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے اَمان ہوں، جب میری روح قبض ہو جائے گی تو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم پر وہ وقت آ جائے گا جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا رہا ہے۔ اور میرے اَہلِ بیت میری امت کے لیے اَمان ہیں، سو جب میرے اَہلِ بیت رخصت ہو جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آ جائے گا جس سے انہیں ڈرایا جاتا رہا ہے۔

امام حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٧. وَرَوَاهُ أَحْمَدُ أَيْضًا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ وَالْحَاكِمُ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ، وَالْحُمَوِيْنِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ بِسَنَدِهٖ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ﷺ. كُلُّهُمْ مَرْفُوْعًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَهُمْ تِسْعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ رُوِيَتْ عَنْهُمْ بِطُرُقٍ مُخْتَلِفَةٍ. وَشَاهِدُهُ مِنَ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ: ﴿وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ط وَمَا كَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ [الأنفال، ٨/٣٣]، وَلَا شَكَّ أَنَّ آلَ الْبَيْتِ قِطْعَةٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ. أَشَارَ ﷺ إِلٰى وُجُوْدِ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى فِي أَهْلِ بَيْتِهٖ. وَأَنَّهُمْ أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ كَمَا كَانَ هُوَ ﷺ أَمَانًا لَهُمْ، وَفِي ذٰلِكَ أَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ.(١)

٨. وَأَيَّدَهُ مَا أَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ مَرْفُوْعًا: إِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ.(٢)

رَوَاهُ الْحَاكِمُ أَيْضًا فِي الْمُسْتَدْرِكِ، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيْرِ، وَأَنَّهُ مَرْوِيٌّ بِطُرُقٍ أُخْرٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ فِي الْكَبِيْرِ، وَأَبِي نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ، وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ ﷺ كَمَا عِنْدَ الْبَزَّارِ.

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٧١، الرقم/١١٤٥، والحاكم في المستدرك، باب من مناقب أهل رسول اللّٰه ﷺ، ٣/١٦٢، الرقم/٤٧١٥۔

(٢) أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٦٣، الرقم/٤٧٢٠، والبزار في المسند، ٩/٣٤٣، الرقم/٣٩٠٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٨٥، الرقم/٥٨٧٠، وأيضًا في، ٤/١٠، الرقم/٣٤٧٨، وأيضًا في، ←

۷۔ امام احمد نے بھی حضرت انس بن مالک ﷺ، حاکم نے حضرت ابو موسیٰ الاشعری ﷺ، حُموینی نے حضرت ابوسعید الخدری ﷺ سے اپنی سند سے حضرت حسین بن علی ﷺ سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث نو صحابہ کرام ﷺ سے مختلف طرق کے ساتھ مروی ہے اور سب نے حضور نبی اکرم ﷺ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اس پر قرآن بھی گواہ ہے: ﴿اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کی یہ شان نہیں کہ ان پر عذاب فرمائے درآنحالیکہ (اے حبیبِ مکرّم!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں، اور نہ ہی اللہ ایسی حالت میں ان پر عذاب فرمانے والا ہے کہ وہ (اس سے) مغفرت طلب کر رہے ہوں﴾۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اَہلِ بیت حضور نبی اکرم ﷺ کے وجودِ مسعود کا حصہ ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنے اَہلِ بیت کے متعلق اس معنوی وجود کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ وہ اَہلِ زمین کے لیے ایسے ہی امان ہیں جیسے حضور ﷺ ان کے لیے امان تھے۔ اس پر کثیر احادیث مروی ہیں۔

۸۔ امام طبرانی کی '**الْأَوْسَط**' میں حضرت ابو سعید الخدری ﷺ سے روایت کردہ مرفوع حدیث بھی اس کی تائید کرتی ہے: میرے اَہلِ بیت کی مثال حضرت نوح ﷺ کی کشتی کی سی ہی ہے جو اس میں سوار ہوگیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔

اسے امام حاکم نے بھی '**الْمُسْتَدْرِک**' میں، طبرانی نے '**الْمُعْجَمُ الْأَوْسَط**' اور '**الْمُعْجَمُ الصَّغِيْر**' میں روایت کیا ہے۔ یہ حدیث حضرت ابنِ عباس ﷺ سے کئی دیگر طرق سے '**الْمُعْجَمُ الْكَبِيْر**' میں اور ابو نعیم کی '**حِلْيَةُ الْأَوْلِيَاء**' میں مروی ہے اور حضرت ابو ذر الغفاری ﷺ سے مسند البزار میں مروی ہے۔

.... ٣٥٥/٥، الرقم/٥٥٣٦، وأيضًا في المعجم الكبير، ٣٤/١٢، الرقم/٢٣٨٨، ٢٦٣٨، ٢٦٣٦، وأيضًا في المعجم الصغير، ٢٤٠/١، الرقم/٣٩١، وأيضًا في، ٨٤/٢، الرقم/٨٢٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣٠٦/٤، وذكره الديلمي في مسند الفردوس، ٢٣٨/١، الرقم/٩١٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٦٨/٩۔

٩. وَقَالَ مُـلَّا عَلِيٌّ الْقَارِي فِي مِرْقَاةِ الْمَفَاتِيحِ شَرْحُ مِشْكَاةِ الْمَصَابِيحِ: وَيُؤَيِّدُهُ مَا أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي الْمَنَاقِبِ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلنُّجُوْمُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ ذَهَبَ أَهْلُ السَّمَاءِ، وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ، فَإِذَا ذَهَبَ أَهْلُ بَيْتِي ذَهَبَ أَهْلُ الْأَرْضِ.(١)

(٥) اَلْقَوْلُ فِي آيَةِ سُوْرَةِ النَّحْلِ

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾

(النحل، ١٦/ ٤٣)

وَفِي مَعْنٰى 'أَهْلُ الذِّكْرِ' أَقْوَالٌ:

أَحَدُهَا: أَنَّهُمْ أَهْلُ التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيْلِ؛ قَالَهُ أَبُوْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ.

وَالثَّانِي: أَهْلُ الْقُرْآنِ، قَالَهُ ابْنُ زَيْدٍ.(٢)

وَالثَّالِثُ: الْعُلَمَاءُ.

وَالرَّابِعُ: أَنَّهُمْ أَهْلُ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ.

---

(١) ملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ١١/ ٣٢٧-٣٢٨۔

(٢) ابن عطية الأندلسي في المحرّر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز، ٣/ ٣٩٥۔

۹۔ ملا علی القاری نے 'مِرْقَاةُ الْمَفَاتِيحِ شَرْحُ مِشْكَاةِ الْمَصَابِيحِ' میں کہا ہے: اس قول کی تائید امام احمد بن حنبل کی کتاب المناقب میں حضرت علی ؓ سے مروی حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لیے پناہ ہیں، جب ستارے غائب ہو جائیں گے تو آسمان والے بھی مٹ جائیں گے (قیامت برپا ہو جائے گی)۔ میرے گھر والے زمین والوں کے لیے پناہ ہیں لہٰذا جب اَہلِ بیت رخصت ہو جائیں گے تو زمین والے بھی ختم ہو جائیں گے۔

(۵) ﴿سورۃ النّحل کی آیت سے متعلق بیان﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿سو تم اَہلِ ذکر سے پوچھ لیا کرو اگر تمہیں خود (کچھ) معلوم نہ ہو۞﴾۔

اَہلِ ذکر کے معنی کے تعین میں مختلف اقوال ہیں کہ ان سے کون مراد ہیں۔

پہلا قول یہ ہے کہ ان سے مراد تورات اور انجیل کے جاننے والے ہیں۔ اس قول کو ابو صالح نے حضرت ابنِ عباس ؓ سے روایت کیا ہے۔

دوسرا یہ ہے کہ ان سے مراد اَہلِ قرآن ہیں۔ یہ ابنِ زید نے کہا ہے۔

تیسرے قول کے مطابق یہ علماء ہیں۔

اور چوتھا یہ ہے کہ ان سے مراد حضور نبی اکرم ﷺ کے اَہلِ بیت ہیں۔

١. **كَمَا أَخْرَجَ الإِمَامُ الْقَاضِي عُبَيْدُ اللهِ النَّيْسَابُوْرِيُّ الْحَنَفِيُّ الْحَسْكَانِيُّ فِي 'شَوَاهِدِ التَّنْزِيْلِ'** بِسَنَدِهِ عَنْ وَكِيْعٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ عَنِ الْحَارِثِ قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا عَنْ هٰذِهِ الآيَةِ ﴿فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ﴾ [النحل، ١٦/٤٣]، فَقَالَ: وَاللهِ، إِنَّا لَنَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ، نَحْنُ أَهْلُ الْعِلْمِ، وَنَحْنُ مَعْدِنُ التَّأْوِيْلِ وَالتَّنْزِيْلِ. وَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِهِ مِنْ بَابِهِ.(١)

٢. **وَرَوٰى عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ** بِسَنَدِهِ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (مُحَمَّدٍ الْبَاقِرِ ﵇) فِي قَوْلِهِ: ﴿فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ﴾ [النحل، ١٦/٤٣] قَالَ: نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ.(٢)

وَهٰذَا قَوْلُ مُوْسَى بْنِ عَثْمَانَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، وَقَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيَّةِ، وَقَوْلُ السُّدِّيِّ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ وَغَيْرِهِمْ.(٣)

٣. **وَقَالَ الإِمَامُ الطَّبَرَانِيُّ:** لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ ﴿فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾. قَالَ عَلِيٌّ ﵁: نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ.(٤)

٤. **ذَكَرَ الْحَافِظُ ابْنُ كَثِيْرٍ فِي تَفْسِيْرِهِ:** قَوْلُ الإِمَامِ أَبِي جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ: نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ- وَمُرَادُهُ أَنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ أَهْلُ الذِّكْرِ- صَحِيْحٌ، فَإِنَّ هٰذِهِ

---

(١) الحسكاني في شواهد التنزيل، ١/٣٣٤، الرقم/٤٥٩ـ

(٢) الحسكاني في شواهد التنزيل، ١/٣٣٥، الرقم/٤٦٠ـ

(٣) الحسكاني في شواهد التنزيل، ١/٣٣٦ـ

(٤) ابن جرير الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ١٧/٥ـ

۱۔ **جیسا کہ امام قاضی عبید اللہ النیسابوری الحنفی الحسکانی نے 'شَوَاهِدُ التَّنْزِيْلِ' میں** اپنی سند سے وکیع، سفیان اور السدی کے طریق سے حارث سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس آیت - ﴿سوتم اَہلِ ذکر سے پوچھ لیا کرو اگر تمہیں خود (کچھ) معلوم نہ ہو﴾ - کے متعلق سوال کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم (اَہلِ بیت) اَہلِ ذکر ہیں۔ ہم اَہلِ علم ہیں اور ہم (کلامِ الٰہی کی) تاویل اور تنزیل کی کان ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ پس جو علم کا ارادہ رکھتا ہے وہ (اس کے حصول کے لیے) اس کے دروازے سے آئے۔

۲۔ **عثمان بن ابی شیبہ** نے اپنی سند سے حضرت جابر الجعفی کے طریق سے امام ابوجعفر محمد الباقر رضی اللہ عنہ سے فرمانِ باری تعالیٰ - ﴿سوتم اَہلِ ذکر سے پوچھ لیا کرو اگر تمہیں خود (کچھ) معلوم نہ ہو﴾ - کے متعلق روایت کیا، انہوں نے فرمایا: ہم (اَہلِ بیت) اَہلِ ذکر ہیں۔

یہی قول حضرت جابر الجعفی کا ہے جو انہوں نے موسیٰ بن عثمان سے روایت کیا ہے اور یہی قول محمد بن علی الحنفیہ اور سدی کا ہے جو انہوں نے فضیل بن یسار اور دیگر سے روایت کیا ہے۔

۳۔ **امام طبرانی نے کہا ہے** کہ جب آیتِ مبارکہ - ﴿سوتم اَہلِ ذکر سے پوچھ لیا کرو اگر تمہیں خود (کچھ) معلوم نہ ہو﴾ - نازل ہوئی، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم (اَہلِ بیت) ہی اَہلِ ذکر ہیں۔

۴۔ **حافظ ابنِ کثیر نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے:** امام ابوجعفر الباقر کا قول کہ ''ہم (اَہلِ بیت) اَہلِ ذکر ہیں۔'' صحیح ہے۔ ان کی مراد یہ ہے کہ یہ امتِ محمدی اَہلِ ذکر ہے کیونکہ یہ امت

الْأُمَّةَ أَعْلَمُ مِنْ جَمِيْعِ الْأُمَمِ السَّالِفَةِ. وَعُلَمَاءُ أَهْلِ بَيْتِ الرَّسُوْلِ، عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالرَّحْمَةُ، من خَيْرِ الْعُلَمَاءِ إِذَا كَانُوْا عَلَى السُّنَّةِ الْمُسْتَقِيْمَةِ، كَعَلِيٍّ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَبَنِي عَلِيٍّ: الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ، وَعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبِي جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ – وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ – وَجَعْفَرٍ ابْنِهِ، وَأَمْثَالِهِمْ وَأَضْرَابِهِمْ وَأَشْكَالِهِمْ. مِمَّنْ هُوَ مُتَمَسِّكٌ بِحَبْلِ اللهِ الْمَتِيْنِ وَصِرَاطِهِ الْمُسْتَقِيْمِ، وَعَرَفَ لِكُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، وَنَزَلَ كُلَّ الْمُنَزَّلِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ وَاجْتَمَعَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ.(١)

٥. **قَالَ الطَّبَرِيُّ فِي تَفْسِيْرِهِ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (مُحَمَّدٍ الْبَاقِرِ): ﴿فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ [النحل، ١٦/٤٣]، قَالَ: نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ.(٢)**

٦. **وَقَالَ الْإِمَامُ أَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ فِي 'الْهِدَايَةُ إِلٰى بُلُوْغِ النِّهَايَةِ': قَالَ عَلِيٌّ ﷺ: نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ.(٣)**

٧-٩. وَرَوَى الثَّعْلَبِيُّ أَيْضًا فِي تَفْسِيْرِهِ 'الْكَشْفُ وَالْبَيَانُ' وَذَكَرَ الإِمَامُ الْقُرْطُبِيُّ وَالْعَلَّامَةُ الآلُوْسِيُّ فِي تَفَاسِيْرِهِمْ نَحْوَهُ.(٤)

(١) ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٥٧١-٥٧٢۔
(٢) ابن جرير الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ١٤/١٠٩۔
(٣) ١۔ الثعلبي في الكشف و البيان، ٦/٢٧٠
٢۔ القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١١/٢٧٢
(٤) الثعلبي في الكشف والبيان، ٦/٢٧٠ والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١١/٢٧٢، وآلوسي في روح المعاني، ١٤/١٤٧۔

گزشتہ جمیع اُمم سے زیادہ عالم ہے۔ اور علمائے اَہلِ بیتِ رسول ﷺ - **علیہم السلام والرحمۃ** (ان پر سلام اور رحمت ہو)- سب علماء سے بہتر ہیں جب وہ سنتِ مستقیمہ پر قائم ہوں گے۔ جیسے حضرت علی، حضرت ابنِ عباس، حضرت علی کے بیٹے: حسن اور حسین، محمد بن الحنفیہ، اور علی بن حسین زین العابدین، علی بن عبد اللہ بن عباس، ابو جعفر محمد بن علی بن حسین الباقر، اور ان کے بیٹے جعفر الصادق ﷺ اور ان کی مثل، ان کی طرح اور ان جیسے دیگر۔ جو اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی اور اس کے سیدھے راستے کو تھامنے والا ہو، ہر حق دار کے حق کی معرفت رکھتا ہو، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی عطا کردہ ہر نازل شدہ آیت کو اس کے مقام پر رکھنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کے بندوں ایمان والوں کے دل بھی اس پر مجتمع ہوں (وہ بھی اَہلِ ذکر میں شامل ہے۔)

۵۔ **امام طبری نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے:** امام ابو جعفر (محمد الباقر) ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان مبارک - ﴿سوتم اَہلِ ذکر سے پوچھ لیا کرو اگر تمہیں خود (کچھ) معلوم نہ ہو﴾ - کے بارے میں مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہم (اَہلِ بیت) اَہلِ ذکر ہیں۔

۶۔ **امام ابو محمد المکی نے 'اَلْهِدَايَةُ إِلٰى بُلُوْغِ النِّهَايَةِ' میں کہا ہے:** حضرت علی ﷺ نے فرمایا: ہم اَہلِ ذکر ہیں۔

۷-۹۔ امام ثعلبی نے بھی اپنی تفسیر 'اَلْكَشْفُ وَالْبَيَانُ' میں اسے روایت کیا ہے اور امام قرطبی وعلامہ آلوسی نے اپنی اپنی تفاسیر میں اسی طرح بیان کیا ہے۔

حِرْصُ الصَّحَابَةِ ﷺ وَالْأَئِمَّةِ عَلٰى إِكْرَامِ أَهْلِ الْبَيْتِ ﷺ وَالتَّوَدُّدِ إِلَيْهِمْ

١. وَكَانَ سَيِّدُنَا أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ ﷺ شَدِيْدَ الْمَحَبَّةِ فِيْهِمْ، كَثِيْرَ التَّعْظِيْمِ لِجَنَابِهِمْ. يُوَادِّهِمْ وَيُوَاصِلُهُمْ، وَيَقُوْلُ كَمَا فِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنْ عَائِشَةَ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢. وَكَانَ يُوْصِي بِهِمْ، وَيَقُوْلُ كَمَا فِي الْبُخَارِيِّ أَيْضًا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ عَنْهُ: ارْقُبُوْا مُحَمَّدًا ﷺ فِي أَهْلِ بَيْتِهٖ. يَعْنِي: احْفَظُوْهُ فِيْهِمْ وَلَا تُؤْذُوْهُمْ، وَلَا تُسَيِّئُوْا إِلَيْهِمْ. وَقِيْلَ: الْمَعْنٰى: شَاهِدُوْهُ فِيْهِمْ، لِأَنَّ الْجُزْءَ مِنَ الْكُلِّ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب قرابة رسول الله ﷺ ومنقبة فاطمة ﷺ، ٣/١٣٦٠، الرقم/٣٥٠٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب قول النبي ﷺ: لا نورث ما تركنا فهو صدقة، ٣/١٣٨٠، الرقم/١٧٥٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٩، الرقم/٥٥۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب قرابة رسول الله ﷺ ومنقبة فاطمة ﷺ، ٣/١٣٦١، الرقم/٣٥٠٩، وأيضًا ←

﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ کا اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کی حد درجہ تعظیم و محبت کا بیان﴾

۱۔ **حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ** ان سے شدید محبت کرتے اور ان کی خدمت میں کثرت سے تعظیم بجا لاتے تھے۔ وہ ان سے محبت کرتے اور ہمہ وقت ان سے جڑے رہتے، جیسا کہ 'صحیحین' میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ کہا کرتے تھے: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت دار مجھے اپنے قرابت داروں سے صلہ رحمی کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۔ **اور وہ ان کے متعلق وصیت کیا کرتے تھے** جیسا کہ 'صحیح البخاری' میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ان سے مروی ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے: تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اَہلِ بیت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال رکھا کرو۔ یعنی ان کے بارے میں تم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کے حقوق) کی حفاظت کرو اور ان (اَہلِ بیت) کو اذیت نہ پہنچاؤ اور نہ ان سے برا سلوک کرو۔ کہا گیا ہے کہ اس کا معنی یہ بھی ہے کہ تم ان (کے اجسام اور خون) میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی کا تصور کرو، کیونکہ جزء کل سے ہی ہوتا ہے۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

.... في كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، ٣/١٣٧٠، الرقم/٣٥٤١۔

٣. وَكَذٰلِكَ كَانَ سَيِّدُنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ يُحِبُّهُمْ كَثِيرًا، وَيُعَظِّمُهُمْ غَايَةَ التَّعْظِيمِ، وَيَسْتَسْقِي بِهِمْ إِذَا نَزَلَ بِالنَّاسِ قَحْطٌ. وَالْقِصَّةُ وَرَدَتْ فِي صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ وَغَيْرِهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ كَانَ إِذَا قُحِطُوا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ﷺ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا. قَالَ: فَيُسْقَوْنَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

٤. رَوَى ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيْخِ دِمَشْقٍ بِسَنَدِهِ إِلَى ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ﷺ فِي وِلَايَتِهِمَا لَا يَلْقَى الْعَبَّاسَ مِنْهُمَا وَاحِدٌ وَهُوَ رَاكِبٌ إِلَّا نَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ وَقَادَهَا وَمَشٰى مَعَ الْعَبَّاسِ حَتّٰى يُبْلِغَهُ مَنْزِلَهُ أَوْ مَجْلِسَهُ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب سؤال النّاس الإمام الاستسقاء إذا قحطوا، ٣٤٢/١، الرقم/٩٦٤، وأيضا في كتاب فضائل الصحابة، باب ذكر العبّاس بن عبد المطّلب ﷺ، ١٣٦٠/٣، الرقم/٣٥٠٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٣٣٧/٢، الرقم/١٤٢١، وابن حبان في الصحيح، ١١٠/٧، الرقم/٢٨٦١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤٩/٣، الرقم/٢٤٣٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣٥٢/٣، الرقم/٦٢٢٠، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٢٧٠/١، الرقم/٣٥١ـ

٤: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٧٤/٢٦، وذكره الهندي في كنز العمال، ٢٢٢/١٣، الرقم/٣٧٣٣٢ـ

۳۔ **اسی طرح حضرت عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہ اَہلِ بیت سے شدید محبت کرتے اور غایت درجہ ان کی تعظیم کرتے تھے۔ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو وہ ان کے وسیلہ سے رب تعالیٰ سے بارش کی دعا کیا کرتے تھے۔ صحیح البخاری اور دیگر کتب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما کے وسیلہ سے بارش کی دعا کیا کرتے تھے اور (بارگاہِ الٰہی میں) یوں عرض کرتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرّم ﷺ کو اپنا وسیلہ بنایا کرتے تھے تو تُو ہم پر بارش برسا دیتا تھا، آج ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرم ﷺ کے چچا جان کو وسیلہ بناتے ہیں سو ہم پر بارش برسا۔ راوی نے بیان کیا: چنانچہ ان پر بارش برسا دی جاتی۔

اسے امام بخاری، ابن خزیمہ، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۴۔ **امام ابنِ عساکر نے اپنی سند سے تاریخِ دمشق میں ابنِ شہاب سے روایت کیا ہے کہ** انہوں نے کہا: حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا اپنے دورِ حکومت میں یہ معمول تھا کہ جب ان دونوں میں سے کوئی صاحب بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے راستے میں ملتے اور وہ سواری پر ہوتے تو (حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی تعظیم کی خاطر) اپنی سواری سے نیچے اتر آتے اور اس سواری کے آگے اس کی لگام پکڑ کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ساتھ چلتے، یہاں تک کہ اُنہیں ان کے گھر یا نشست گاہ

فَيُفَارِقَهُ.

٥. **أَخْرَجَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الِاسْتِيْعَابِ: أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ﷺ لَمْ يَمُرَّ بِعُمَرَ ﷺ وَلَا بِعُثْمَانَ ﷺ وَهُمَا رَاكِبَانِ إِلَّا نَزَلَا حَتّٰى يَجُوْزَ الْعَبَّاسُ، إِجْلَالًا لَهُ، وَيَقُوْلَانِ: عَمُّ النَّبِيِّ ﷺ.**

وَفِي فَيْضِ الْقَدِيْرِ لِلْحَافِظِ الْمُنَاوِيِّ، قَالَ: وَمِنْ ثَمَّ كَانَ الصَّحْبُ يُعَظِّمُوْنَهُ غَايَةَ التَّعْظِيْمِ.(١)

٦. **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ دَاوُدَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: رَكِبَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَأَخَذَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِرِكَابِهِ، فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُوْلِ اللهِ. فَقَالَ: هٰكَذَا أُمِرْنَا أَنْ نَفْعَلَ بِعُلَمَائِنَا، فَقَبَّلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَدَهُ وَقَالَ: هٰكَذَا أُمِرْنَا أَنْ نَفْعَلَ بِأَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّنَا.**

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَأَيَّدَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ.

وَهٰكَذَا كَانَ حَالُ الصَّحَابَةِ كُلُّهُمْ ﷺ فِي تَعْظِيْمِهِمْ وَمَحَبَّتِهِمْ، وَإِكْرَامِهِمْ وَالتَّوْصِيَةِ بِهِمْ. فَكَانُوْا يُحِبُّوْنَهُمْ وَيُعَظِّمُوْنَهُمْ، وَيُكْرِمُوْنَهُمْ

٥: ابن عبد البر في الاستيعاب، ٢/٨١٤، والمناوي في فيض القدير، ٤/٣٧٣.

(١) المناوي في فيض القدير، ٤/٣٧٣.

٦: أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٢٨، وابن كثير ـــ

تک چھوڑتے اور پھر ان سے جدا ہوتے۔

۵۔ **امام ابنِ عبد البر نے 'اَلِاسْتِيْعَاب' میں روایت کیا ہے کہ حضرت عباس بن عبد المطلب** رضی اللہ عنہ جب بھی حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرتے اور وہ دونوں سواری پر ہوتے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گزرنے تک ان کی تعظیم کی خاطر وہ سواری سے نیچے اتر آتے اور کہتے: یہ حضور نبی اکرم ﷺ کے (قابلِ تعظیم) چچا ہیں۔

اور حافظ مناوی نے 'فَيْضُ الْقَدِيْر' میں کہا ہے: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی غایت درجہ تعظیم کیا کرتے تھے۔

۶۔ **حضرت عبد اللہ بن المبارک**، حضرت داؤد- جو کہ ابو ہند کے بیٹے ہیں- سے، اور وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (ادباً) ان کی رکاب کو تھام لیا۔ اُنہوں نے کہا: اے حضور نبی اکرم ﷺ کے چچا زاد! ایسا نہ کیجئے، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ہمیں اپنے علماء کے ساتھ ایسے ہی حسنِ ادب کا حکم دیا گیا ہے۔ (اِس پر) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اُن کے ہاتھ کو چوم لیا اور کہا: ہمیں بھی (حضور نبی اکرم ﷺ کے) اَہلِ بیت کے ساتھ اِس طرح سے (اَدب و محبت کا) معاملہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اِسے امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔ ابن کثیر نے ان کی تائید کی ہے۔

جمیع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اَہلِ بیت کرام علیہم السلام کے ساتھ تعظیم، محبت، اکرام اور تعریف کا یہی حال تھا۔ وہ ان سے محبت کرتے، ان کی تعظیم بجا لاتے، ان کی عزت و تکریم کرتے

.... في البداية والنهاية، ٨/٣٠١، والمناوي في فيض القدير، ٢/٢٢، والسخاوي في الاستجلاب/١٥٢۔

وَيُقَدِّمُوْنَهُمْ عَلٰى أَهَالِيْهِمْ وَأَقَارِبِهِمْ، بَلْ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ، تَوَدُّدًا بِذٰلِكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. وَيَحُثُّوْنَ غَيْرَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ وَيُوْصُوْنَهُمْ بِهِ، وَيُؤَكِّدُوْنَ عَلَيْهِ فِي الْوَصِيَّةِ.

٧. وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ، قَالَ: حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ يَوْمًا خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ، وَمَنْ مَاتَ عَلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

٨. قَالَ الْفَقِيْهُ أَبُو اللَّيْثِ السَّمَرْقَنْدِيُّ فِي تَنْبِيْهِ الْغَافِلِيْنَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ قَالَ: قَالَ لِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ﷺ: يَا عَطِيَّةُ، احْفَظْ وَصِيَّتِي، مَا أَرَاكَ بِصَاحِبِي غَيْرَ سَفَرِي هٰذَا: أَحِبَّ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَمُحِبِّي آلِ مُحَمَّدٍ، وَأَبْغِضْ مُبْغِضِي آلِ مُحَمَّدٍ وَلَوْ كَانُوْا صَوَّامًا قَوَّامًا.

٩. وَقَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ﷺ إِذَا جَاءَهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَلَوْ

٧: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٤٢، الرقم/٢٧٢١، وابن تيمية في منهاج السنة النبوية، ٥/٧٥.

٨: أخرجه أبو الليث في تنبيه الغافلين بأحاديث سيد الأنبياء والمرسلين ﷺ، باب فضل إطعام الطعام وحسن الخلق، ١/٣٦١، الرقم/ ٧١٦.

٩: أخرجه أبو الفرج الأصبهاني في الأغاني، ٩/٣٠١، والقاضي عياض في مشارق الأنوار، ١/١٠١، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٦٦٢، والإسفراييني في التبصير في الدين/١٧٩، والسخاوي في الاستجلاب/٩٦.

اور اپنے اَہل و عیال و اَقارب حتیٰ کہ اپنی جانوں پر انہیں مقدم رکھتے تھے۔ وہ اس عمل سے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں محبت کا اظہار کر رہے ہوتے۔ وہ دوسروں کو بھی اس عمل کی ترغیب دیتے اور اُنہیں اس کی وصیت کرتے اور وصیت میں تاکید بھی کرتے تھے۔

۷۔ **حضرت ابنِ مسعود** رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے**، انہوں نے کہا: آلِ محمد ﷺ سے ایک دن محبت کرنا سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے اور جو اس پر فوت ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۸۔ **فقیہ ابو اللیث السمرقندی** نے 'تَنْبِيْهُ الْغَافِلِيْنَ' میں اپنی سند جریر، الاعمش اور عطیہ العوفی کے طریق سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: **مجھ سے حضرت جابر بن عبد اللہ** رضی اللہ عنہما **نے کہا**: اے عطیہ! میری وصیت یاد رکھنا، کیونکہ میں تمہیں اپنے اس سفر کے علاوہ اپنا ہم نشین نہیں دیکھتا: تم آلِ محمد مصطفیٰ ﷺ اور محبانِ آلِ محمد ﷺ سے محبت کرنا اور آلِ محمد ﷺ سے بغض رکھنے والوں سے بغض رکھنا اگرچہ وہ کثرت سے روزے رکھنے والے اور شب زندہ دار ہوں۔

۹۔ **حضرت عمر بن عبد العزیز** رضی اللہ عنہ کے پاس اَہلِ بیت میں سے جب کوئی بھی آتا، خواہ وہ

كَانَ حَدِيْثَ السِّنِّ يَرْفَعُ مَجْلِسَهُ وَيُقْبِلُ عَلَيْهِ، وَيَقْضِي حَوَائِجَهُ كُلَّهَا. وَيَقُوْلُ لِبَعْضِهِمْ: إِذَا كَانَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَاكْتُبْ إِلَيَّ وَأَرْسِلْ، فَإِنِّي أَسْتَحِي مِنَ اللهِ أَنْ يَرَاكَ عَلٰى بَابِي. وَيَقُوْلُ: مَا عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكُمْ، وَلَأَنْتُمْ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي. وَكَانَ يَطْلُبُ مِنْهُمْ أَنْ يَشْفَعُوْا لَهُ فِي عَرَصَاتِ الْقِيَامَةِ.

وَرَوٰى **أَبُو الْفَرَجِ الْأَصْبَهَانِيُّ** مِنْ طَرِيْقِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبَانَ الْقُرَشِيِّ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ﵃ دَخَلَ يَوْمًا عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ حَدَثُ السِّنِّ وَلَهُ وَفْرَةٌ. فَرَفَعَ عُمَرُ مَجْلِسَهُ، وَأَقْبَلَ عَلَيْهِ، وَقَضٰى حَوَائِجَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِعُكْنَةٍ مِنْ عُكَنِهِ، فَغَمَزَهَا حَتّٰى أَوْجَعَهُ، وَقَالَ: أُذْكِّرُهَا عِنْدَكَ لِلشَّفَاعَةِ. فَلَمَّا خَرَجَ لِيْمَ عَلٰى مَا فَعَلَ بِهٖ. فَقَالَ: حَدَّثَنِي الثِّقَةُ حَتّٰى كَأَنِّي أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: 'إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، يَسُرُّنِي مَا يَسُرُّهَا'. وَأَنَا أَعْلَمُ أَنَّ فَاطِمَةَ ﵂ لَوْ كَانَتْ حَيَّةً لَسَرَّهَا مَا فَعَلْتُ بِابْنِهَا. قَالُوْا: فَمَا غَمْزُكَ بَطْنَهُ وَقَوْلُكَ مَا قُلْتَ؟ فَقَالَ: غَنِّهِ، لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ إِلَّا وَلَهُ شَفَاعَةٌ، وَرَجَوْتُ أَنْ أَكُوْنَ فِي شَفَاعَةِ هٰذَا.

رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ وَالْقَاضِي عِيَاضُ.

نوعمر لڑکا ہی کیوں نہ ہوتا وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کا استقبال کرتے اور اس کی تمام ضروریات کو پورا کرتے۔ وہ ان میں سے بعض سے کہتے: جب بھی آپ کو کوئی حاجت ہو تو مجھے لکھ کر بھیج دیا کریں کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آتی ہے کہ وہ آپ کو میرے دروازے پر دیکھے۔ اور وہ کہتے: روئے زمین پر اس وقت کوئی گھر بھی میرے نزدیک آپ سے زیادہ محبوب نہیں ہے اور تم مجھے اپنے گھر والوں سے زیادہ محبوب ہو۔ وہ (حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ) ان سے درخواست کیا کرتے تھے کہ وہ میدان حشر میں ان کے لئے شفاعت فرمائیں۔

امام ابو الفرج الاصبہانی نے عبد اللہ بن عمر القواریری، یحییٰ بن سعید، سعید بن اَبان القرشی کے طریق سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم ایک دن حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ وہ ابھی نوعمر تھے اور ان کے سر پر زلفیں تھیں۔ حضرت عمر (بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ) نے اپنی نشست سے اٹھ کر ان کا استقبال کیا اور ان کی جملہ حاجات کو پورا کیا پھر ان کے پیٹ کی ایک سلوٹ کو پکڑا اور اسے چوب لگائی انہیں تکلیف ہوئی، اور کہا: میں نے اسے آپ کے پاس شفاعت کی یاد دہانی کے لیے چھوڑا ہے۔ جب وہ (شہزادے) چلے گئے تو اُنہیں اس فعل پر ملامت کی گئی۔ تو انہوں نے کہا: مجھ سے ثقہ راوی نے بیان کیا ہے گویا کہ میں وہ حدیث خود رسول اللہ ﷺ سے سن رہا ہوں: بے شک فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔ جو چیز اسے خوش کرتی ہے وہ مجھے خوش کرتی ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ اگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا زندہ ہوتی تو (ان کی حاجات پوری کر کے) جو سلوک میں نے ان کے بیٹے کے ساتھ کیا ہے یہ انہیں ضرور خوش کرتا۔ لوگوں نے کہا: تو آپ کا شہزادے کے پیٹ کو چوب لگانا اور انہیں وہ کچھ کہنا جو آپ نے کہا ہے اس کا کیا ماجرا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اَہلِ بیت کی مدح سرائی کرو کہ بنو ہاشم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کے پاس شفاعت کا حق نہ ہو، اور میں امید کرتا ہوں کہ مجھے یہ شفاعت نصیب ہو گی۔

اسے امام اصبہانی اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

١٠. وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَسَنِ بْنِ حُسَيْنٍ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي حَاجَةٍ لِي، فَقَالَ لِي: إِذَا كَانَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَأَرْسِلْ إِلَيَّ، أَوِ اكْتُبْ بِهَا. فَإِنِّي أَسْتَحِي مِنَ اللهِ أَنْ يَرَاكَ عَلٰى بَابِي.

أَوْرَدَ هٰذِهِ الْقِصَّةَ الْحَافِظُ السَّخَاوِيُّ فِي الِاسْتِجْلَابِ مِنْ غَيْرِ عَزْوٍ.

١١. وَقَالَ السَّخَاوِيُّ: وَقَالَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِيْنَةِ، فَأَخْرَجَ مَنْ عِنْدَهُ. وَقَالَ: يَا ابْنَةَ عَلِيٍّ، وَاللهِ، مَا عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ بَيْتٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكُمْ، وَلَأَنْتُمْ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي.

١٢. وَكَانَ الْإِمَامُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ يُعَظِّمُهُمْ كَثِيْرًا، وَيَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ تَعَالٰى بِالْإِنْفَاقِ عَلَى الْمُتَسَتِّرِيْنَ مِنْهُمْ وَالظَّاهِرِيْنَ، حَتّٰى قِيْلَ: إِنَّهُ بَعَثَ مَرَّةً إِلٰى مُتَسَتِّرٍ مِنْهُمْ بِاثْنَي عَشَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ. وَكَانَ يَحُضُّ أَصْحَابَهُ عَلٰى ذٰلِكَ.

١٠: السخاوي في الاستجلاب/١٥٠، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٥٢٣۔

١١: السخاوي في الاستجلاب/١٥١-١٥٢، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٥٢٣۔

١٢: ابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٥٢٤۔

۱۰۔ حضرت عبد اللہ بن حسن بن حسین رضی اللہ عنہم بیان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی کسی غرض سے آیا تو انہوں نے مجھ سے کہا: جب آپ کو کوئی حاجت ہو تو میرے پاس قاصد بھجوا دیا کریں یا لکھ کر بھیج دیا کریں کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آتی ہے کہ وہ آپ کو میرے دروازے پر دیکھے۔

حافظ سخاوی نے 'اِلاسْتِجْلَاب' میں کسی راوی کی طرف منسوب کیے بغیر اس قصہ کو بیان کیا ہے۔

۱۱۔ سخاوی کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ بنتِ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم فرماتی ہیں: میں حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے پاس (کسی کام سے) گئی جبکہ وہ مدینہ کے امیر تھے، انہوں نے اپنے پاس ہر موجود شخص کو باہر بھیج دیا۔ اور کہا: اے علی کی بیٹی! اللہ کی قسم! روئے زمین کا کوئی گھرانہ بھی مجھے آپ کے گھرانے سے زیادہ محبوب نہیں ہے اور آپ میرے نزدیک میرے گھر والوں سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔

۱۲۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اَہلِ بیت کی بہت زیادہ تعظیم کرتے اور ان میں سے مستور الحال اور غیر مستور الحال احباب پر خرچ کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتے۔ حتیٰ کہ کہا گیا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے ان میں سے ایک مستور الحال فرد کو بارہ ہزار درہم بھجوائے اور وہ اپنے شاگردوں کو بھی اس پر اُبھارتے تھے۔

وَقَالَ الشِّهْرِسْتَانِيُّ فِي الْمِلَلِ وَالنِّحَلِ: وَكَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَلىٰ بَيْعَتِهٖ (الإِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ (الْمُثَنّٰى) بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبِ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ) ...... حَتّٰى رُفِعَ الْأَمْرُ إِلَى الْمَنْصُوْرِ، فَحَبَسَهٗ حَبْسَ الْأَبَدِ، حَتّٰى مَاتَ فِي الْحَبْسِ. وَقِيْلَ: إِنَّهٗ إِنَّمَا بَايَعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الإِمَامَ فِي أَيَّامِ الْمَنْصُوْرِ. وَلَمَّا قُتِلَ مُحَمَّدٌ بِالْمَدِيْنَةِ بَقِيَ الإِمَامُ أَبُوْحَنِيْفَةَ عَلىٰ تِلْكَ الْبَيْعَةِ، يَعْتَقِدُ مُوَالَاةَ أَهْلِ الْبَيْتِ.(١)

١٣. **وَأَمَّا الإِمَامُ مَالِكٌ**؛ فَتَعْظِيْمُهٗ لَهُمْ شَدِيْدٌ، وَحُبُّهٗ فِيْهِمْ بَالِغٌ أَكِيْدٌ، وَقَدْ كَانَ مِنْ مُحِبِّيْهِمْ، وَمِمَّنْ يَقُوْلُ بِتَقْدِيْمِهِمْ عَلىٰ غَيْرِهِمْ، وَيُقِرُّ بِمَزِيَّتِهِمْ وَفَضْلِهِمْ.

وَيَكْفِي فِي حُبِّهٖ لَهُمْ وَتَعْظِيْمِهٖ إِيَّاهُمْ: مَا وَقَعَ مِنْهُ فِي وَاقِعَةِ ضَرْبَ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْعَبَّاسِيُّ إِيَّاهُ، لَمَّا قَبَضَهُ الْمَنْصُوْرُ وَجَاءَ بِهٖ لِيَقْتَصَّ مِنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ: أَعُوْذُ بِاللهِ؛ وَاللهِ، مَا ارْتَفَعَ مِنْهَا سَوْطٌ عَنْ جِسْمِي إِلَّا وَأَنَا أَجْعَلُهٗ فِي حِلٍّ مِنْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ لِقَرَابَتِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. وَقِيْلَ: إِنَّهٗ لَمَّا ضُرِبَ حُمِلَ مَغْشِيٌّ عَلَيْهِ، فَدَخَلَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَأَفَاقَ. وَقَالَ: أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ ضَارِبِي فِي حِلٍّ. ثُمَّ قَالَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي: قَدْ تَخَوَّفْتُ أَنْ أَمُوْتَ أَمْسِ، فَأَلْقَى النَّبِيَّ ﷺ، فَأَسْتَحِيَ مِنْهُ أَنْ يَدْخُلَ بَعْضُ أَهْلِهِ النَّارَ بِسَبَبِي.

---

(١) الشهرستاني في الملل والنحل، ١/١٥٨.

١٣: ابن فرحون اليعمري في الديباج المذهب/٢٨، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٥٢٣-٥٢٤.

امام شہرستانی نے 'اَلْمِلَل وَالنِّحَل' میں کہا ہے: امام ابو حنیفہؒ نے امام محمد بن عبد اللہ بن حسن المثنیٰ بن حسن المجتبیٰ بن علی بن ابی طالب ﷺ، (جو) نفسِ زکیہ (کے نام سے معروف ہیں) سے بیعت کی ہوئی تھی۔ ...... جب اس معاملہ کی خبر عباسی خلیفہ منصور کو ہوئی تو اس نے اُنہیں قید دوام (عمر قید) میں ڈال دیا۔ چنانچہ اسی قید میں ان کا وصال ہوگیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ انہوں نے خلیفہ منصور کے دور میں امام محمد بن عبد اللہ کی بیعت کی۔ جب امام محمد نفسِ زکیہ کی مدینہ میں شہادت ہوگئی تو بھی امام ابو حنیفہؒ اسی بیعت پر قائم رہے آپ (امام ابو حنیفہ ﷺ) اَہلِ بیت کی موالات کے قائل تھے۔

۱۳۔ امام مالک ﷺ بھی ان (یعنی اَہلِ بیت) کی شدید تعظیم کرتے اور وہ ان کی محبت میں حد درجہ بڑھے ہوئے تھے۔ وہ ان کے محبین میں سے تھے اور ان میں سے تھے جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ اَہلِ بیت کو دوسروں پر مقدم کرتے اور ان کی خصوصیت اور فضیلت کا اقرار کرتے تھے۔

امام مالک کی اَہلِ بیت سے محبت اور ان کی تعظیم (کو سمجھنے) کے لیے یہ ایک واقعہ ہی کافی ہے۔ جعفر بن سلیمان نے انہیں اس وقت مارا جب عباسی خلیفہ منصور نے اُنہیں گرفتار کر لیا تھا کہ وہ ان سے ان کے أَعُوْذُ بِاللهِ کہنے کا بدلہ لے۔ (امام مالک نے فرمایا:) اللہ کی قسم! جو کوڑا بھی میرے جسم سے لگ کر بلند ہوا میں اسے اسی وقت اس کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرابت کی بنا پر معاف کر دیتا تھا۔ اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب امام مالک کو کوڑے لگ چکے تو انہیں بے ہوشی کی حالت میں اُٹھا کر لے جایا گیا۔ پھر لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو افاقہ ہوگیا۔ انہوں نے کہا: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے مارنے والے کو معاف کر دیا ہے۔ پھر انہوں نے دوسرے دن فرمایا: مجھے خوف ہے کہ میں کل فوت ہو جاؤں اور حضور نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کروں۔ چنانچہ مجھے آپ سے حیاء آتی ہے کہ آپ ﷺ کا کوئی اَہلِ بیت میرے سبب جہنم میں داخل ہو جائے۔

١٤. وَكَانَ الإِمَامُ الشَّافِعِيُّ ﵁ فِيهِمْ اعْتِقَادَ كَرِيمٍ، وَوَدَادَ سَلِيمٍ، وَلِمُبَالَغَتِهِ فِيهِمْ صَرَّحَ بِأَنَّهُ مِنْ شِيعَتِهِمْ. وَنَسَبَهُ الْخَوَارِجُ إِلَى الرَّفْضِ حَسَدًا وَبَغْيًا، وَفِي ذٰلِكَ يَقُوْلُ:

يَا رَاكِبًا قِفْ بِالْمُحَصَّبِ مِنْ مِنٰي
وَاهْتِفْ بِقَاطِنِ خَيْفِهَا وَالنَّاهِضِ
سَحَرًا إِذَا فَاضَ الْحَجِيْجُ إِلٰى مِنٰى
فَيْضًا كَمُلْتَطَمِ الْفُرَاتِ الْفَائِضِ
إِنْ كَانَ رِفْضًا حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ
فَلْيَشْهَدِ الثَّقَلَانِ أَنِّي رَافِضِي

ذَكَرَهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

عَنْ بَحْرِ بْنِ نَصْرٍ، قَالَ: قِيْلَ لِلشَّافِعِيِّ: النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّكَ شِيْعِيٌّ. فَقَالَ: مَا مَثَلِي وَمَثَلُهُمْ إِلَّا كَمَا قَالَ نُصَيْبٌ الشَّاعِرُ:

وَمَا زَالَ كِتْمَانِيْكِ حَتّٰى كَأَنَّنِي
لِرَجْعِ جَوَّابِ السَّائِلِي عَنْكِ أَعْجَمُ

١٤: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٠/٩، وذكره الذهبي في تاريخ الإسلام، ٣٣٧/١٤، وأيضًا في سير أعلام النبلاء، ٥٨/١٠، والسبكي في طبقات الشافعية الكبرى، ٢٩٩/١، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٣٨٨/٢.

۱۴۔ **امام شافعی** رضی اللہ عنہ بھی ان کے متعلق حسنِ اعتقاد اور محبت بھرے جذبات رکھتے تھے اور ان کے بارے میں حد درجہ جذبات محبت کا اظہار کرنے کی وجہ سے کہا گیا کہ وہ شیعہ ہیں۔ خوارج نے ان سے حسد اور بغض کرتے ہوئے انہیں رافضیت کی طرف منسوب کر دیا۔ اس بارے میں وہ فرماتے ہیں:

اے سوار! تم مِنیٰ میں محصب کے مقام پر ٹھہرنا

اور اس کے نشیب و فراز میں بسنے والوں سے پکار کر کہنا۔

اس وقت کہ جب حاجی منیٰ کی طرف رواں دواں ہوں

جیسے دریائے فرات کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا پانی۔

(یہ کہ) اگر محمد مصطفیٰ ﷺ کی آل سے محبت کرنا رافضیت ہے

تو جن و اِنس گواہ ہو جاؤ کہ میں رافضی ہوں۔

اسے امام ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔

بحر بن نصر کہتے ہیں کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: لوگ کہتے ہیں کہ آپ شیعہ ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میری اور ان کی مثال ایسے ہی ہے جیسے نصیب شاعر نے کہا ہے:

میرا معاملہ تجھ سے مسلسل پوشیدہ رہا، حتیٰ کہ میں

تیرے بارے میں سوالات کے جواب دینے سے قاصر ہوں،

لِأَسْلَمَ مِنْ قَوْلِ الْوُشَاةِ وَتَسْلَمِي
سَلِمْتِ، وَهَلْ حَيٌّ عَلَى النَّاسِ يَسْلَمُ[1]

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

١٥ . وَأَخْرَجَ الْخَطِيْبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبِي إِذَا جَاءَهُ الشَّيْخُ وَالْحَدَثُ مِنْ قُرَيْشٍ أَوْ غَيْرِهِمْ مِنَ الْأَشْرَافِ لَا يَخْرُجُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يُخْرِجَهُمْ، فَيَكُوْنُ هُمْ يَتَقَدَّمُوْنَهُ ثُمَّ يَخْرُجُ بَعْدَهُمْ.

وَذَكَرَ السَّخَاوِيُّ رَوَيْنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، أَنَّهُ كَانَ يُـلَامُ فِي تَقْرِيْبِهٖ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَالِحٍ لِشِيْعَتِهٖ، فَيَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللهِ، رَجُلٌ أَحبَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ ثِقَةٌ.[2]

(١) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/١٤٧ـ

١٥: الخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع/٣٤٥، الرقم/٧٩٢، والسخاوي في الاستجاب/١٥٢، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٥٢٤ـ

(٢) السخاوي في الاستجلاب/١٥٢ـ

تا کہ چغل خوروں کی بات سے محفوظ رہوں اور تو بھی محفوظ رہے،
کیا کوئی ایسا زندہ شخص ہے جو لوگوں (کی تنقید) سے سلامت رہا ہو؟
اسے امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۵۔ **خطیب بغدادی نے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کیا ہے۔** انہوں نے کہا: میں نے اپنے والد کا یہ عمل دیکھا ہے کہ قریش میں سے جب بھی کوئی بزرگ اور نوجوان یا ان کے علاوہ اَشراف میں سے کوئی آتا تو وہ مسجد کے دروازے سے اس وقت تک باہر نہ نکلتے جب تک کہ اُنہیں رخصت نہ کر دیتے۔ پس وہ (باہر نکلنے میں) اُنہیں مقدم کرتے تھے پھر ان کے بعد خود باہر نکلتے تھے۔

امام سخاوی نے بیان کیا ہے کہ ہم نے امام احمد بن حنبل سے روایت کیا ہے کہ عبد الرحمٰن بن صالح کے شیعہ ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ قربت اختیار کرنے پر انہیں ملامت کی جاتی تھی، تو وہ فرماتے: عبد الرحمٰن بن صالح حضور نبی اکرم ﷺ کے اَہلِ بیت کے افراد سے محبت کرتا ہے اور وہ ثقہ ہے۔

فَضَائِلُ أَهْلِ الْبَيْتِ وَقَرَابَةِ الرَّسُوْلِ عليهم السلام

وَصِيَّةُ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ بَيْتِهِ عليهم السلام

١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَلاَ إِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِي آوِي إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّ كَرِشِيَ الْأَنْصَارُ. فَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ، وَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٢. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضي الله عنه قَالَ: افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ، فَحَاصَرَهُمْ ثَمَانِيَةً أَوْسَبْعَةً، ثُمَّ أَوْغَلَ غَدْوَةً أَوْ رَوْحَةً، ثُمَّ نَزَلَ، ثُمَّ هَجَرَ. ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ، وَإِنِّي أُوْصِيْكُمْ بِعِتْرَتِي خَيْرًا، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ ...... الحديث.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب عن رسول الله ﷺ، باب في فضل الأنصار وقريش، ٥/٧١٤، الرقم/ ٣٩٠٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٩٩، الرقم/ ٣٢٣٥٧، وأبو يعلى فى المسند، ٢/ ٣٠١، الرقم/ ١٠٢٥، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٣/٣٣٢، الرقم/ ١٧١٦، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٢٥٢۔

٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/١٣١، الرقم/ ٢٥٥٩، و ابن ابى شيبة فى المصنف، ٦/٣٦٨، الرقم/ ٣٢٠٨٦، وايضاً، ٧/٤١١، الرقم/ ٣٦٩٥٣، وأبو يعلى فى المسند، ٢/ ١٦٥، الرقم/٨٥٩، ←

﴿اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام اور رسول اللہ ﷺ کے اَقرباء کے فضائل﴾

﴿حضور ﷺ کی اپنے اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کے بارے میں وصیت﴾

۱۔ **حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! میرا جامہ دان جس سے میں آرام پاتا ہوں میرے اَہلِ بیت ہیں اور میری جماعت انصار ہیں۔ ان کے بُروں کو معاف کر دو اور ان کے نیکوکاروں کی (اچھائی کو) قبول کرو۔

اسے امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۔ **حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مکہ فتح کیا، پھر طائف کا رخ کیا اور اس کا آٹھ یا سات دن محاصرہ کئے رکھا، پھر صبح یا شام کے وقت اس سے پیچھے ہٹ گئے۔ پھر پڑاؤ کیا، پھر ہجرت فرمائی اور فرمایا: اے لوگو! بے شک میں تمہارے لئے تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا اور بے شک میں تمہیں اپنی عترت (کنبہ) کے ساتھ نیکی کی وصیت کرتا ہوں، بے شک تمہارا ٹھکانہ حوض ہو گا ...... الحدیث۔

اِسے امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ نیز امام حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث صحیح ہے۔

.... والبزار فی المسند، ۳/ ۲۵۹، الرقم/ ۱۰۵۰۔

٣. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُكُمْ، خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي مِنْ بَعْدِي.**

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُوْ يَعْلَى.

٤. **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ رضي الله عنه قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْجُحْفَةِ فَقَالَ: أَلَسْتُ أَوْلٰى بِأَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: فَإِنِّي سَائِلُكُمْ عَنِ اثْنَيْنِ: عَنِ الْقُرْآنِ وَعَنْ عِتْرَتِي. أَلاَ وَلاَ تَقَدَّمُوْا قُرَيْشًا، فَتَضِلُّوْا وَلاَ تَخْلُفُوْا عَنْهَا، فَتَهْلِكُوْا وَلاَ تُعَلِّمُوْهَا، فَهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ قُوَّةَ رَجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِهِمْ. لَوْلاَ أَنْ تَبْطُرَ قُرَيْشٌ لَأَخْبَرْتُهَا بِمَا لَهَا عِنْدَ اللهِ، خِيَارُ قُرَيْشٍ خِيَارُ النَّاسِ.**

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٣٥٢، الرقم/ ٥٣٥٩، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٣٣٠، الرقم/ ٥٩٢٤، وابن أبی عاصم في السنة، ٢/٦١٦، الرقم/ ١٤١٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٧٠، الرقم/ ٢٨٥١، والخطيب البغدادی في تاريخ بغداد، ٧/٢٧٦، الرقم/ ٣٧٦٥، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤٩٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٤۔

٤: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/٦٤، وابن الأثير في أسد الغابة، ٣/٢١٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/١٩٥۔

۳۔ **حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو میرے بعد میرے اَہلِ بیت کے لئے بہترین ہے۔

اِسے امام حاکم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۴۔ **حضرت عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں** کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جحفہ کے مقام پر ہم سے خطاب کیا اور فرمایا: کیا میں تمہاری جانوں سے بڑھ کر تمہیں عزیز نہیں ہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں سوال کرنے والا ہوں۔ قرآن اور میری عترت (اَہلِ بیت) کے بارے میں، تم آگاہ ہو جاؤ کہ قریش پر پیش قدمی نہ کرو ورنہ تم گمراہ ہو جاؤ گے اور نہ انہیں سکھاؤ کہ وہ تم سے زیادہ علم والے ہیں کہ ان میں سے ہر کوئی اپنے علاوہ دو بندوں کے برابر علم رکھتا ہے اور اگر قریش فخر نہ کرتے تو میں ضرور انہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے مقام و مرتبہ کے بارے میں بتاتا۔ قریش کے بہترین لوگ تمام لوگوں سے بہترین ہیں۔

اِسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

حَثُّ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى حُبِّهِمْ عليهم السلام

٥. عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رضي الله عنهم: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ، فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هٰذَيْنِ، وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا، كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالآجُرِّيُّ وَالْمَقْدِسِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

٦. عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ قُرَيْشًا إِذَا لَقِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، لَقُوْهُمْ بِبَشْرٍ حَسَنٍ، وَإِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِوُجُوْهٍ لَا نَعْرِفُهَا. قَالَ: فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ غَضَبًا شَدِيْدًا، وَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٧٧، الرقم/٥٧٦، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٦٩٣، الرقم/١١٨٥، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٥/٦٤١، الرقم/٣٧٣٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٥٠، الرقم/٢٦٥٤، وأيضا في المعجم الصغير، ٢/١٦٣، الرقم/٩٦٠، والآجري في كتاب الشريعة، ٥/٢١٥١، الرقم/١٦٣٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/٤٤-٤٥، الرقم/٤٢١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٣/١٩٦.

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٠٧، الرقم/١٧٧٧، وأيضًا ←

حضور ﷺ کا لوگوں کو اپنے اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام اور قرابت داروں سے محبت کی ترغیب دینا

۵۔ حضرت علی بن حسین (امام زین العابدین) اپنے والد (امام حسین) کے واسطہ سے اپنے دادا (حضرت علی ابی طالب رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن اور حضرت حسین کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے محبت کی، اور ان کے والد اور ان کی والدہ سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ (منزل) پر ہو گا۔

اِسے امام احمد بن حنبل، ترمذی، طبرانی، آجری اور مقدسی نے اسنادِ حسن سے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۶۔ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! بعض قریش جب آپس میں ملتے ہیں، تو مسکراتے چہروں کے ساتھ ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو (جذبات سے عاری) ایسے (عجیب) چہروں سے ملتے ہیں، جن سے ہم نا آشنا ہوتے ہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ سن کر شدید جلال میں آ گئے اور فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے!

.... في فضائل الصحابة، ٢/٩٤٤، الرقم/١٨٢٢، والحاكم فى المستدرك، ٣/٣٧٦، الرقم/ ٥٤٣٣، وذكره محب الدين الطبري في ذخائر العقبى/٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/١١٤۔

يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الإِيْمَانُ، حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ ﷺ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

٧. **وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: وَاللهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِئٍ إِيْمَانٌ، حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِقَرَابَتِي.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ.

٨. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَحِبُّوا اللهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهِ، وَأَحِبُّوْنِي بِحُبِّ اللهِ تعالى، وَأَحِبُّوْا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٠٧، الرقم/١٧٧٧، والبزار في المسند، ٦/١٣١، الرقم/٢١٧٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٨٨، الرقم/١٥٠١، وذكره الديلمي في مسند الفردوس، ٤/٣٦١، الرقم/٧٠٣٧، وابن كثير في تفيسر القرآن العظيم، ٤/١١٤.

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب أهل بيت النبي ﷺ، ٥/٦٦٤، الرقم/٣٧٨٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٤٦، الرقم/٢٦٣٩، وأيضًا في، ١٠/٢٨١، الرقم/١٠٦٦٤، والحاكم في المستدرك، ٣/١٦٢، الرقم/٤٧١٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٦٦، الرقم/٤٠٨، وايضاً في ٢/١٣٠، ←

کسی بھی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی خاطر تم (اَہلِ بیت) سے محبت نہ کرے۔

اِسے امام احمد اور حاکم نے بیان کیا ہے۔

۷۔ **دوسری روایت میں ارشاد فرمایا:** اللہ کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوسکتا، جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ اور میری قرابت کی وجہ سے تم (اَہلِ بیت) سے محبت نہ کرے۔

اِسے امام احمد بن حنبل، نسائی، حاکم اور بزار نے بیان کیا ہے۔

۸۔ **حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرو ان نعمتوں کی وجہ سے جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں اور مجھ سے اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے محبت کرو اور میرے اَہلِ بیت سے میری محبت کی وجہ سے محبت کرو۔

اِسے امام ترمذی، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

.... الرقم/١٣٧٨۔

٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَيْضًا: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُوْنَ، فَإِذَا رَأَوُا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، قَطَعُوْا حَدِيْثَهُمْ. وَاللهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الإِيْمَانُ، حَتّٰى يُحِبَّهُمْ لِلّٰهِ وَلِقَرَابَتِهِمْ مِنِّي.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ وَالْمَقْدِسِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

١٠. وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى عَنْهُ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يَبْلُغُوا الْخَيْرَ حَتّٰى يُحِبُّوْكُمْ لِلّٰهِ وَلِقَرَابَتِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

١١. وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى عَنْهُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَا يُؤْمِنُ أَحَدُهُمْ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِحُبِّي، أَتَرْجُوْنُ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي، فَلَا يَرْجُوْهَا بَنُوْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

٩: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل العباس بن عبد المطلب رضي الله عنه، ١/٥٠، الرقم/١٤٠، والحاكم في المستدرك، ٤/٨٥، الرقم/٦٩٦٠، والبزار فى المسند، ٤/١٤٨، الرقم/١٣٢١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/٣٨٢، الرقم/٤٧٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/١١٣، الرقم/٦٣٥٠۔

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٤٣٣، الرقم/١٢٢٢٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٨٢، الرقم/٣٢٢١٣۔

١١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٦٥٧، الرقم/٦٤١٨، والطبراني في المعجم الاوسط، ٥/٥٢، الرقم/٤٦٤٧۔

۹۔ **حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ایک روایت میں ہے** کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، جب میرے اَہلِ بیت سے کسی کو دیکھتے ہیں تو گفتگو روک دیتے ہیں؟ اللہ کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا، جب تک وہ ان (یعنی میرے اَہلِ بیت) سے اللہ تعالیٰ کے لیے اور ان کی میرے ساتھ قرابت کی وجہ سے محبت نہ کرے۔

اِسے امام ابن ماجہ، حاکم، بزار، مقدسی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۔ **انہی سے ایک اور حدیث میں ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ خیر کو اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک کہ وہ اللہ اور میری قرابت کی خاطر تم سے محبت نہ کریں۔

اسے امام طبرانی اور ابنِ ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۱۔ **اور انہی سے ایک اور روایت میں ہے** کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ان میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ تم سے میری محبت کی خاطر محبت نہ کرے۔ کیا تم میری شفاعت کے سبب جنت میں داخلے کی امید رکھتے ہو تو بنو عبد المطلب اس کی امید نہیں رکھتے؟ (یعنی وہ بدرجہ اُولیٰ میری شفاعت سے جنت کے امیدوار اور حقدار ہیں)۔

اسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٢. **وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى عَنْهُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَا يُؤْمِنُ أَحَدُهُمْ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ، أَيَرْجُوْنَ أَنْ يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي، وَلَا يَرْجُوْهَا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

١٣. **عَنْ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُ ﷺ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهٖ، وَأَهْلِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهٖ، وَعِتْرَتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ عِتْرَتِهٖ، وَذَاتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ ذَاتِهٖ.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلِمِيُّ.

١٤. **وَأَخْرَجَ ابْنُ عَدِيٍّ وَالدَّيْلَمِيُّ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَثْبَتُكُمْ عَلَى الصِّرَاطِ، أَشَدُّكُمْ حُبًّا لِأَهْلِ بَيْتِي وَلِأَصْحَابِي.**

١٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٣٧٣، الرقم/٧٧٦١ـ

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٥٩، الرقم/٥٧٩٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٨٩، الرقم/١٥٠٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/١٥٤، الرقم/٧٧٩٦، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٨٨ـ

١٤: أخرجه ابن عدي في الكامل في ضعفاء الرجال، ٦/٣٠٢، وذكره المناوي في فيض القدير، ١/١٤٨، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٥٤٦، والهندي في كنز العمال، ١٢/٤٥، الرقم/٣٤١٥٧ـ

۱۲۔ **انہی سے مروی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:** اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، ان میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ تم سے محبت نہ کرے۔ کیا وہ میری شفاعت سے جنت میں داخلے کے خواہاں ہیں تو بنو عبد المطلب اس کے خواہاں نہیں ہیں؟

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۳۔ **حضرت ابو لیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ** آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اس کی جان سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں، اور میرے اَہل و عیال اسے اپنے اَہل و عیال سے زیادہ محبوب نہ ہو جائیں اور میری عترت (کنبہ/خاندان) اس کے کنبے سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے۔

اسے امام طبرانی، بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۴۔ **امام ابنِ عدی اور دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) تم میں سے پل صراط پر سب سے زیادہ ثابت قدم وہ ہو گا جو تم میں سب سے زیادہ میرے اَہلِ بیت اور صحابہ سے محبت کرتا ہو گا۔

وَأَخْرَجَ ابْنُ النَّجَّارِ فِي تَارِيْخِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِكُلِّ شَيءٍ أَسَاسٌ، وَأَسَاسُ الإِسْلَامِ حُبُّ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَحُبُّ أَهْلِ بَيْتِهِ.(١)

ذَكَرَهُ السُّيُوْطِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

١٥. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه مَرْفُوْعًا: خَمْسٌ مَنْ أُوْتِيَهُنَّ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى تَرْكِ عَمَلِ الْآخِرَةِ، زَوْجَةٌ صَالِحَةٌ، وَبَنُوْنَ أَبْرَارٌ وَحَسَنُ مُخَالَطَةِ النَّاسِ، وَمَعِيْشَةٌ فِي بَلَدِهِ، وَحُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

١٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما رَفَعَهُ: أَنَا شَجَرَةٌ، وَفَاطِمَةُ حَمْلُهَا، وَعَلِيٌّ لِقَاحُهَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَمَرُهَا، وَالْمُحِبُّوْنَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَقُهَا، هُمْ فِي الْجَنَّةِ حَقًّا حَقًّا.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

١٧. وَقَالَ الإِمَامُ الشَّافِعِيُّ رضي الله عنه:

(١) السيوطي في الدر المنثور، ٧/٣٥٠، والهندي في كنز العمال، ١١/٢٤٦، الرقم/٣٢٥٢٣ـ

١٥: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٩٦، الرقم/ ٢٩٧٤ـ

١٦: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/٥٢، الرقم/ ١٣٥ـ

١٧: ملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ١/ ٦٧، والدمياطي في إعانة الطالبين، ١/١٧١، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ←

ابن النجار نے اپنی تاریخ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کی کوئی بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور آپ ﷺ کے اَہلِ بیت سے محبت ہے۔

اسے امام سیوطی اور ہندی نے بیان کیا ہے۔

۱۵۔ **حضرت زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے** (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر کسی کو نصیب ہو جائیں، تو وہ آخرت (کی تیاری) کے عمل کو ترک نہیں کرسکتا۔ (اور وہ پانچ چیزیں یہ ہیں): نیک بیوی، نیک اولاد، لوگوں کے ساتھ حسنِ معاشرت، اپنے شہر میں روزگار اور آلِ محمد ﷺ کی محبت۔

اِسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۶۔ **حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً روایت کرتے ہیں** (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا): میں درخت ہوں اور فاطمہ اس کے پھل کی ابتدائی حالت ہے، علی اس کے پھول کو منتقل کرنے والا ہے، حسن اور حسین اس درخت کا پھل ہیں اور اَہلِ بیت سے محبت کرنے والے اس درخت کے اوراق ہیں۔ وہ یقیناً یقیناً جنت میں ہیں۔

اِسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۷۔ **امام شافعی نے فرمایا ہے:**

.... ۲/۴۳۵، والعيدروسي في النور السافر، ۱/۳۲۷۔

يَا أَهْلَ بَيْتِ رَسُوْلِ اللهِ حُبُّكُمْ
فَرَضٌ مِنَ اللهِ فِي الْقُرْآنِ أَنْزَلَهُ
كَفَاكُمْ مِنْ عَظِيْمِ الْقَدْرِ أَنَّكُمْ
مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْكُمْ، لَا صَلَاةَ لَهُ

ذَكَرَهُ مُلَّا عَلِيُّ الْقَارِيُّ.

مَشْرُوْعِيَّةُ الصَّلَاةِ عَلَيهِمْ ﷺ تَبْعًا لِلنَّبِيِّ ﷺ

١٨. عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ ﷺ أَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ. وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب يزفون النسلان في المشي، ٣/١٢٣٢، الرقم/ ٣١٨٩، وايضاً فى كتاب الدعوات، باب هل يصلى على غير النبى، ٥/٢٣٣٩، الرقم/ ٥٩٩٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبيﷺ بعد التشهد، ١/٣٠٦، الرقم/ ٤٠٧، واحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٢٤، الرقم/ ٢٣٦٤٨، و ابو داود في السنن، كتاب الصلاة، ابواب افتتاح الصلاة، باب الصلاة على النبي بعد التشهد، ١/ ٢٥٧، الرقم/ ٩٧٩، والنسائي فى السنن، كتاب السهو، باب كيف الصلاة على النبى، نوع آخر، ٣/٤٩، الرقم/١٢٩٤، وابن ماجه فى السنن، كتاب اقامة ←

اے اَہلِ بیتِ رسول اللہ! آپ سے محبت کرنا اللہ کی طرف سے فرض ہے، جسے اس نے قرآن مجید میں نازل کیا ہے اور آپ کے لیے یہ عظیم مرتبہ ہی کافی ہے کہ آپ وہ ہستیاں ہیں کہ جو شخص آپ پر درود نہ پڑھے، اس کی نماز ہی مکمل نہیں ہوتی۔

اسے ملا علی قاری نے بیان کیا ہے۔

﴿ اِتباعِ نبی ﷺ میں آپ ﷺ کے اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام پر درود بھیجنے کی مشروعیت ﴾

۱۸۔ **حضرت ابو حُمَید ساعِدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں** کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (یوں) کہو: اے اللہ! تو درود بھیج، حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات اور آپ ﷺ کی ذُرّیت طاہرہ پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر اور برکت عطا فرما حضرت محمد ﷺ کو اور آپ کی ازواجِ مطہرات کو اور آپ کی ذُرّیتِ طاہرہ کو جیسا کہ تو نے برکت عطا فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو، بے شک تُو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

.... الصلاة والسنة فيها، باب الصلاة على النبی، ١/ ٢٩٣، الرقم/ ٩٠٥، ومالك في الموطأ، ١/١٦٥، الرقم/ ٣٩٥، والنسائی في السنن الكبرى، ١/٣٨٤، الرقم/ ١٢١٧، وأبو عوانة في المسند، ١/٥٤٦، الرقم/ ٤٠٣٩۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٩. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ ﷺ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى، فَأَهْدِهَا لِي، فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّ اللهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ

١٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب قول الله تعالى: واتخذ الله إبراهيم خليلا، ٣/١٢٣٣، الرقم/ ٣١٩٠، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب الصلاة على النبي ﷺ، ٥/٢٣٣٨، الرقم/ ٥٩٩٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبيﷺ بعد التشهد، ١/٣٠٥، الرقم/ ٤٠٦، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب كيف الصلاة على النبي ﷺ نوع آخر، ٣/٤٧، الرقم/ ١٢٨٧ـ ١٢٨٩، والدارمي في السنن، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبى ﷺ، ١/٣٥٦، الرقم/ ١٣٤٢ـ

٢٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد، ١/٢٥٨، الرقم/ ٩٨٢، والبخاري في التاريخ الكبير، ـــــ

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۹۔ **حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ** مجھے حضرت کعب بن عُجرہ ﷺ ملے اور فرمایا: کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں جسے میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، مجھے وہ ضرور عطا کریں۔ انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کی خدمت میں سلام پیش کرنا تو سکھا دیا ہے، لیکن ہم آپ پر اور آپ کے اَہلِ بیت پر درود کیسے بھیجا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہا کرو: اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور آلِ محمد پر، جیسے تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آلِ ابراہیم پر، بیشک تُو بہت تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور آلِ محمد پر، جیسے تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم پر، بے شک تُو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۰۔ **حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ** حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا نامۂ اعمال (اجر و ثواب کے) پیمانے سے پورا پورا ناپا جائے،

.... ۸۷/۳، الرقم/ ۳۰۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۵۱/۲، الرقم/ ۲۶۸۲، وايضاً فی شعب الايمان، ۱۸۹/۲، الرقم/۱۵۰٤، وذكره الديلمي في مسند الفردوس، ۵۹٦/۳، الرقم/ ۵۸۷۱، والعسقلاني في فتح الباري، ۱٦۷/۱۱۔

الْأَوْفٰى، إِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

٢١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَحْسِنُوا الصَّـلَاةَ عَلَيْهِ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِکَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ. قَالَ: فَقَالُوْا لَهُ: فَعَلِّمْنَا، قَالَ: قُوْلُوْا: ﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَكَاتِکَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ، إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا، يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

٢١: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب الصلاة على النبي ﷺ، ١/٢٩٣، الرقم/ ٩٠٦، وأبويعلى في المسند، ٩/١٧٥، الرقم/ ٥٢٦٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٢١٤، الرقم/ ٣١١٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/١١٥، الرقم/ ٨٥٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٠٨، الرقم/ ١٥٥٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٩، الرقم/ ٢٥٨٨، وقال ←

(اُس کو چاہیے کہ) وہ ہم (پر اور ہمارے) اَہلِ بیت پر درود بھیجے تو یوں کہے: ﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ﴾ ’اے اللہ! تو درود بھیج حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، ان کی ازواجِ مطہرات، ان کی اولادِ اَطہار اور ان کے اَہلِ بیتِ اَطہار پر، جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک تُو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔‘

اسے امام ابو داود اور بیہقی نے اور بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے۔

۲۱۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں درودِ پاک کا نذرانہ پیش کرو، تو نہایت خوبصورت انداز سے پیش کیا کرو، کیونکہ شاید تم نہیں جانتے کہ یہ (ہدیہ درود) آپ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے، تو (راوی نے) بیان کیا کہ لوگوں نے ان سے عرض کیا: آپ ہمیں (کوئی خوبصورت طریقہ) سکھا دیں، انہوں نے فرمایا: تم اس طرح کہو: اے اللہ! تو اپنے درود، اپنی تمام رحمتیں اور برکتیں تمام رسولوں کے سردار، تمام پرہیزگاروں کے امام اور انبیاء کے خاتم (یعنی سب سے آخری نبی) تیرے (خاص) بندے اور (سچے) رسول، تمام خیر اور بھلائیوں کے امام و قائد (یعنی تمام بھلائیاں جن کے نقشِ پا سے جنم لیتی ہیں) اور رسولِ رحمت (وبرکت) کے لئے خاص فرما، اے اللہ! حضور نبی اکرم ﷺ کو اس مقامِ محمود پر فائز فرما (جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور) جس پر تمام اولین و آخرین (یعنی تخلیق کائنات سے روزِ قیامت تک) کے تمام لوگ رشک کریں گے، اے اللہ! تو درود بھیج حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر، جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو بے حد تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے، اے اللہ! تو برکت عطاء فرما حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی آل کو، جیسا کہ تو نے برکت عطا فرمائی حضرت ابراہیم اور ان کی آل کو، بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔

.... المنذري: رواه ابن ماجه موقوفا بإسناد حسن۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَبُوْيَعْلٰى وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه مَوْقُوْفًا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

٢٢. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى ﷺ قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ ﷺ فَقَالَ: أَلاَ أُهْدِي لَکَ هَدْيَةً، سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَأَهْدِهَا إِلَيَّ، قَالَ: سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلِ الْبَيْتِ؟ قَالَ ﷺ: قُوْلُوْا: اَللَّهُمَّ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. وَاللَّهُمَّ، بَارِکْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

٢٣. عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً، لَمْ يُصَلِّ فِيْهَا عَلَيَّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِي، لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ. وَقَالَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ ﷺ: لَوْ صَلَّيْتُ صَلَاةً، لَا أُصَلِّي فِيْهَا عَلَى مُحَمَّدٍ، مَا رَأَيْتُ أَنَّ صَلَاتِي تَتِمُّ.

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٢٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١٦٠/٣، الرقم/ ٤٧١٠، وأشار الحاكم إلى أن البخارى خرَّجه بلفظه، ولكنْ علّةُ ذكرهِ كما ذكره هنا، لإفادة أن آل البيت والآل جميعاً هم۔ ولابن المفضل جزءٌ في طريق حديث ابن أبي ليلى عن كعب بن عجرة، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٩/٣، الرقم/ ٢٣٦٨۔

٢٣: أخرجه الدارقطنى فى السنن، ٣٥٥/١، الرقم/ ٦-٧، والبيهقى فى ـــــ

اسے امام ابن ماجہ، ابو یعلی، عبد الرزاق، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام منذری نے فرمایا کہ اسے امام ابن ماجہ نے اسنادِ حسن کے ساتھ موقوفا روایت کیا ہے۔

۲۲۔ **حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ ﷺ بیان کرتے ہیں** کہ حضرت کعب بن عجرہ ﷺ مجھے ملے اور فرمایا: کیا میں تمہیں وہ (حدیث) ہدیہ نہ کروں جو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں میں نے کہا کہ کیوں نہیں (ضرور) وہ مجھے ہدیہ کریں، انہوں نے فرمایا: ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے اَہلِ بیت پر درود کیسے بھیجا جائے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (یوں) کہو: یا اللہ تو (بصورتِ رحمت) درود بھیج۔ محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم ﷺ اور ان کی آل پر بے شک تو تمام تعریفوں اور برزگی کے لائق ہے۔ اور اے اللہ! تو برکت عطا کر محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل کو جیسا کہ تو نے برکت عطا کی ابراہیم ﷺ اور ان کی آل کو بے شک تو تمام تعریفوں اور بزرگی کے لائق ہے۔

اسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۳۔ **حضرت ابو مسعود انصاری ﷺ سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز پڑھی، (لیکن) اس میں مجھ پر اور میرے اَہلِ بیت پر درود نہ پڑھا، اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ حضرت ابو مسعود انصاری ﷺ فرماتے ہیں: اگر میں نماز پڑھوں اور اس میں حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پاک نہ پڑھوں، تو میں نہیں سمجھتا کہ میری نماز کامل ہو گی۔

اسے امام دار قطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

.... السنن الكبرى، ۲/۳۷۹، الرقم/ ۳۷۸۲-۳۷۸۳، وابن الجوزى فى التحقيق في أحاديث الخلاف، ۱/۴۰۲، الرقم/ ۵۴۴، والشوكانى فى نيل الأوطار، ۲/۳۲۲۔

٢٤. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا أُرِيْدُ عَلِيًّا رضي الله عنه، فَقِيْلَ لِي، هُوَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَأَمَمْتُ إِلَيْهِمْ، فَأَجِدُهُمْ فِي حَظِيْرَةٍ مِّنْ قَصَبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ رضي الله عنهم، قَدْ جَمَعَهُمْ تَحْتَ ثَوْبٍ، فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، إِنَّكَ جَعَلْتَ صَلَوَاتِكَ وَرِضْوَانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

بِشَارَةُ النَّبِيِّ ﷺ لَهُمْ عليهم السلام بِالْجَنَّةِ وَجَزَاؤُهُ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهِمْ

٢٥. عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ رضي الله عنه: إِنَّ أَوَّلَ أَرْبَعَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، أَنَا وَأَنْتَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَذَرَارِيْنَا خَلْفَ ظُهُوْرِنَا، وَأَزْوَاجُنَا خَلْفَ ذَرَارِيْنَا، وَشِيْعَتُنَا عَنْ أَيْمَانِنَا وَعَنْ شَمَائِلِنَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٢٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٩٥، الرقم/ ٢٣٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٧۔

٢٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/٣١٩، الرقم/ ٩٥٠، ٣/٤١، الرقم/ ٢٦٢٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٣١۔

۲۴۔ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلاش میں باہر نکلا، تو مجھے کسی نے کہا کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ہیں، چنانچہ میں نے (وہاں) ان (کے پاس جانے) کا ارادہ کیا (اور جب میں وہاں پہنچا) تو میں نے انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی چادر مبارک کی بُکّل (لپیٹ) کے اندر پایا اور حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم ان سب کو حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک کپڑے کے نیچے جمع کر رکھا تھا، پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! بے شک تو نے اپنے درود اور اپنی رضا کو مجھ پر اور ان پر خاص کر دیا ہے۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

﴿حضور ﷺ کا اپنے اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام سے نیکی کرنے والوں کو جنت کی بشارت اور جزاءِ خیر دینے کا بیان﴾

۲۵۔ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بے شک پہلے چار اشخاص جو جنت میں داخل ہوں گے وہ میں، تم، حسن اور حسین ہوں گے اور ہماری اولاد ہمارے پیچھے ہو گی (یعنی ہمارے بعد وہ داخل ہو گی) اور ہماری بیویاں ہماری اولاد کے پیچھے ہوں گی (یعنی ان کے بعد جنت میں داخل ہوں گی) اور ہمارے چاہنے والے (ہمارے مددگار) ہماری دائیں جانب اور بائیں جانب ہوں گے۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٦. عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَنَعَ إِلٰى أَحَدٍ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَدًا، فَلَمْ يُكَافِئْهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا، فَعَلَيَّ مُكَافَأَتُهُ غَدًا، إِذَا لَقِيَنِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٢٧. وَأَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَنَعَ إِلٰى أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَدًا، كَافَأْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

٢٨. وَأَخْرَجَ الْخَطِيْبُ عَنْ عُثْمَانَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَنَعَ صَنِيْعَةً إِلٰى أَحَدٍ مِنْ خَلَفِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي الدُّنْيَا أَوْ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا، فَعَلَيَّ مُكَافَأْتُهُ إِذَا لَقِيَنِي.

٢٦: أخرجه الطبراني فى المعجم الأوسط، ٢/ ١٢٠، الرقم/ ١٤٤٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/ ٤٣٩، الرقم/ ٣١٥، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٧٣۔

٢٧: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٥/ ٣٠٣، وابن عدي في الكامل في ضعفاء الرجال، ٥/ ٢٤٣، والعسقلاني في لسان الميزان، ٤/ ٣٩٩، الرقم/١٢١٧، وذكره الهندى فى كنزل العمال، ١٢/ ٤٥، الرقم/ ٣٤١٥٢، ومحب الدين الطبرى في ذخائر العقبى في مناقب ذوي القربى، ١/ ١٩، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/ ٥٤٥۔

٢٨: أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٠/ ١٠٣، وذكره ابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/ ٥٤٥۔

۲۶۔ حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اولادِ عبد المطلب میں سے کسی کے ساتھ کوئی بھلائی کی، اور وہ اس کا بدلہ اس دنیا میں نہ چکا سکا، تو اس کا بدلہ چکانا کل (قیامت کے روز) میرے ذمہ ہے، جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۷۔ امام ابنِ عساکر اور ابنِ عدی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے میرے اَہلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ احسان کیا تو میں قیامت کے دن اس کا بدلہ چکاؤں گا۔

۲۸۔ خطیب بغدادی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اس دنیا میں عبد المطلب کی اولاد میں سے کسی کے ساتھ کچھ بھی (خیر کا) معاملہ کیا تو جب وہ (قیامت کے دن) مجھ سے ملے گا تو اس کا بدلہ چکانا میرے ذمہ ہے۔

٢٩. عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ ﷺ قَالَ: يَا عَلِيُّ، إِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَکَ وَلِذُرِّيَّتِکَ وَلِوَلَدِکَ وَلِأَهْلِکَ، وَلِشِيْعَتِکَ وَلِمُحِبِّي شِيْعَتِکَ، فَابْشِرْ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

٣٠. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه رَفَعَهُ: أَرْبَعَةٌ أَنَا لَهُمْ شَفِيْعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَلْمُکْرِمُ ذُرِّيَّتِي، وَالْقَاضِي لَهُمْ حَوَائِجَهُمْ، وَالسَّاعِي لَهُمْ فِي أُمُوْرِهِمْ، عِنْدَ مَا اضْطَرُّوْا إِلَيْهِ، وَالْمُحِبُّ لَهُمْ بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ.

ذَکَرَهُ الْمُتَّقِيُّ الْهِنْدِيُّ.

تَحْذِيْرُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بُغْضِهِمْ عليهم السلام وَعَدَاوَتِهِمْ

٣١. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رضي الله عنهم: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

٢٩: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٥/٣٢٩، الرقم/ ٨٣٣٧۔

٣٠: أخرجه الهندي في کنز العمال، ١٢/٤٧، الرقم/ ٣٤١٨٠۔

٣١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب المناقب عن رسول اللّٰه ﷺ، باب فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/٦٩٩، الرقم/ ٣٨٧٠، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل الحسن والحسين ابنَي عَلِيِّ بْنِ أبي ←

۲۹۔ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! بے شک اللہ تعالیٰ نے تجھے اور تیری اولاد کو اور تیرے گھر والوں کو اور تیرے مددگاروں کو اور تیرے مددگاروں کے چاہنے والوں کو بخش دیا ہے لہٰذا تجھے یہ خوشخبری مبارک ہو۔

اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۳۰۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چار شخص ایسے ہیں قیامت کے روز جن کے لئے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا (اور وہ یہ ہیں:) میری اولاد کی عزت و تکریم کرنے والا، اور ان کی حاجات کو پورا کرنے والا، اور ان کے معاملات کے لئے تگ و دو کرنے والا جب وہ مجبور ہو کر اس کے پاس آئیں اور دل و جان سے ان سے محبت کرنے والا۔

اسے علامہ متقی ہندی نے بیان کیا ہے۔

﴿حضور ﷺ کا لوگوں کو اپنے اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام سے بغض و عداوت رکھنے سے ڈرانا﴾

۳۱۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام سے فرمایا: تم جس سے لڑو گے میں بھی اُس کے ساتھ حالتِ جنگ میں ہوں اور جس سے تم صلح کرنے والے ہو، میں بھی اُس سے صلح کرنے والا ہوں۔

اسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

.... طالِبٍ رضی اللہ عنہ، ١/٥٢، الرقم/ ١٤٥، والحاكم في المستدرك، ٣/١٦١، الرقم/ ٤٧١٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/١٨٢، الرقم/ ٥٠١٥، وفي المعجم الكبير، ٣/٤٠، الرقم/ ٢٦٢٠، والصيداوي في معجم الشيوخ، ١/١٣٣، الرقم/ ٨٥۔

٣٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ، لَعَنَهُمُ اللهُ، وَكُلُّ نَبِيٍّ كَانَ، اَلزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللهِ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللهِ، وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ، لِيُعِزَّ بِذَلِكَ مَنْ أَذَلَّ اللهُ، وَيُذِلُّ مَنْ أَعَزَّ اللهُ، وَالْمُسْتَحِلُّ لِحُرُمِ اللهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللهُ، وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

٣٣. وَأَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ آذَى شَعْرَةً مِنِّي فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي قَدْ آذَى اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى.

٣٤. وَأَخْرَجَ ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ وَغَضَبِي عَلٰى مَنْ أَهْرَقَ دَمِي وَآذَانِي فِي عِتْرَتِي.

٣٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب القدر عن رسول الله ﷺ، باب منه، (١٧)، ٤/٤٥٧، الرقم/ ٢١٥٤، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٦٠، الرقم/ ٥٧٤٩، والحاكم في المستدرك، ٢/٥٧٢، الرقم/ ٣٩٤١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٤٣، الرقم/ ٨٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٤٣، الرقم/ ٤٠١٠۔

٣٣: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥٤/٣٠٨، وذكره الهندي في كنز العمال، ١٢/٤٥، الرقم/٣٤١٥٤، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٥٤٦۔

٣٤: أخرجه ابن عدي في الكامل في ضعفاء الرجال، ٦/٣٠٢، ←

۳۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھ بندوں پر میں لعنت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور ہر گذشتہ نبی بھی ان پر لعنت کرتا ہے (وہ چھ بندے یہ ہیں): جو کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو جھٹلانے والا ہو اور ظلم و جبر کے ساتھ تسلط حاصل کرنے والا ہو، تاکہ اس کے ذریعے اسے عزت دِلا سکے، جسے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے اور اسے ذلیل کر سکے، جسے اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے، اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے والا، اور میری عترت یعنی اَہلِ بیت کی حرمت کو حلال (پامال) کرنے والا اور میری سنت کا تارک۔

اسے امام ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۳۔ امام ابنِ عساکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے میرے بال کو بھی (مراد میرے کسی بھی قرابت دار کو) اذیت دی اس نے درحقیقت مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے حقیقت میں اللہ تعالیٰ کو اذیت دی۔

۳۴۔ امام ابنِ عدی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور میرا غضب اس شخص پر بھڑک اٹھتا ہے جو میرا خون بہائے اور میرے خاندان کے بارے میں مجھے اذیت پہنچائے۔

.... والعسقلاني في لسان الميزان، ٣٦٢/٥، الرقم/١١٨٢، والذهبي في ميزان الاعتدال في نقد الرجال، ٢٣٢/٦، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٥٤٣/٢۔

وَأَيَّدَهُ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالذَّهَبِيُّ وَالْهَيْتَمِيُّ.

كَوْنُ مُبْغِضِهِمْ عليهم السلام وَعَدُوِّهِمْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ

٣٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ: لَا يُبْغِضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ رَجُلٌ، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

٣٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنِّي سَأَلْتُ اللهَ لَكُمْ ثَلَاثًا، أَنْ يُّثْبِتَ قَائِمَكُمْ، وَأَنْ يَّهْدِيَ ضَالَّكُمْ، وَأَنْ يُّعَلِّمَ جَاهِلَكُمْ، وَسَأَلْتُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَكُمْ جُوَدَاءَ، نُجَدَاءَ، رُحَمَاءَ، فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَصَلّٰى وَصَامَ، ثُمَّ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ، دَخَلَ النَّارَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

٣٥: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٣٥، الرقم/ ٦٩٧٨، والحاكم في المستدرك، ٣/١٦٢، الرقم/ ٤٧١٧، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١٢٣، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/ ٥٠٣۔

٣٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٦١، الرقم/٤٧١٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/١٧٦، الرقم/١١٤١٢، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧١۔

حافظ ابن حجر العسقلانی، ذہبی اور ہیتمی نے بھی تائید کی ہے۔

﴿ اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام سے بغض و عداوت رکھنے والا جہنمی ہے ﴾

۳۵۔ **حضرت ابو سعید (خدری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ہم اَہلِ بیت سے کوئی آدمی نفرت نہیں کرتا، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں ڈال دیتا ہے۔

اسے امام ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۶۔ **حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنو عبد المطلب! بے شک میں نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگی ہیں۔ پہلی یہ کہ وہ تم میں سے (باطل کے مقابلے میں) قیام کرنے والوں کو ثابت قدم رکھے اور دوسری یہ کہ وہ تمہارے بھولے ہوئے کو ہدایت دے اور تیسری یہ کہ وہ تمہارے جاہل کو علم عطاء کرے اور میں نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے یہ بھی مانگا ہے کہ وہ تمہیں سخاوت کرنے والا، دوسروں کی مدد کرنے والا اور رحم کرنے والا بنائے۔ پھر (اس کے بعد بھی) اگر کوئی شخص حجرِ اسود اور مقام (ابراہیم) کے درمیان صف میں کھڑے ہو کر باجماعت نماز پڑھے، روزہ رکھے اور پھر (مرنے کے بعد) اللہ سے اس حال میں ملے کہ وہ (میرے) اَہلِ بیت سے بغض رکھنے والا ہو، تو وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔

اسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر حسن صحیح ہے۔

٣٧. **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، حَشَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُوْدِيًّا. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَإِنْ صَامَ وَصَلّٰى. قَالَ: وَإِنْ صَامَ وَصَلّٰى، وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ. أَيُّهَا النَّاسُ، احْتَجَرَ بِذَالِکَ مِنْ سَفْکِ دَمِهٖ، وَأَنْ يُّؤَدِّيَ الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُوْنَ. مُثِّلَ لِي أُمَّتِي فِي الْبَطْنِ، فَمَرَّ بِي أَصْحَابُ الرَّايَاتِ، فَاسْتَغْفَرْتُ لِعَلِيٍّ عليه السلام وَشِيْعَتِهٖ.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٣٨. **عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ خُدَيْجٍ: يَا مُعَاوِيَةَ بْنَ خُدَيْجٍ، إِيَّاکَ وَبُغْضَنَا فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يُبْغِضُنَا أَحَدٌ، وَلَا يَحْسُدُنَا أَحَدٌ إِلَّا ذِيْدَ عَنِ الْحَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسِيَاطٍ مِّنْ نَارٍ.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٣٩. **عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ مَنْ أَبْغَضَنِي وَأَبْغَضَ أَهْلَ بَيْتِي، كَثْرَةَ الْمَالِ وَالْعِيَالِ. كَفَاهُمْ بِذَالِکَ غَيًّا أَنْ**

٣٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢١٢/٤، الرقم/ ٤٠٠٢، والذهبي في ميزان الاعتدال، ١٧١/٣، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٧٢/٩۔

٣٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣٩/٣، الرقم/ ٢٤٠٥، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٧٢/٩۔

٣٩: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٤٩٢/١، الرقم/ ٢٠٠٧۔

۳۷۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہم سے خطاب فرمایا: پس میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! جو ہمارے اَہلِ بیت سے بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت یہودیوں کے ساتھ اٹھائے گا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ نماز، روزہ کا پابند ہی کیوں نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) اگرچہ وہ روزہ اور نماز کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور خود کو مسلمان تصور کرتا ہو، اے لوگو! یہ لبادہ اوڑھ کر اس نے اپنے خون کو مباح ہونے سے بچایا اور یہ کہ وہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔ پس میری امت مجھے وادی میں دکھائی گئی پس میرے پاس سے جھنڈوں والے گزرے، تو میں نے علی اور اس کے مددگاروں کے لئے مغفرت طلب کی۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۸۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے معاویہ بن خدیج سے فرمایا: اے معاویہ بن خدیج! ہم (اَہلِ بیت کے) بغض سے بچو، کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ ہم (اَہلِ بیت) سے کوئی بغض نہیں رکھتا اور کوئی حسد نہیں کرتا مگر یہ کہ قیامت کے دن اسے آگ کے چابکوں سے حوضِ کوثر سے دھتکار دیا جائے گا۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۹۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! جو مجھ سے اور میرے اَہلِ بیت سے بغض رکھتا ہے اسے کثرتِ مال اور کثرتِ اولاد عطا کر، یہ ان کی گمراہی کے لئے کافی ہے کہ ان کا مال کثیر ہو جائے، چنانچہ (اس کثرتِ مال کی وجہ

يَكْثُرَ مَالُهُمْ، فَيَطُوْلَ حِسَابُهُمْ، وَأَنْ يَكْثُرَ عِيَالَاتُهُمْ فَيَكْثُرَ شَيَاطِيْنُهُمْ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

٤٠. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُ: بُغْضُ عَلِيٍّ، وَنَصْبُ أَهْلِ بَيْتِي، وَمَنْ قَالَ: اَلْإِيْمَانُ كَلَامٌ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

قَوْلُ الرَّسُوْلِ ﷺ لِعَلِيٍّ رضي الله عنه: إِنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ

٤١. عَنْ زِرٍّ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ، أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٤٠: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢/٨٥، الرقم/ ٢٤٥٩ـ

٤١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن حبّ الأنصار وعلي من الإيمان وعلاماته، ١/٨٦، الرقم/٧٨، والنسائي في السنن، كتاب الايمان و شرائعه، باب علامة المنافق، ٨/١١٧، الرقم/٥٠٢٢، وايضاً في السنن الكبرى، ٥/٤٧، الرقم/٨١٥٣، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٦٧، الرقم/٦٩٢٤، وابن أبي شيبة في ←

سے) ان کا حساب طویل ہو جائے، اور یہ کہ ان کی اولاد کثیر ہو جائیں تاکہ ان کے شیاطین کثرت سے ہو جائیں (یعنی کثرتِ مال و اولاد ان کے لئے وبال بن کر میرے اور میرے اَہلِ بیت کے ساتھ بغض رکھنے کی سزا بن جائے۔)

اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۴۰۔ **حضرت جابر بن عبد اللہ** رضی اللہ عنہما **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں وہ جس میں پائی جائیں گی نہ وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں (اور وہ یہ ہیں): علی سے بغض رکھنا، میرے اَہلِ بیت سے دشمنی رکھنا اور یہ کہنا کہ ایمان (صرف زبان سے) کلام کا نام ہے (یعنی قلبی تصدیق ضروری نہیں سمجھتا)۔

اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

﴿رسول اللہ ﷺ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمان: 'مومن ہی تجھ سے محبت کرے گا اور منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا'﴾

۴۱۔ **حضرت زِرّ (بن حبیش)** رضی اللہ عنہ **بیان کرتے ہیں** کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا (اور اس سے اناج اور نباتات اُگائے) اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا! حضور نبی اُمی ﷺ کا مجھ سے عہد ہے، کہ مجھ سے صرف صاحبِ ایمان ہی محبت کرے گا اور صرف منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔

اسے امام مسلم، نسائی، ابن حبان اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

....

المصنف، ٦/٣٦٥، الرقم/٣٢٠٦٤، والبزار في المسند، ٢/١٨٢، الرقم/٥٦٠، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٩٨، الرقم/١٣٢٥۔

٤٢ . وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ﷺ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٤٣ . وَأَخْرَجَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ مَرْفُوْعًا: مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَهُوَ مُنَافِقٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ.

٤٤ . وَأَخْرَجَ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه مَا كُنَّا نَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ إِلَّا بِبُغْضِهِمْ عَلِيًّا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

٤٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٥/٦٤٣، الرقم/٣٧٣٦، والنسائي في السنن، كتاب الايمان و شرائعه، باب علامة الايمان، ٨/١١٥، الرقم/ ٥٠١٨، وأبو يعلى في المسند، ١/٢٥٠، الرقم/٢٩١۔

٤٣: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، فضائل علي رضي الله عنه، ٢/٦٦١، الرقم/١١٢٦، وابن عدي في الكامل في ضعفاء الرجال، ٤/١٤٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٤/٢٢٥، وذكره محب الدين الطبري في ذخائر العقبى/١٨، وأيضًا في الرياض النضرة، ١/٣٦٢، الرقم/٢٥٤۔

٤٤: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، فضائل علي رضي الله عنه، ٢/٦٧١، الرقم/١١٤٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٣٢٨، ←

۴۲۔ **حضرت علی ﷺ سے ہی مروی ہے** کہ انہوں نے بیان کیا: حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا: (اے علی!) مومن ہی تجھ سے محبت کرے گا اور منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا۔

اسے امام ترمذی، نسائی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۳۔ **امام احمد نے مرفوعاً روایت کیا ہے:** جس شخص نے ہم اَہلِ بیت سے بغض کیا، وہ منافق ہے۔

اسے امام احمد نے 'فضائل الصحابة' میں روایت کیا ہے۔

۴۴۔ **اور امام احمد وطبرانی نے حضرت جابر ﷺ سے روایت کیا ہے** کہ ہم منافقوں کو صرف حضرت علی ﷺ کے ساتھ بغض ہی کی وجہ سے پہچانتے تھے۔

اسے امام احمد نے 'فضائل الصحابة' میں اور طبرانی اور ابنِ عساکر نے روایت کیا ہے۔

....

الرقم/٢١٢٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٨٥/٤٢، ومحب الدين الطبري في ذخائر العقبى/٩١، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٥٠٣/٢۔

فَضْلُ أَهْلِ الْكِسَاءِ عليهم السلام

٤٥. وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، يَقُوْلُ لَهُ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا تَرْضٰى، أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي. وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا، فَقَالَ: ادْعُوْا لِي عَلِيًّا، فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ، فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ، وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ. فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَأَبْنَآءَكُمْ﴾ [آل عمران، ٣/٦١]، دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، هٰؤُلَآءِ أَهْلِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

٤٦. وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه، قَالَ: لَمَّا أَنْزَلَ اللهُ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿نَدْعُ

٤٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٤/١٨٧١، الرقم/٢٤٠٤، واحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٥، الرقم/ ١٦٠٨، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٥/٦٣٨، الرقم/٣٧٢٤۔

٤٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة آل ←

﴿فضائلِ اَہلِ کساء علیہم السلام﴾

۴۵۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ ﷺ نے بعض غزوات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے (مدینہ منورہ میں) چھوڑ دیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔ اور غزوہ خیبر کے دن میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا کہ کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا، جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، سو ہم سب اس سعادت کے حصول کے انتظار میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: علی کو میرے پاس لاؤ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، اس وقت وہ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے، آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور انہیں جھنڈا عطا کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا۔ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿آپ فرما دیں کہ آ جاؤ ہم (مل کر) اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو (ایک جگہ پر) بلا لیتے ہیں﴾۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور کہا: اے اللہ! یہ میرے اَہلِ بیت ہیں۔

اسے امام مسلم، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۴۶۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے آیتِ (مباہلہ)

.... عمران، ۵/۲۲۵، الرقم/۲۹۹۹، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۱۰۷، الرقم/۸۳۹۹، والحاكم في المستدرك، ۳/۱۶۳، الرقم/۴۷۱۹۔

أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ [آل عمران، ٣/٦١]، **دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا ﷺ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، هٰؤُلاءِ أَهْلِي.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

٤٧. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ بَسَطَ شَمْلَةً، فَجَلَسَ عَلَيْها هُوَ وَفَاطِمَةُ وَعَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، ثُمَّ أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَجَامِعِهِ، فَعَقَدَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ، ارْضَ عَنْهُمْ، كَمَا أَنَا عَنْهُمْ رَاضٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

كَوْنُ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَرَابَتِهٖ أَمَانًا وَنَجَاةً لِأُمَّتِهٖ

٤٨. عَنْ عَبْدِ السَّلامِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلإِيْمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ

٤٧: أخرجه الطبرانى في المعجم الأوسط، ٥/٣٤٨، الرقم/ ٥٥١٤، والهيثي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٩۔

٤٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في الإيمان، ١/٢٥، الرقم/ ٦٥، وذكره السبكي في طبقات الشافعية الكبرى، ١/ ١١٩۔

- ﴿نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ 'ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ' - نازل فرمائی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے اللہ! یہ میرے اَہلِ بیت ہیں۔

اسے امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۴۷۔ **حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں** کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ درآں حالیکہ آپ ﷺ نے چادر بچھائی ہوئی تھی۔ پس اس پر حضور نبی اکرم ﷺ (بنفسِ نفیس)، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام بیٹھ گئے، پھر آپ ﷺ نے اس چادر کے کنارے پکڑے اور ان پر ڈال کر اس میں گرہ لگا دی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! تو بھی ان سے راضی ہو جا، جس طرح میں ان سے راضی ہوں۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

﴿حضور ﷺ کے اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام اور قرابت داروں کا آپ ﷺ کی اُمت کے لیے باعثِ نجات ہونا﴾

۴۸۔ امام عبد السلام بن ابی صالح ابو صلت ہروی، امام علی بن موسیٰ رضا سے وہ اپنے والد (امام موسیٰ الرضا) سے وہ امام جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد (امام محمد) سے وہ امام علی بن حسین سے وہ اپنے والد (امام حسین علیہ السلام) سے وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان دل سے پہچاننے،

وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ. قَالَ أَبُو الصَّلْتِ: لَوْ قُرِئَ هٰذَا الْإِسْنَادُ عَلٰى مَجْنُوْنٍ لَبَرَأَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

٤٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ عليه السلام، مَنْ رَكِبَ فِيْهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ.

وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما قَالَ: مَنْ رَكِبَهَا سَلِمَ، وَمَنْ تَرَكَهَا غَرِقَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ.

٥٠. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ عليه السلام: مَنْ رَكِبَ فِيْهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ، وَمَنْ قَاتَلَنَا فِي آخِرِ

٤٩: أخرجه الطبرانى في المعجم الكبير، ٣٤/١٢، الرقم/ ٢٣٨٨، وايضاً في ٤٦/٣، الرقم/٢٦٣٨، وفي المعجم الأوسط، ١٠/٤، الرقم/ ٣٤٧٨، ٣٥٥/٥، الرقم/ ٥٥٣٦، ٨٥/٦، الرقم/ ٥٨٧٠، وفي المعجم الصغير، ٢٤٠/١، الرقم/ ٣٩١، ٨٤/٢، الرقم/ ٨٢٥، والحاكم في المستدرك، ٣٧٣/٢، الرقم/٣٣١٢، وايضا في ١٦٣/٣، الرقم/ ٤٧٢٠، والبزار في المسند، ٣٤٣/٩، الرقم/ ٣٩٠٠، والهيثمى في مجمع الزوائد، ١٦٨/٩ـ

٥٠: أخرجه الطبرانى في المعجم الكبير، ٤٥/٣، الرقم/ ٢٦٣٧، ـــ

زبان سے اقرار کرنے اور اعضاء کے ذریعہ عمل کرنے کا ہے۔ (امام ابن ماجہ کے شیخ) امام ابو صلت ہروی فرماتے ہیں: اگر اس حدیث مبارک کی سند ﴿عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَی الرِّضَا، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہم﴾ کو پڑھ کر کسی پاگل پر دم کیا جائے، تو وہ ضرور شفایاب ہو جائے گا۔

اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۴۹۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اَہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے، جو اس میں سوار ہوگیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوگیا۔

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اس میں سوار ہوا وہ سلامتی پا گیا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ غرق ہوگیا۔

اسے امام طبرانی، بزار اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۵۰۔ حضرت ابو ذر (غفاری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اَہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے، جو اس میں سوار ہوگیا نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوگیا اور جس نے آخری زمانہ میں ہمارے (اَہلِ بیت کے) ساتھ

.... والقضاعی في مسند الشهاب، ۲/۲۷۳، الرقم/ ۱۳۴۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۶۸۔

الزَّمَانِ، فَكَأَنَّمَا قَاتَلَ مَعَ الدَّجَّالِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ.

كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَبَبُهُ ﷺ وَنَسَبُهُ

٥١. **عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ رَحِمَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَا تَنْفَعُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَلٰى وَاللهِ، إِنَّ رَحِمِي مَوْصُوْلَةٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَأَنِّي أَيُّهَا النَّاسُ، فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَأَبُو يَعْلٰى.

٥٢. **وَأَخْرَجَ الإِمَامُ أَحْمَدُ أَيْضًا وَالْحَاكِمُ عَنِ الْمِسْوَرِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِنِّي، يَقْبِضُنِي مَا قَبَضَهَا، وَيَبْسُطُنِي مَا بَسَطَهَا. وَإِنَّ الْأَنْسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَنْقَطِعُ غَيْرَ نَسَبِي وَسَبَبِي وَصِهْرِي.**

٥١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٨، ٣٩، الرقم/ ١١١٥٤، ١١٣٦٣، والحاكم في المستدرك، ٤/٨٤، الرقم/ ٦٩٥٨، وأبو يعلى في المسند، ٢/٤٣٣، الرقم/ ١٢٣٨، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٦٤۔

٥٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٧٣، الرقم/١٨٩٢٧، وايضاً في فضائل الصحابة، ٢/ ٧٥٨، الرقم/ ١٣٣٣، والحاكم في المستدرك، ذكر مناقب فاطمة بنت رسول الله ﷺ، ٣/١٧٢، الرقم/٤٧٤٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٦٤، الرقم/١٣١٧٣، ←

جنگ کی گویا وہ دجال کے ساتھ مل کر قتال کرنے والا ہے (یعنی وہ دجال کے ساتھیوں میں سے ہے)۔

اسے امام طبرانی اور قضاعی نے روایت کیا ہے۔

﴿روزِ قیامت صرف حضور ﷺ کا تعلق و نسب قائم رہے گا﴾

۵۱۔ حضرت ابوسعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اِس منبر پر فرماتے ہوئے سنا: ان لوگوں کا کیا ہو گا جو یہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے نسبی تعلق قیامت کے روز ان کی قوم کو کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ کیوں نہیں! اللہ کی قسم، بے شک میرا نسبی تعلق دنیا و آخرت میں باہم ملا ہوا ہے (یعنی نفع دینے والا ہے) اور اے لوگو! بے شک (قیامت کے روز) میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا۔

اسے امام احمد، حاکم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۵۲۔ امام احمد اور حاکم نے حضرت مِسور ﷺ سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے۔ جو اس کا دل توڑے گا اس نے میرا دل توڑا اور جو اسے فرحت پہنچائے گا اس نے مجھے فرحت پہنچائی۔ قیامت کے دن تمام حسب و نسب منقطع ہو جائیں گے، سوائے میرے حسب و نسب اور سسرال کے۔

.... وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۵۸/۱۵۹۔

٥٣. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ لِآلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ خَادِمٌ تَخْدُمُهُمْ، يُقَالُ لَهَا: بَرِيْرَةُ، فَلَقِيَهَا رَجُلٌ، فَقَالَ: يَابَرِيْرَةُ، غَطِّي شُعَيْفَاتِكِ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا لَنْ يُغْنِيَ عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا، قَالَ: فَأَخْبَرَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَائَهُ مُحْمَرَّةً وَجْنَتَاهُ، وَكُنَّا، مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، نَعْرِفُ غَضَبَهُ بِجَرِّ رِدَائِهِ وَحُمْرَةِ وَجَنَتَيْهِ. فَأَخَذْنَا السِّلاَحَ، ثُمَّ أَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مُرْنَا بِمَا شِئْتَ، فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَوْ أَمَرْتَنَا بِأُمَّهَاتِنَا وَآبَائِنَا وَأَوْلاَدِنَا، لَأَمْضَيْنَا قَوْلَكَ فِيْهِمْ، فَصَعِدَ ﷺ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللهَ تعالى وَأَثْنٰى عَلَيْهِ. وَقَالَ: مَنْ أَنَا؟، فَقُلْنَا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ. قَالَ: نَعَمْ، وَلٰكِنْ مَنْ أَنَا؟ فَقُلْنَا: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ. قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلاَ فَخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، وَلاَ فَخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ يُنْفَضُ التُّرَابُ عَنْ رَأْسِهِ، وَلاَ فَخْرَ، وَأَوَّلُ دَاخِلِ الْجَنَّةِ، وَلاَ فَخْرَ، مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَزْعُمُوْنَ أَنَّ رَحِمِي لاَ تَنْفَعُ . لَيْسَ كَمَا زَعَمُوْا، إِنِّي لَأَشْفَعُ وَأُشَفَّعُ، حَتّٰى أَنَّ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ لَيَشْفَعُ فَيُشَفَّعُ، حَتّٰى إِنَّ إِبْلِيْسَ لَيَتَطَاوَلُ طَمْعًا فِي الشَّفَاعَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٥٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٢٠٣، الرقم/ ٥٠٨٢، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧٦، والعسقلاني في الاصابة في تمييز الصحابة، ٧/ ٥٣٣۔

۵۳۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آلِ رسول اللہ ﷺ کی ایک خادمہ تھی جو ان کی خدمت بجا لاتی تھی انہیں ''بَرِیْرَہ'' کہا جاتا تھا، انہیں ایک آدمی ملا اور کہا: اے بریرہ اپنی چوٹی کو ڈھانپ کر رکھا کرو، بے شک محمد ﷺ تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ راوی بیان کرتے ہیں تو اس (خادمہ) نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی پس آپ ﷺ اپنی چادر مبارک گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے درآنحالیکہ آپ ﷺ کے دونوں رخسار مبارک سرخ تھے اور ہم (انصار کا گروہ) حضور نبی اکرم ﷺ کے غصہ کو آپ ﷺ کے چادر کے گھسیٹنے اور رخساروں کے سرخ ہونے سے پہچان لیتے تھے، پس ہم نے اسلحہ اٹھایا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ جو چاہتے ہیں ہمیں حکم دیں، پس اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! اگر آپ ہمیں ہماری ماؤں، باپوں اور اولاد کے بارے میں بھی کوئی حکم فرمائیں گے تو ہم ان میں بھی آپ ﷺ کے قول کو نافذ کر دیں گے۔ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا: میں کون ہوں؟ ہم نے عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں لیکن میں کون ہوں؟ ہم نے عرض کیا: آپ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمام اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں، لیکن کوئی فخر نہیں، میں وہ پہلا شخص ہوں جس کی قبر شق ہو گی، لیکن کوئی فخر نہیں، اور میں وہ پہلا شخص ہوں جس کے سر سے مٹی جھاڑی جائے گی، لیکن کوئی فخر نہیں اور میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والا ہوں لیکن کوئی فخر نہیں۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ میرا رحم (نسب و تعلق) فائدہ نہیں دے گا ایسا نہیں ہے جیسا وہ گمان کرتے ہیں۔ بے شک میں شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول بھی ہو گی، یہاں تک کہ جس کی میں شفاعت کروں گا وہ بھی یقیناً دوسروں کی شفاعت کرے گا اور اس کی بھی شفاعت قبول ہو گی یہاں تک کہ ابلیس بھی اپنی گردن کو شفاعت کی طمع کرتے ہوئے بلند کرے گا (کہ کسی طور اس کی شفاعت بھی کوئی کر دے)۔

اسے امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٥٤. **عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﭭ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ مِنْ أُمَّتِي أَهْلُ بَيْتِي، ثُمَّ الْأَقْرَبُ مِنَ الْقُرَيْشِ، ثُمَّ الْأَنْصَارُ، ثُمَّ مَنْ آمَنَ بِي، وَاتَّبَعَنِي مِنَ الْيَمَنِ، ثُمَّ سَائِرُ الْعَرَبِ، ثُمَّ الْأَعَاجِمُ، وَأَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ أُوْلُوا الْفَضْلِ.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٥٥. **عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﭬ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ ِللهِ ﻷ حُرُمَاتٍ ثَلَاثًا، مَنْ حَفِظَهُنَّ حَفِظَ اللهُ لَهُ أَمْرَ دِيْنِهِ وَدُنْيَاهُ، وَمَنْ ضَيَّعَهُنَّ لَمْ يَحْفَظِ اللهُ لَهُ شَيْئًا، فَقِيْلَ: وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: حُرْمَةُ الإِسْلَامِ، وَحُرْمَتِي، وَحُرْمَةُ رَحِمِي.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٥٦. **عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ قَالَ: قَامَ كَعْبٌ ﭬ فَأَخَذَ بِحُجْزَةِ الْعَبَّاسِ ﭬ، وَقَالَ:**

٥٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٤٢١، الرقم/ ١٣٥٥٠، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٣، الرقم/ ٢٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٨٠.

٥٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٧٢، الرقم/ ٢٠٣، وفي المعجم الكبير، ٣/١٢٦، الرقم/ ٢٨٨١، ١/٨٨، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٥/٢٩٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٨٨، ٩/١٦٨.

٥٦: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٩٤٤، الرقم/ ـــ

۵۴۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی امت میں سے سب سے پہلے جس کے لئے میں شفاعت کروں گا وہ میرے اَہلِ بیت ہیں، پھر جو قریش میں سے میرے قریبی رشتہ دار ہیں، پھر انصار کی پھر ان کی جو یمن میں سے مجھ پر ایمان لائے اور میری اتباع کی، پھر تمام عرب کی، پھر عجم کی اور سب سے پہلے میں جن کی شفاعت کروں گا وہ اَہلِ فضل (صاحبانِ فضیلت) ہوں گے۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۵۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی تین حرمتیں ہیں جو ان کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے دین و دنیا کے معاملات کی حفاظت فرماتا ہے اور جو ان تین کو ضائع کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی کسی چیز کی حفاظت نہیں فرماتا، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون سی تین حرمات ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی حرمت، میری حرمت اور میرے نسب کی حرمت۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۶۔ حضرت عطیہ عوفی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت کعب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا دامن پکڑا اور عرض کرنے لگے:

.... ۱۸۲٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٤٢۔

أَدَّخِرُهَا عِنْدَكَ لِلشَّفَاعَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ الْعَبَّاسُ: وَلِي الشَّفَاعَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيٍّ يُسْلِمُ إِلَّا كَانَتْ لَهُ شَفَاعَةٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

٥٧. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ فَاطِمَةَ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا، فَحَرَّمَ اللهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

٥٨. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَعَدَنِي رَبِّي فِي أَهْلِ بَيْتِي، مَنْ أَقَرَّ مِنْهُمْ بِالتَّوْحِيْدِ، وَلِّي بِالْبَلَاغِ، أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

٥٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٦٥، الرقم/ ٤٧٢٦، والبزار في المسند، ٥/٢٢٣، الرقم/ ١٨٢٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/١٨٨، والمناوي في فيض القدير، ٢/٤٦٢.

٥٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٦٣، الرقم/٤٧١٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٣٨٢، الرقم/ ٧١١٢.

میں آپ کے اس دامن کو قیامت کے دن اپنے لئے ذریعۂ شفاعت بناتا ہوں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میرے لئے حقِ شفاعت ہو گا؟ انہوں نے کہا: ہاں! حضور نبی اکرم ﷺ کے اَہلِ بیت میں سے جس کسی نے بھی اسلام قبول کیا ہے اسے حقِ شفاعت حاصل ہو گا۔‘‘

اسے امام اَحمد اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۵۷۔ **حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ علیہا السلام نے اپنی عصمت کی حفاظت کی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اولاد کو آگ پر حرام کر دیا۔

اسے امام حاکم، بزار اور ابونعیم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۵۸۔ **حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے مجھ سے میرے اَہلِ بیت کے بارے میں وعدہ کیا ہے کہ ان میں سے جو بھی میری توحید کا اقرار کرے گا، اسے یہ بات پہنچا دی جائے کہ اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دے گا۔

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

اَلْمَصَادِرُ وَالْمَرَاجِع

١۔ **القرآن الکریم۔**

٢۔ **آجری،** ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ (م ٣٦٠ھ)۔ **الشریعة۔** ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ١٤٢٠ھ/١٩٩٩ء۔

٣۔ **آلوسی،** امام شہاب الدین سید محمود بن عبد اللہ حسینی آلوسی البغدادی (١٢١٧-١٢٧٠ھ/١٨٠٢-١٨٥٤ء)۔ **روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني۔** ملتان، پاکستان: مکتبہ امدادیہ۔

٤۔ **ابن اثیر،** ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (٥٥٥-٦٣٠ھ/١١٦٠-١٢٣٣ء)۔ **أسد الغابة في معرفة الصحابة۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٥۔ **احمد بن حنبل،** ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤-٢٤١ھ/٧٨٠-٨٥٥ء)۔ **فضائل الصحابة۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ،١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٦۔ **احمد بن حنبل،** ابو عبد اللہ شیبانی (١٦٤-٢٤١ھ/٧٨٠-٨٥٥ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، ١٣٩٨ھ/١٩٨٧ء۔

٧۔ **اسفرایینی،** ابو مظفر طاہر بن محمد (م ٤٧١ھ)۔ **التبصير في الدين وتمييز الفرقة الناجية عن الفرق الهالكين۔** لبنان: عالم الکتب، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٨۔ **اسماعیل حقی،** اسماعیل حقی بن مصطفیٰ بن استانبولی حنفی خلوتی (١٠٦٣-١١٢٧ھ/١٦٥٢-١٧١٥ء)۔ **تفسير روح البيان۔** کوئٹہ، پاکستان: مکتبہ اسلامیہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

۹۔ **اسماعیل حقی**، اسماعیل حقی بن مصطفیٰ بن استانبولی حنفی خلوتی (۱۰۶۳-۱۱۲۷ھ/ ۱۶۵۲-۱۷۱۵ء)۔ **تفسیر روح البیان**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، **۲۰۱۰**ء۔

۱۰۔ **اصبہانی**، ابو الفرج الاصبہانی (۲۸۴-۳۵۶ھ)۔ **کتاب الأغاني**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر للطباعۃ والنشر۔

۱۱۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/ ۸۱۰-۸۷۰ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۲۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/ ۸۱۰-۸۷۰ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۳۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۵-۲۹۲ھ/ ۸۳۰-۹۰۵ء)۔ **المسند (البحر الزخار)**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ علوم القرآن، ۱۴۰۹ھ۔

۱۴۔ **بغوی**، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (م ۵۱۰ھ)۔ **معالم التنزیل في تفسیر القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۱۵۔ **بیضاوی**، ناصر الدین، ابو الخیر عبداللہ بن عمر بن محمد شیرازی (م ۷۹۱ھ)۔ **أنوار التنزیل وأسرار التأویل**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۱۸ھ۔

۱۶۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **الاعتقاد**. بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدۃ، ۱۴۰۱ھ۔

۱۷۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۱۸۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ البیہقی (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ،

١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

١٩۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (٢٠٩-٢٧٩ھ/ ٨٢٥-٨٩٢ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٢٠۔ **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١-٧٢٨ھ/ ١٢٦٣-١٣٢٨ء) **منهاج السنة النبوية**۔ مؤسسہ قرطبہ۔

٢١۔ **ثعالبی** ابو زید عبد الرحمٰن بن محمد بن مخلوف (م٨٧٥ھ)۔ **الجواهر الحسان فی تفسير القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی، ١٤١٨ھ۔

٢٢۔ **ثعلبی**، ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم (م٤٢٧ھ)۔ **الكشف والبيان عن تفسير القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٢٢ھ/٢٠٠٢ء

٢٣۔ **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (١٣٣-٢٣٠ھ/ ٧٥٠- ٨٤٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٢٤۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠-٥٩٧ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ **التبصرة**۔مصر، لبنان: دار الكتاب المصری، ١٣٩٠ھ/١٩٧٠ء۔

٢٥۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠-٥٩٧ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ **التحقيق في أحاديث الخلاف**۔ بیروت، لبنان: دار الكتب العلميہ، ١٤١٥ھ/١٩٩٥ء۔

٢٦۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠-٥٩٧ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ **زاد المسير في علم التفسير**. بیروت، لبنان: المكتب الاسلامی، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔

٢٧۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠-

٥٩٧ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ **صفة الصفوة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

٢٨۔ **ابن ابی حاتم**، عبد الرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن ادریس ابو محمد الرازی تمیمی (٢٤٠-٣٢٧ھ/٨٥٤-٩٣٨ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ سعودی عرب: مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، ١٤١٩ھ/ ١٩٩٩ء۔

٢٩۔ **حارث**، الحارث بن أبي أسامة/ الحافظ نور الدین الہیثمی (١٨٦-٢٨٣ھ)۔ **مسند الحارث (زوائد الهیثمی)**۔ المدینہ المنورة، سعودی عرب: مرکز خدمة السنہ والسیرة النبویہ، ١٤١٣ھ/١٩٩٢ء۔

٣٠۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١-٤٠٥ھ/٩٣٣-١٠١٤ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/١٩٩٠ء۔

٣١۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (٢٧٠-٣٥٤ھ/ ٨٨٤-٩٦٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔

٣٢۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/ ١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **الإصابة في تمییز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ/ ١٩٩٢ء۔

٣٣۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/ ١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **تهذیب التهذیب**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔

٣٤۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/

۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۳۵۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **الکافي الشاف في تخریج أحادیث الکشاف**۔ بیروت، لبنان: دار عالم المعرفہ۔

۳۶۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **لسان المیزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۳۷۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **المطالب العالیة**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۳۸۔ **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال**. بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

۳۹۔ **حسکانی**، عبید اللہ بن عبد اللہ بن احمد (م ۴۹۱ھ)۔ **شواھد التنزیل لقواعد التفضیل**. بیروت، لبنان: مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات، ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء۔

۴۰۔ **حکیم ترمذی**، ابوعبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر (م ۳۲۰ھ)۔ **نوادر الأصول في أحادیث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

۴۱۔ **حمیدی**، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/ ۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۴۲۔ **حلبی**، علی بن برہان الدین (م ۱۰۴۴ھ)۔ **إنسان العیون في سیرة الأمین المأمون. الشهیر بـ"السیرة الحلبیة"**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔

٤٣۔ **حلبی**، علی بن برہان الدین (م١٠٤٤ھ)۔ **إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون. الشهير بـ"السيرة الحلبية"**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٧ھ۔

٤٤۔ **ابو حیان**، محمد بن یوسف بن علی بن حیان اندلسی غرناطی (م٧٤٥ھ)۔ **البحر المحیط**۔ قاہرہ، مصر: ١٣٢٩ھ۔

٤٥۔ **ابو حیان**، محمد بن یوسف بن علی بن حیان اندلسی غرناطی (م ٧٥٤ھ)۔ **البحر المحیط**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٣ھ/ ١٩٨٣ء۔

٤٦۔ **ابن حیان**، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الانصاری (٢٧٤- ٣٦٩ھ)۔ **طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٢ھ/١٩٩٢ء۔

٤٧۔ **خازن**، علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن خلیل (٦٧٨-٧٤١ھ/ ١٢٧٩-١٣٤٠ء)۔ **لباب التأويل في معاني التنزيل**. بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٤٨۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سلمی نیشاپوری، (٢٢٣-٣١١ھ/ ٨٣٨-٩٢٤ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/ ١٩٧٠ء۔

٤٩۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢-٤٦٣ھ/ ١٠٠٢-١٠٧١ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٥٠۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢-٤٦٣ھ/١٠٠٢-١٠٧١ء)۔ **الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع**۔ الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیہ: مکتبہ المعارف، ١٤٠٣ھ۔

٥١۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦-٣٨٥ھ/ ٩١٨-٩٩٥ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/١٩٦٦ء۔

۵۲۔ **دارمی،** ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱-۲۵۵ھ/۷۹۷-۸۶۹ء)۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۵۳۔ **ابن ابی الدنیا،** ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن بن سفیان قیس قرشی (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ **مکارم الأخلاق**۔قاہرہ، مصر: مکتبۃ القرآن، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۵۴۔ **ابو داؤد،** سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ/۸۱۷-۸۸۹ء)۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۵۵۔ **دولابی،** ابو بشر محمد بن احمد بن حماد (۲۲۴-۳۱۰ھ)۔**الذریۃ الطاھرۃ النبویۃ**۔الکویت: ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۶ء۔

۵۶۔ **دیلمی،** ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الھمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۵۷۔ **ذہبی،** ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ/۱۲۷۴-۱۳۴۸ء)۔ **تاریخ الإسلام ووفیات المشاهیر والأعلام.** بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۵۸۔ **ذہبی،** ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ/ ۱۲۷۴-۱۳۴۸ء)۔ **سیر أعلام النبلاء۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء۔

۵۹۔ **ذہبی،** ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ/۱۲۷۴-۱۳۴۸ء)۔ **میزان الاعتدال في نقد الرجال۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۶۰۔ **رازی،** فخر الدین محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تمیمی شافعی، (۵۴۴- ۶۰۴ھ)۔ **مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر)**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۱ھ۔

٦١۔ **ابن راھویہ**، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن إبراہیم بن عبداللہ (١٦١-٢٣٧ھ/٧٧٨-٨٥١ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

٦٢۔ **رویانی**، ابو بکر محمد بن ہارون (م ٣٠٧ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ١٤١٦ھ۔

٦٣۔ **زرعی**، ابو عبد اللہ محمد ابو بکر بن قیم (٦٩١-٧٥١ھ)۔ **جلاء الأفهام في فضل الصلاة على محمد خير الأنام**۔ الکویت: دار العروبہ، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

٦٤۔ **زمخشری**، جاراللہ محمد بن عمر بن محمد خوارزمی (٤٢٧-٥٣٨ھ)۔ **الكشاف عن حقائق التنزيل وعيون الأقاويل في وجوه التأويل**۔ بیروت، لبنان: دارالکتاب العربی۔

٦٥۔ **زمخشری**، جاراللہ محمد بن عمر بن محمد خوارزمی (٤٢٧-٥٣٨ھ)۔ **الكشاف عن حقائق التنزيل وعيون الأقاويل في وجوه التأويل**۔ قاہرہ، مصر: ١٣٧٣ھ/ ١٩٥٣ء۔

٦٦۔ **سبکی**، تاج الدین بن علی بن عبد الکافی (٧٢٧-٧٧١ھ)۔ **طبقات الشافعية الكبرى**۔ ھجر للطباعۃ والنشر التوزیع، ١٤١٣ھ۔

٦٧۔ **سخاوی**، شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن (٨٣١ھ/٩٠٢ء)۔ **اِستجلاب اِرتقاء الغرف بحب أَقرباء الرسول ﷺ وذَوِي الشرف**۔ بیروت، لبنان: دارالمدینہ، ١٤٢١ھ/٢٠٠١ء۔

٦٨۔ **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨-٢٣٠ھ/٧٨٤-٨٤٥ء)۔ **الطبقات الكبرى**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٦٩۔ **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨-٢٣٠ھ/٧٨٤-٨٤٥ء)۔ **الطبقات الكبرى**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٧٠۔ **سمرقندی**، ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد ابن ابراہیم (م ٣٧٣ھ)۔ **تنبيه الغافلين**

بأحاديث سيد الأنبياء والمرسلين۔ دمشق، بيروت: دار ابن كثير، ١٤٢١ھ/٢٠٠٠ء۔

٧١۔ **سمعانی،** أبو المظفر منصور بن محمد بن عبدالجبار (٤٢٦-٤٨٩ھ)۔ **التفسير۔** رياض، سعودی عرب: دار الوطن، ١٤١٨ھ/١٩٩٧ء۔

٧٢۔ **سمعانی،** أبو المظفر منصور بن محمد بن عبدالجبار (٤٢٦-٤٨٩ھ)۔ **التفسير۔** رياض، سعودی عرب: دار الوطن، ١٤١٨ھ/١٩٩٧ء۔

٧٣۔ **سيوطی،** جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **إحياء الميت بفضائل أهل البيت۔** رياض، السعوديه: دار المدينه المنوره للنشر والتوزيع، ١٤٢٠ھ/١٩٩٩ء۔

٧٤۔ **سيوطی،** جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **الإكليل في استنباط التنزيل۔** بيروت، لبنان: دار الکتب العلميه، ١٤٠١ھ/١٩٨١ء۔

٧٥۔ **سيوطی،** جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **الدر المنثور في التفسير بالمأثور۔** بيروت، لبنان: دار المعرفة۔

٧٦۔ **سيوطی،** جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **طبقات الحفاظ۔** بيروت، لبنان: دار الکتب العلميه، ١٤٠٣ھ۔

٧٧۔ **شوکانی،** محمد بن علی بن محمد (١١٧٣-١٢٥٠ھ/١٧٦٠-١٨٣٤ء)۔ **فتح القدير۔** مصر: مطبع مصطفیٰ البابی الحلبی واولاده، ١٣٨٣ھ/١٩٦٤ء۔

٧٨۔ **شوکانی،** محمد بن علی بن محمد (١١٧٣-١٢٥٠ھ/١٧٦٠-١٨٣٤ء)۔ **فتح القدير۔**

بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔

۷۹۔ **شہرستانی،** ابو الفتح محمد بن عبدالکریم بن ابی بکر أحمد (۴۷۹-۵۴۸ھ)۔ **الملل والنحل۔** بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۲۰۰۱ء۔

۸۰۔ **ابن ابی شیبہ،** ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/۷۷۶-۸۴۹ء)۔ **المصنف۔** ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۸۱۔ **صنعانی،** محمد بن اسماعیل بن صلاح بن محمد الحسینی الکحلانی (م ۱۱۸۲ھ)۔ **التنویر شرح الجامع الصغیر۔** ریاض، السعودیہ: مکتبہ دار السلام، ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء۔

۸۲۔ **صیداوی،** ابو الحسین محمد بن احمد بن جمیع (۳۰۵-۴۰۶ھ)۔ **معجم الشیوخ۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ۔

۸۳۔ **طبری،** ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد (۲۲۴-۳۱۰ھ/۸۳۹-۹۲۳ء)۔ **جامع البیان فی تفسیر القرآن۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۸۴۔ **طبرانی،** ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔**التفسیر الکبیر۔** اردن: دار الکتاب الثقافی، ۲۰۰۸ء۔

۸۵۔ **طبرانی،** ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط۔** قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

۸۶۔ **طبرانی،** ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر۔** موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۸۷۔ **طبرانی،** ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر۔** قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۸۸۔ **طبرانی،** ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر لخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ،

١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٨٩۔ **طحاوی**، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٣٩-٣٢١ھ/ ٨٥٣-٩٣٣ء)۔**شرح مشكل الآثار**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ الرسالہ، ١٤٠٨ھ/١٩٨٧ء۔

٩٠۔ **طیالسی**، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (١٣٣-٢٠٤ھ/ ٧٥١-٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٩١۔ **ابن عادل**، ابو بکر سراج الدین عمر بن علی بن عادل حنبلی (م ٧٧٥ھ)۔ **اللباب في علوم الكتاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

٩٢۔ **ابن ابی عاصم**، ابو بکر عمرو بن ابی عاصم ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦-٢٨٧ھ/ ٨٢٢-٩٠٠ء)۔ **السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔

٩٣۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلدشیبانی (٢٠٦-٢٨٧ھ/ ٨٢٢-٩٠٠ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

٩٤۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/ ٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **الاستيعاب فی معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

٩٥۔ **ابن عبدالبر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **جامع بيان العلم وفضله**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٨ھ/ ١٩٧٨ء۔

٩٦۔ **عبد بن حمید**، ابو محمد عبد بن حمید بن نصر الکسی (م ٢٤٩ھ/ ٨٦٣ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ١٤٠٨ھ/١٩٨٨ء۔

٩٧۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦-٢١١ھ/٧٤٤- ٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٩٨۔ **عجلونی**، ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (١٠٨٧-١١٦٢ھ/١٦٧٦-١٧٤٩ء)۔ **كشف الخفا ومزيل الألباس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ۔

٩٩۔ **ابن عدی**، عبداللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی، (٢٧٧-٣٦٥ھ)۔ **الكامل فی ضعفاء الرجال**. بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٩ھ/١٩٨٨ء۔

١٠٠۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی الشافعی (٤٩٩-٥٧١ھ/١١٠٥-١١٧٦ء)۔ **تاريخ مدينة دمشق المعروف بـ: تاريخ ابن عساكر**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٥ء۔

١٠١۔ **ابن عطیہ اندلسی**، ابو محمد عبد الحق بن غالب الاندلسی (م٥٤٦ھ)۔ **المحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٣ھ/١٩٩٣ء۔

١٠٢۔ **عمادی**، ابو السعو د محمد بن محمد (م ٩٥١ھ)۔ **تفسير أبي السعود**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١٠٣۔ **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (٢٣٠-٣١٦ھ/٨٤٥-٩٢٨ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٩٩٨ء۔

١٠٤۔ **عیدَروس**، محی الدین عبد القادر بن شیخ بن عبد اللہ (م ١٠٣٨ھ)۔ **النور السافر عن أخبار القرن العاشر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٥ھ۔

١٠٥۔ **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (٧٦٢-٨٥٥ھ/١٣٦١-١٤٥١ء)۔ **عمدة القاری شرح صحيح البخاری**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

١٠٦۔ **ابن فرحون**، ابراہیم بن علی بن محمد (م ٧٩٩ھ) ۔ **الديباج المذهب في معرفة أعيان علماء المذهب**۔ مکتبۃ السعادۃ، ١٣٢٩ھ۔

۱۰۷۔ **ابن فرحون،** ابراہیم بن علی بن محمد بن فرحون یعمری مالکی (م ۷۹۹ھ)۔ **الديباج المذهب في معرفة أعيان علماء المذهب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۰۸۔ **فسوی،** ابو یوسف یعقوب بن سفیان (م۲۷۷ھ)۔ **المعرفة والتاريخ**۔ **بیروت،** لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء۔

۱۰۹۔ **قاضی عیاض،** ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (۴۷۶-۵۴۴ھ/۱۰۸۳-۱۱۴۹ء)۔ **مشارق الأنوار**۔ بیروت، لبنان: المکتبۃ العتیقیہ و دار التراث۔

۱۱۰۔ **قرطبی،** ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج اُموی (۲۸۴-۳۸۰ھ/۸۹۷-۹۹۰ء)۔ **الجامع لأحكام القرآن**۔ **بیروت، لبنان:** دار احیاء التراث العربی۔

۱۱۱۔ **قزوینی،** عبدالکریم بن محمد بن عبد الکریم الرافعی (م۶۲۳ھ)۔ **التدوين في أخبار قزوين**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۱۲۔ **قُسطلانی،** ابو العباس شہاب الدین احمد بن محمد (۸۵۱-۹۲۳ھ/ ۱۴۴۸-۱۵۱۷ء)۔ **إرشاد الساري لشرح صحيح البخاري**۔مصر: دار الفکر، ۱۳۰۴ھ۔

۱۱۳۔ **ابن کثیر،** ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (۷۰۱-۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ **البداية والنهاية**۔ **بیروت،** لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۱۱۴۔ **ابن کثیر،** ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (۷۰۱-۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ **تفسير القرآن العظيم**۔ **بیروت، لبنان:** دار الفکر، ۱۴۰۱ھ۔

۱۱۵۔ **ابن ماجہ،** ابوعبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۷-۲۷۵ھ/۸۲۴-۸۸۷ء)۔ **السنن**۔

بیروت، لبنان: دار الفکر۔

١١٦۔ **ماوردی**، ابوالحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب البصری البغدادی (م ٤٥٠ھ)۔ **النكت والعيون**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٨ھ۔

١١٧۔ **مبارک پوری**، ابو العلا محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم(١٢٨٣-١٣٥٣ھ)۔ **تحفة الأحوذي**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١١٨۔ **محبّ الدین طبری**، ابوعباس احمد بن محمد، (م٦٩٤ھ)۔ **ذخائر العقبى في مناقب ذوي القربى**۔ دارالکتب العصریہ۔

١١٩۔ **محبّ الدین طبری**، ابوعباس احمد بن محمد، (م٦٩٤ھ)۔ **الرياض النضرة في مناقب العشرة**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٦ء۔

١٢٠۔ **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤-٧٤٢ھ/١٢٥٦-١٣٤١ء)۔ **تهذيب الكمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

١٢١۔ **مالک**، ابنِ انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (٩٣- ١٧٩ھ/ ٧١٢-٧٩٥ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٦ھ/١٩٨٥ء۔

١٢٢۔ **مسلم**، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (٢٠٦-٢٦١ھ/ ٨٢١-٨٧٥ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١٢٣۔ **مقدسی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد حنبلی (٥٦٩-٦٤٣ھ/١١٧٣-١٢٤٥ء)۔ **الأحاديث المختارة**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثۃ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

١٢٤۔ **ملا علی قاری**، نور الدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (م ١٠١٤ھ/١٦٠٦ء)۔ **مرقاة**

المفاتيح شرح مشکوٰۃ المصابیح۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء۔

۱۲۵۔ **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی (۹۵۲-۱۰۳۱ھ/۱۵۴۵-۱۶۲۱ء)۔ **التیسیر بشرح الجامع الصغیر**۔ الریاض: مکتبہ الامام الشافعی، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۱۲۶۔ **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی (۹۵۲-۱۰۳۱ھ/۱۵۴۵-۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۱۲۷۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱-۶۵۶ھ/۱۱۸۵- ۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۱۲۸۔ **نسائی**، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **خصائص علي**۔ الکویت: مکتبۃ المعلا، ۱۴۰۶ھ۔

۱۲۹۔ **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء+ حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۱۳۰۔ **نسائی**، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵- ۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۳۱۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ **تاریخ أصبهان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

١٣٢۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

١٣٣۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **معرفة الصحابة**۔ الریاض: دار الوطن للنشر، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

١٣٤۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/١٢٣٣-١٢٧٨ء) **شرح صحيح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ١٣٧٥ھ/١٩٥٦ء۔

١٣٥۔ **نیشاپوری**، نظام الدین حسن بن محمد بن حسین قمی (م ٨٥٠ھ)۔ **تفسير غرائب القرآن ورغائب الفرقان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٦ھ۔

١٣٦۔ **واحدی**، ابو الحسن علی بن احمد نیسابوری (م ٤٦٨ھ)۔ **أسباب النزول**۔ الدمام: دار الاصلاح، ١٤١٢ھ/١٩٩٢ء۔

١٣٧۔ **ہیتمی**، ابو العباس احمد بن محمد بن علی ابن حجر (٩٠٩-٩٧٣ھ)۔ **الصواعق المحرقة على أهل الرفض والضلال والزندقة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٧ھ/١٩٩٧ء۔

١٣٨۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/ ١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

١٣٩۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/٨٢٥-٩١٩ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔